ف
60

263

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

6e - ف



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# عقلی طور پر نماز کے فائدے

اور

# اُسکے چھوڑنے کے نقصان

انسان جب سوکر جاگتا ہے تو گویا کہ وہ مرکر زندہ ہوتا ہے کیونکہ سونا بھی اس اعتبار سے کہ آدمی حواس احساس کرنیسے معطل رہتے ہین مرنے ہی کی مثل ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ خدا نے اُس کو اُس حالت سے جو موت کے مشابہ ہے اوٹھا کر کھڑا کر دیا اور اپنے کاروبار مین [illegible] قوت سے کام لینیکی وجہ سے جو کچھ اُس کی قوتون مین ضعف آ گیا تھا اس [illegible] کہان تو وہ بالکل تھکا ماندہ سویا تھا اور اُٹھتے وقت اُس کا سارا کسل دور ہو گیا طبیعت خوش اور تازہ ہو گئی علاوہ اس کے خدا نے اس سونے کی حالت مین موذی چیزون سے بھی محفوظ رکھا اور اُس کا کھانا خوب ہضم کر کے اُس کو ایسی عجیب وغریب صورت سے جس کے سمجھنے مین عقل چکرا جاتی ہے جزو بدن بنا دیا اور اُس کو اس کا پتہ بھی نہ لگا کہ فعل انہضام نے کیونکر انجام پایا اور اس سے اُس کو کیا کیا فائدے پہونچے اور کون کونسی مضر چیزین دفع ہوئین اُس کی غایت درجہ کی کوشش یہ تھی کہ اُس نے کھانا نگلکر معدہ مین پہونچا لیا تھا اور اسی طرح سے اس نے کھانیکی لذت حاصل کر لی تھی اس کے بعد ہضم وغیرہ کا خیال بھی اس کے دل مین نہ گذرا تھا اسپر کیا موقوف ہے نیند سے اور بہتیرے فائدے حاصل ہوتے ہین اور خدا کی کتنی ہی بیشمار نعمتین پائی جاتی ہین کہ جو تحریر وتقریر مین آ ہی نہین سکتین اس لیے اُس کے ذمہ یہ بات ضروری ہو گئی کہ بیدار ہونیکے ساتھ ہی خدا کا شکر ادا کرنے کی غرض سے نماز پڑھے چنانچہ وہ اسی وجہ سے صبح کی نماز ادا کرتا ہے پھر جب آدھا دن گذر جاتا ہے اور خدا کے اُسپر بڑے بڑے احسانات ہو لیتے ہین مثلاً یہ کہ خدا زمین کو تاکہ اُسے اپنی معاش کی راہین صاف نظر آنے لگین روشن کر دیتا ہے اُس کے حواس کو تقویت پہونچا دیتا ہے جن کے ذریعے سے وہ نافع اور مضر چیزون مین تمیز کر لیتا ہے اُسپر کسب معاش کے ذریعے آسان ہو جاتے ہین

Marfat.com

52796

اُس کو غذا مل سکتی ہے کوئی کہانتک بیان کرے اس کے علاوہ بھی بے انتہا احسانات خدا کی جانب سے
اُسپر ہو لیتے ہین اسلیئے اُسوقت بھی اس کے ذمہ خدا کا شکر کرنا لازمی امر ہو جاتا ہے پس وہ ظہر کی نماز ادا
کرتا ہے پھر جب دیکھتا ہے کہ دن چلنے لگا اور ختم ہونیکے قریب آگیا اور اس عرصہ مین خدا کے بڑے
بڑے احسانات اُسپر ہو چکے اور اُس نے اپنے کامون سے فارغ ہو کر اپنے مکان کی طرف لوٹنے کا
ارادہ کیا تو اُسوقت بھی اُسپر اس خدمت کی بجا آوری واجب ہو جاتی ہے اور پھر وہ عصر کی نماز ادا کرتا ہے
اس کے بعد جب دیکھتا ہے دن ختم ہو گیا اور رات آپہونچی جس مین اسے راحت نصیب ہو گی اور یہ بات
نہوئی کہ ہمیشہ دن ہی رہتا جس مین کہ اُسے راحت و آرام کرنیکا موقع ہی نہ ملتا بلکہ وہ بخیر وخوبی ختم
ہو گیا تو اُسپر اُسوقت ہی یہ امر ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ خدا کی عبادت کی طرف پھر متوجہ ہو جائے چونکہ
اُس کے لیئے عین سعادت کا باعث ہے پس وہ نماز مغرب ادا کرتا ہے پھر جب چارون طرف تاریکی چھا
جاتی ہے اور سونے کا وقت آپہونچتا ہے اور وہ خیال کرتا ہے کہ جو نعمتین صبح سے لیکر ابتک اسپر ہوتی
رہین اس کا شکر ادا نہ کرسکا اور جو کچھہ عبادت اُس نے کی ہے اس سے سو حصون مین سے ایک حصہ بھی
شکر کا ادا نہین ہوا اور دیکھتا ہے کہ خدا کا ایسے وقت کو پیدا کر دینا بھی کہ جس مین بہت اچھی طرح سے
آرام کیا جا سکتا ہے اُس کی بیشمار نعمتون سے ایک بہت بڑی نعمت ہے اور پھر وہ بھی اُس حالت مین
جبکہ اسے کسی کا خوف نہو اور اپنے مکان مین نہایت ہی نرم بچھونے پر اُسے آرام کرنا نصیب ہو پس
وہ عشا کی نماز ادا کرنے لگتا ہے تاکہ خدا کا جو کچھہ شکر ادا ہو سکے اتنا ہی ادا کر دے پورے طور سے شکر
ادا کر کے سبکدوش ہو جانا تو ساری عمر صرف کرنے پر بھی ممکن نہین ہے چاہے وہ ہزار عبادت کرے
رات و دن بلکہ ہر لحظہ عبادت ہی مین مصروف رہے لیکن اس کی عظمت و بیشمار نعمتون کے مقابلہ
مین ہمیشہ عاجز اور قاصر ہی سمجھا جائیگا پھر دیکھیئے کہ خدا نے ادائے شکر کے لیئے جو نمازین ضروری
ٹھرائی ہین تو اُس شخص کے لیئے جو مسافر نہو کل بیس ۲۰ رکعتین ہین دس دن کو اور دس ۱۰ رات کو اور مسافر
کے لیئے تخفیف کر کے چودہ رکعتین کر دی گئی ہین چھہ دن کو کیونکہ یہی سفر زیادہ چلنے کا وقت ہے اور
آٹھہ رات کو کیونکہ یہ ایسا وقت ہے جس مین مسافر ٹھرا کرتا ہے اِن پنجوقتی نمازون کے ساتھہ اور نمازین
بھی مقرر کی ہین کہ جو واجب تو نہین ہین لیکن شارع علیہ السلام نے اُن کے ادا کرنے کا اس غرض سے
ارشاد فرمایا کہ اگر کہین فرض نمازون کے ادا کرنے مین کچھہ نقصان رہگیا ہو تو اُن کے ذریعہ سے وہ پورا کر دیا جائے

Marfat.com

اور ایسی نمازون کو سنت کہتے ہین اور ماہ رمضان کی طرف خاص توجہ کرکے اُس مین بیس ۲۰ رکعتین سنت علاوہ اُن کے اور مقرر کی ہین تاکہ اُس کی نمازون کی اور زیادہ تکمیل کردی جائے یہ تو ہوچکا اگر ابھی ان نمازون مین اور غور کیا جائے تو بے انتہا فائدے اور حکمتین نظر آئین گی مثلاً ان لوگون کے نفوس مہذب ہوتے ہین خصوصاً جابرون اور متکبرون کے جو کہ زمین سے اپنے دامنون کے چھو جانے سے بھی ناک چڑہاتے تھے اور اس سے انہین عار آتا تھا چہ جائیکہ وہ اپنی پیشانی زمین پر رکھین خدا کے سامنے عاجزی کرنے کی عادت پڑتی ہے غافلون اور اُن لوگون کو جو کہ دنیاوی تفکرات مین اپنے کو کھپائے ڈالتے ہین اسی بہانہ سے اپنے پیدا کرنے والے اور نگہبان کی یاد آجاتی ہے کیونکہ اگر وہ اس خدمت گذاری کے لئے اپنے پروردگار کے سامنے نہ کھڑے ہوتے اور اس امر کی اطاعت اُن کے ذمہ ضروری نہ کردیجاتی تو دن تو دن سالہا سال تک بھی بعضون کے خیال مین یہ بات نہ گذرتی کہ انکا کوئی خدا بھی ہے جسے اُنہین حساب دینا ہوگا اور جو اُن کے سارے حرکات وسکنات سے بخوبی واقف ہے اور اس امر کی شہادت کے لئے یہ کیا کم ہے کہ یہ لوگ اب بھی غفلت مین پڑکر طرح طرح کی مخالفت کا سبب بنجاتے ہین اور تمام فسادات کے باعث ہوتے ہین علاوہ برین نماز کے وقت از سر نو توبہ کرنی بھی نصیب ہوجاتی ہے اسی موقع سے اس راز کا بھی پتہ لگتا ہے کہ نماز بندہ کو اس کے پروردگار سے ملانے کا کیونکر ذریعہ ہے اور وہ قبیح اور بے شرمی کی باتون سے کیسے باز رکھتی ہے جیساکہ قرآن شریف مین نماز کی نسبت واقع ہوا ہے اب لیجئے جماعت سے نماز پڑھنے اور تمام اعمال نماز مین مقتدیون کے اپنے امام کی اطاعت کرنے کا نکتہ سنئے اور یہ وہ ہے کہ لوگ اپنے سردار کی تابعداری اور پیروی کے عادی ہوجائین جیسے کہ ہم سرداران لشکر کو دیکھتے ہین کہ فوجی لوگون سے ایسے کامون کی خوب مشق کراتے ہین جن کی نسبت اُن کا یہ خیال ہوتا ہے کہ میدان جنگ مین وہ اُن کی بخوبی رعایت نکرسکین گے اور اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ فوجی سپاہی اپنے سپہ سالار لشکر کے حکمون کی تعمیل کے عادی بنے رہین اور اس نکتہ کو فارسیون کے سپہ سالار رستم نے خوب ہی سمجھا تھا جبکہ اُس نے صحابہ رضؓ کو دیکھا کہ اپنے پیشوا کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہین اور سارے حرکات وسکنات مین اُس کی پیروی کرتے ہین چنانچہ اس موقع پر عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت جو کچھ اُس نے کہا تھا وہ تاریخ مین بخوبی مذکور ہے۔ جماعت سے نماز پڑھنے مین ایک یہ بھی فائدہ ہے

Marfat.com

کہ اوقات نماز مین مسلمانون مین باہم ملاقات ہو جایا کرے گی اور اس طرح سے آپس مین محبت و ہمدردی کے سلسلہ کو نہایت استحکام ہوتا رہے گا اسی لیے اس امر کی اور عبادتون مین بھی رعایت مدنظر رکھی گئی ہے اور یہ کام اس طور پر انجام پایا ہے کہ ہر محلہ کے لوگون کے لیے یہ امر مناسب قرار دیا گیا ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد مین پانچون وقت نماز پڑہنے جایا کرین اسی طرح اہل شہر کو بھی چاہیئے کہ ہفتہ مین ایک دن جمعہ کی نماز پڑہنے کے لیے جامع مسجد مین جمع ہو جایا کرین رہی عید الفطر و عید الضحیٰ کی نماز اس کے لیے شہر تو شہر اُس کے قرب و جوار تک کے لوگ بھی سال مین دو بار جمع ہوا کرتے ہین علاوہ برین سارے عالم کے مسلمانون پر یہ بات لازم کر دیگئی ہے کہ ان مین سے خدا جن جن کو مقدرت دے وہ تمام عمر مین کم سے کم ایک مرتبہ تو ضرور ہی حج کے لیے جمع ہو جایا کرین چنانچہ حج کے بیان مین اس کا ذکر آتا ہے اس شریعت محمدیہ نے اپنے پیروی کرنیوالون کے لیے ان ہی مجمعون سے بعض بعض مین یہ بھی مقرر کیا ہے کہ انکا پیشوا لوگون کو مخاطب کر کے خطبہ پڑہے یعنے اُن کے سامنے کچھ تقریر بیان کرے جس مین ان کو نصیحت کے مضامین سنائے نازیبا امور سے زجر و توبیخ کرے اور جو کچھ رسول اللہ خدا کے پاس سے ان کے لیے لائے ہین اس کی اُنھین یاد دلائے اور ان لوگون پر یہ ضروری ہے کہ خاموش ہو کر بگوش دل اُس کو سنتے رہین چنانچہ آپ دیکھتے ہون گے کہ وہ لوگ اسوقت کیسے چپ چاپ گہٹنون کے بل سر جہکائے بیٹھے سنا کرتے ہین نہ کسی کو حرکت ہوتی ہے اور نہ ان مین سے کسی بات کی تحسین کے لیے کوئی تالیان بجاتا ہے اور نہ کسی امر کے قبیح ثابت کرنے کے لیے شور کرتا ہے وجہ یہ ہے کہ اُنہین یہ بات یقینی طور پر معلوم ہوتی ہے کہ خطیب شریعت کے خلاف کچھ نہین بیان کرتا جو کچھ کہتا ہے اُن کی شریعت کے موافق ہی کہتا ہے ہان بالفرض اگر وہ شرعی حدود سے قدم باہر نکالنے لگے اگرچہ ایسا کبھی واقع ہوا نہین کرتا تو سب کو چاہیئے کہ اُس کی بات تسلیم نکرین اور ہر اعلیٰ و ادنیٰ کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ اس کے قول کی تردید کر دے۔ چونکہ نماز مین کثرت سے فائدے پائے جاتے ہین اس لیے نماز کا ترک کرنا شریعت مین بہت ہی بڑا گناہ شمار کیا گیا ہے اُس کے ترک کرنیوالے کی بہت سختی سے مخالفت کی گئی ہے اور وہ دنیا و آخرت دونون مین نہایت سخت سزا کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے یہان تک کہ نماز کا ترک کرنا بھی کفر کی علامتون مین شمار کیا گیا ہے جیسے کہ برابر نماز پڑھنا ایمان کی علامت قرار دیگئی ہے

Marfat.com

اُس موقع سے اُن لوگون کی نادانی بخوبی واضح ہو جاتی ہے جو نماز کے بارے مین بے پرواہی کرتے ہین چونکہ کاہلی نے اُنہین گھیر رکھا ہے یا شیطان کا اُن کے دلون پر پورا تسلط ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اُنہین نماز کی واقعی خوبی نظر نہین آتی اصل مغز کو چھوڑ کر پوست کو لے بیٹھتے ہین اور اپنی نادانی کیوجہ سے اُس کے ترک کرنیکی واہی تباہی وجہین نکالا کرتے ہین اور نامعقول عذر کیا کرتے ہین چنانچہ بعض کہتے ہین کہ صاحب ہمارا رب ہماری کاہلی کی کیا پرواہ کرتا ہے اُسے ہماری نماز کی ضرورت ہی کیا پڑی ہے اِن کم فہمون سے کوئی یہ تو پوچھے کہ ہان بیشک تمہارا رب تمام چیزون سے بے نیاز ہے تو کیا اسے نادانو تم بھی تمام چیزون سے بے نیاز ہو گئے تمہین اُن فائدون کی جو نماز سے حاصل ہوتے ہین کیا ذرا بھی حاجت باقی نہین رہی تمہین خبر بھی ہے کہ خدا نے اپنے فائدے کے لیے نماز ہرگز مقرر نہین کی اُس کا تو مقصود یہ ہے کہ تم نماز کے بیشمار فائدون سے بہرہ یاب ہو۔ اچھا ہم تم سے پوچھتے ہین کہ کیا تمہین تہذیب حاصل کرنیکی ضرورت نہین رہی یا اپنے رب کی یاد سے بالکل مستغنی ہو گئے۔ یا شاید یہ وجہ ہو کہ تمکو اُس کے سامنے از سرِ نو توبہ کرنے اور اس کی اطاعت کی عادت ڈالنے کی حاجت باقی نہ رہی ہو اچھا اور کچھ نہ سہی تو کیا اُن فوائد کی بھی پروا نہین رہی جو بجبلۂ نماز باہم اپنے بھائیون سے مخالطت کرنیکی وجہ سے تمہین حاصل ہوتے تھے باہم محبت بڑھتی تھی آپس مین ہمدردی قائم ہوتی تھی اس کے علاوہ بھی بہتیرے فائدے حاصل ہوتے تھے۔ مین تو کسی طرح خیال نہین کرسکتا کہ تم ان سب باتون سے بے نیاز ہونے کے قائل ہو جاؤ گے اگر تم سب ہٹ دھرمی ہی پر کمر باندھ لو یا اپنی نادانی سے اس کے قائل ہو جاؤ تو بات ہی دوسری ہے اُس وقت مین تمکو اس قابل ہرگز سمجھ نہین سکتا کہ تمہاری کسی بات کا جواب دیا جائے یا تمہارا انسانیت کے زمرہ مین شمار ہو سکے۔ ایسے وقت تو تمہاری حالت بالکل اُن بیمارون کی سی ہے جن کو کہ کوئی خیرخواہ طبیب نافع دوا بنا کر اس کے استعمال کا حکم کرتا ہو اور وہ طبیب سے یہ کہکر اس کے استعمال سے [illegible] ہون کہ صاحب ہمارے دوا کے استعمال کرنے سے آپ کو کیا فائدہ ہو گا آپ کو تو [illegible] حاجت نہین ہے گو یہ بات سچ ہے کہ طبیب کو اُس کی کوئی حاجت نہین [illegible] کرسکتا ہے کہ اِن بیمارون کو بھی ضرورت نہین ہے یہ ہی اس سے بے نیاز ہو گئے ہین ہرگز نہین بس صاف یہی سمجھا جائے گا کہ بیماری کی وجہ سے ان کی عقل جاتی رہی اور ہذیان بک رہے ہین

Marfat.com

نماز ترک کرکے اُس کے فائدون سے محروم رہنے والون سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ تم نماز کیون نہین پڑھتے اگر اسوجہ سے نماز نہین پڑھتے ہو کہ تمہارے نزدیک وہ انکار کے قابل ہے اور تمہاری فاسد عقلون مین وہ قبیح معلوم ہوتی ہے تو سمجھ رکھو کہ ایسے شخص کی نسبت شریعت محمدیہ کا یہ حکم ہے کہ وہ کافر ہوکر دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تب تو نماز کے بارے مین تم سے گفتگو ہی مناسب نہین کیونکہ کفر سے بڑھکر اور کون سا گناہ ہوگا بلکہ اسوقت تو تمہارے ساتھ یہی خیرخواہی ہے کہ تمہین از سر نو مسلمان بنایا جائے اور تمسے اس کفر سے توبہ کرائی جائے اور اگر کاہلی کی وجہ سے تمنے نماز کو چھوڑ رکھا ہے تو بڑے ہی شرم کی بات ہے ایسی بھی کاہلی کس کام کی اگر تمہین عقل کا کچھہ بھی حصّہ ملا ہو تو بھلا سوچو تو سہی کہ دن رات مین چوبیس ۲۴ گھنٹے ہوتے ہین اس مین اپنی ساری خواہشین پوری کرتے ہو طرح طرح کی لذتین حاصل کیا کرتے ہو تمام دنیاوی کاروبار مین لگے رہتے ہو تو کیا صرف نماز ہی ایسی مشکل ہے کہ وہ تمسے ادا نہین کیجاتی حالانکہ اس مین کچھہ بہت زمانہ بھی نہین لگتا ساری نمازون کے ادا کرنے مین ایک گھنٹہ نہین تو دو گھنٹے صرف ہو جائین گے تو کیا یہی عقلمندی اور یہی انصاف کی بات ہے کہ بائیس گھنٹے تک دنیاوی مقاصد اور لذتون کے حاصل کر لینے پر بھی صرف ایک یا دو گھنٹے صرف کرکے دائمی فوائد کے حاصل کرنے سے محروم رہو اور اپنی کاہلی کے مارے اتنی دیر بھی عبادت نہ کرسکو جو دن رات کے دسوین حصّہ سے بھی کچھہ کم ہے بھلا بتلاؤ تو تم اپنے ساتھہ یہی خیرخواہی کرتے ہو یہی تمہاری اُن عقلون کا نتیجہ ہے جن کے نسبت تم دعوے سے کہا کرتے ہو کہ وہ بالکل ٹھیک سمجھتی ہین اور انہین کی مدد سے راہ راست کے دریافت کر لینے کا تمہین بڑا زعم ہے۔ جبکہ تم اپنے ہی ساتھ خیانت و دشمنی کرنے مین بند نہین ہو تو تم سے بھلائی کی کون امید کر سکتا ہے اور اگر کہین تم حاکم بن جاؤ تو تمہارے انصاف کی کسکو توقع ہو سکتی ہے اور اگر تم ہمارے درمیان تاجرانہ کاروبار کرو تو تمہاری امانت داری کا اس حالت پر کسے اطمینان ہو سکتا ہے اور جس وقت کہ تم نے اسلامی دین کے بڑے عظیم رکن کو گرا دیا تو مسلمان اپنے بھائیون مین تمہارا کیونکر شمار کر سکتے ہین۔ نماز کے ترک کرنے کا خدا کے سامنے تم کیا عذر کر سکتے ہو حالانکہ خدا نے اس کی بڑی تاکید کی ہے اور قرآن مین بار بار اُس کے ادا کرنیکا حکم دیا ہے۔ تمہین اپنے پیغمبر سے بھی شرم نہین آتی جن کا کہ یہ قول تھا کہ نماز مین میرے آنکھون کو ٹھنڈک حاصل ہوا کرتی ہے۔ خدا کی قسم ان لوگون سے بڑا ہی

Marfat.com

تعجب معلوم ہوتا ہے جو اسلام کا تو بڑے زور شور سے دعوے کرتے ہین اور نماز پڑہنے مین اُن کی جان نکلتی ہے اور وہ کچہہ ایسے ناسمجھ بھی نہین دنیادی کاروبار مین تو معلوم ہوتا ہے کہ اُن برابر کوئی عقلمند ہی نہین بڑے صائب الرائے نظر آتے ہین لیکن جہان نماز کا ذکر آیا اور بچون کی سی باتین کرنے لگے اُس وقت اُن کی ساری عقلمندی جاتی رہتی ہے نماز کے فائدے اُن کو نظر ہی نہین آتے آنکھون پر پردے پڑ جاتے ہین - میری سمجھ مین تو اُس کی وجہ سوا اس کے اور کچہہ نہین آتی کہ اُن کو خاص کر نماز ہی کے بارے مین خاص قسم کا جنون ہو گیا ہے اور اس مین تعجب ہی کیا ہے جنون کی بہتیری قسمین ہین ایک قسم یہ بھی سہی - اُن لوگون کی حالت سے مجھے نہایت ہی شرم آتی ہے کہ جو کہنے کو بڑے عقیل وفطین سمجھے جاتے ہین اور جب اُن کے ساتھ کے بیٹھنے والے نماز پڑہنے کھڑے ہوتے ہین تو وہ لوگ نماز سے ایسے گھبراتے ہین جس طرح کہ لاحول سے شیطان بھاگتا ہو اس عقلمندی پر ایسی فرومایگی کی باتین - شرم - شرم ایسے نادان کی سمجھ مین کیا اتنا بھی نہین آتا کہ اگر کوئی مسلمان اُس کو اس حالت مین دیکھے گا تو کیا کہے گا اگر اُس نے کافر نہ سمجھا تو ضرور ہی خیال کرے گا اس کی نظرون مین کیا وقعت رہیگی یہی خیال کرے گا کہ یہ شخص بڑا ضعیف الاعتقاد ہے اس کا دین نہایت ہی کمزور ہے ہرگز اس قابل نہین کہ اُس کی شہادت قبول کیجاوے یا اس کو عادل سمجھا جائے بالکل ادنیٰ درجہ کا مسلمان ہے کیا آپ سمجھتے ہین کہ اپنی اس قابل شرم حالت کی اُسے اطلاع نہین اُسے سب کچہہ معلوم ہے بات یہ ہے کہ کمبختی نے گھیر رکھا ہے شیطان نے اپنا کھلونا بنا رکھا ہے جیسے چاہتا ہے ویسی پٹی پڑھاتا ہے اُس بے نمازی شخص کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس کے مسلمان بھائی اگر کسی وجہ سے اُس کی اس ناشایستہ حالت کا زبان سے اظہار نہین کرتے ہین تو کیا ہوا دل مین اس کو نہایت ہی بُرا خیال کرتے ہین اگر اُن کو موقع ملے تو نہایت ہی بُرے الفاظ سے اُس کا ذکر کرین اور کچہہ نہین تو اتنا تو ضرور کہین کہ بے نماز کمزور دین والا یہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے ایسے شخص کی حالت پر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا چاہیئے +

| | |
|---|---|
| اے عزیزو ہر طرح سے فرض ہے نماز | ہے یہ واجب سرخ رو مسجد مین ہو پڑھ کر نماز |
| مرد عورت لڑکا لڑکی خادم اور لونڈی غلام | چاہیئے پڑھتے رہین چھوٹے بڑے گھر گھر نماز |

Marfat.com

اُٹھ اذانِ فجر سے پہلے کہ ہو تفریح دل
فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا کی رات دن
اور سب اعمال نیک و بد کی پرسش پیچھے ہو
باغ جنت قصرِ جنت حورِ جنت یک طرف
بارگاہِ حق تعالےٰ مین ہے وقتِ حاضری
ہے بہت تاکید قرآن مین نہین ہوتی معاف
تندرستی یا ہو بیماری وطن ہو یا سفر
یا نہو پانی میسر یا کرے پانی ضرر
جس کو بیماری سے اوٹھنا بیٹھنا دشوار ہو
دیکھو شاہِ کربلا کو قتل کے میدان مین بھی
جب اذان جمعہ کی سُن لے جانب مسجد تو آ
وقت ہو جائے نہ تنگ اے دل تو سُستی دور کر
ایسی بے ترکیب مت پڑہنا خدا کیواسطے
حال پر افسوس اُن لوگون کے جو پڑہتے نہین
حق تو یہ ہے بے نمازی بھاگتے کوسون تلک
ہو کے مؤمن جو ادا کرتا نہین اس فرض کو
ایک رکعت پڑہنے سے ہو ایک ہی رکعت کا اجر
پاس کی مسجد مین ستائیس کا پاوے ثواب
ایک رکعت کے ادا سے ہو ثواب نصف لاکھ

کر طہارت اور وضو پھر پڑہ اذان کہکر نماز
پنجگانہ پڑہ جماعت سے ہمیشہ ہر نماز
پوچھین گے پہلے ملک ہنگامۂ محشر نماز
حشر کے دن ہو گی خالق کی طرف رہبر نماز
رکھ امید و بیم دل سے اور ادا تو کر نماز
شادی و غم مین کسی حالت مین مومن پر نماز
گر نہ ممکن ہو اوترنا پڑہ سواری پر نماز
پڑہ تیمم سے برابر ہو گے تو بے ڈر نماز
تو اشارے سے پڑہے وہ صاحب بستر نماز
سامنے تھے موت کے بیٹھے نہ چھوڑی پر نماز
سنّتین پڑہ خطبہ سُن پھر پڑہ جھکا کر سر نماز
چاہیئے ہر ساعتِ مسنون کے اوپر نماز
روزِ محشر جو ادلٹ مارین تر سے منہہ پر نماز
کیا کسی سے کچھہ طلب کرتی ہے مال و زر نماز
کوڑی پیسا دینا پڑتا اگر اُنہین پڑھکر نماز
ہو بھلا اُس کے جنازے کے روا کیونکر نماز
کوئی دوکان مین پڑہے گا یا پڑہے گا گھر نماز
پانچ سو کا مسجدِ جامع مین پڑہ لے گر نماز
مسجد نبوی مین جو کوئی پڑہے جا کر نماز

فاضل اجل محقق اکمل مولانا شیخ حسین آفندی الجسر طرابلسی عمت برکاتہم نے جو کتاب حمیدیہ بغرض اثبات اصول و فروع اسلامیہ کے بطرز عقلی لکہی ہے اُس مین نماز کے متعلق طویل بحث سے ایک مختصر ضروری مضمون نماز کے فوائد اور اُس کے ترک کے مضرتون کے بارہ مین ہمارے ہندوستانی بھائی مسلمانون کی حالات و خیالات کے نہایت ہی مناسب دریافت ہوا کتاب موصوف کے اس حصہ کا ترجمہ لیکر محض بقصد نفع رسانی اہل اسلام شائع کیا جاتا ہے

راقم خاکسار محمد عبد الاحد غفرلہ الصمد مدیر مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۳ ہجری

Marfat.com

الحمد للہ کتاب مستطاب گلدستہ رحمت جامع ہر خیر و برکت

حاوی مسائل جزئیہ فقہیہ در بیان طہارت

مسمی بہ

حصہ دوم

# بہار شریعت

۱۳۳۵ھ

مصنفہ

جناب مع اللہ مولوی حکیم ابو العلا امجد علی اعظمی رضوی

سنی حنفی قادری برکاتی دامت فیوضہم مہتمم مطبع ہذا

بار اول ۲۰۰۰ جلد

Marfat.com

# فہرست مضامین کتاب ہذا


| مضمون | صفحہ |
| --- | --- |
| تمہید ۔ | ۲ |
| کتاب الطہارۃ ۔ | ۵ |
| فرض اعتقادی کی تعریف | ۶ |
| فرض عملی و واجب اعتقادی و واجب عملی و سنّت مؤکدہ کی تعریفیں ۔ | ۷ |
| سنّت غیر مؤکدہ و مستحب و مباح و حرام قطعی و مکروہ تحریمی و اساءت و مکروہ تنزیہی و خلاف اولیٰ کی تعریفیں ۔ | ۸ |
| وضو کا بیان اور اُسکے فضائل ۔ | ۹ |
| فرائض وضو کا بیان ۔ | ۱۳ |
| وضو کی سنتیں ۔ | ۱۷ |
| وضو کے مستحبات ۔ | ۲۱ |
| وضو میں مکروہات ۔ | ۲۴ |
| وضو کے متفرق مسائل ۔ | ۲۵ |
| وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان ۔ | ۲۶ |
| متفرق مسائل ۔ | ۳۲ |
| غسل کا بیان ۔ | ۳۴ |
| غسل کے فرائض ۔ | ۳۹ |
| غسل کی سُنّتیں ۔ | ۴۲ |
| غسل کن کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے | ۴۳ |
| پانی کا بیان ۔ | ۵۱ |
| کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں | ۵۲ |
| کوئیں کا بیان ۔ | ۵۸ |
| آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان | ۶۴ |
| تیمم کا بیان ۔ | ۶۷ |
| تیمم کے مسائل ۔ | ۷۰ |
| تیمم کی سُنّتیں ۔ | ۸۰ |
| کس چیز سے تیمم جائز ہے اور کس سے نہیں | ۸۱ |
| تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے ۔ | ۸۳ |
| موزوں پر مسح کا بیان ۔ | ۸۶ |
| مسح کا طریقہ ۔ | ۹۰ |
| مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے ۔ | ۹۱ |
| اعضائے وضو پر مسح کرنے کے مسائل ۔ | ۹۲ |
| حیض کا بیان ۔ | ۹۴ |
| حیض کے مسائل ۔ | ۹۶ |
| نفاس کا بیان ۔ | ۱۰۴ |
| حیض و نفاس کے متعلق احکام ۔ | ۱۰۵ |
| استحاضہ کا بیان ۔ | ۱۱۱ |
| معذور کے مسائل ۔ | ۱۱۲ |
| نجاستوں کا بیان ۔ | ۱۱۵ |
| نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ ۔ | ۱۲۲ |
| استنجے کا بیان ۔ | ۱۳۱ |
| استنجے کے متعلق مسائل ۔ | ۱۳۴ |
| تقریظ اعلیحضرت مولٰنا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خانصاحب قادری برکاتی مدظلہ العالی ۔ | ۱۴۰ |


Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الواحد الاحد الصمد ۰ المتفرد فی ذاتہ وصفاتہ فلا مثل لہ ولا ضد لہ ولم یکن لہ کفوا احد ۰ والصلاۃ والسلام الاتمان الاکملان ۰ علیٰ رسولہ وحبیبہ سید الانس والجان ۰ الذی انزل علیہ القرآن ۰ ھدی للناس وبینات من الھدیٰ والفرقان ۰ وعلیٰ الہ وصحبہ ما تعاقب الملوان ۰ وعلیٰ من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین ۰ لا سیما الائمۃ المجتھدین ۰ خصوصاً علیٰ افضلھم واعلمھم الامام الاعظم ۰ والھمام الافخم ۰ الذی سبق فی مضمار الاجتہاد کل فارس ۰ وصدق علیہ لو کان العلم عند الثریا لنالہ رجل من ابناء فارس ۰ سیدنا ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت ۰ ثبتنا اللہ بہ بالقول الثابت ۰ فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ ۰ واعطانا الحسنیٰ وزیادۃ فاخرۃ ۰ وعلینا الھم وبھم یا ارحم الراحمین ۰ والحمد للہ رب العلمین ۰ ایک وہ زمانہ تھا کہ

Marfat.com

ہر مسلمان اتنا علم رکھتا جو اُسکی ضروریات کو کافی ہو بفضلہ تعالیٰ علما بکثرت موجود تھے جو نہ معلوم ہوتا اُن سے بآسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرما دیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کریں جو دین میں فقیہ ہوں رواہ الترمذی عن العلاء بن عبد الرحمٰن بن یعقوب عن ابیہ عن جدہ پھر جسقدر عہدِ نبوت سے بُعد ہوتا گیا اُسیقدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آگیا کہ عوام تو عوام بہت وہ جو علما کہلاتے ہیں روزمرّہ کے ضروری جزئیات حتیٰ کہ فرائض وواجبات سے ناواقف اور جتنا جانتے ہیں اُسپر بھی عمل سے منحرف کہ اُن کو دیکھکر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا اسی قلت علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت ایسے مسائل کا جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علما کی خدمت میں حاضر رہتے کہ اُنکی صحبت باعث برکت بھی ہو اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اُردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس عام فہم قابل اعتماد ہو اب تک شائع نہ ہوئی بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرّہ کی ضروری باتیں بھی اُن میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں اغلاط کی کثرت لاجرم ایک ایسی کتاب کی بیحد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اُس سے فائدہ اُٹھائیں لہذا فقیر بنظر خیر خواہی مسلمانان بمقتضائے الدین النصح لکل مسلم مولےٰ تعالےٰ پر بھروسا کر کے اس امر اہم و اعظم کی طرف متوجہ ہوا حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ نہ میرا یہ منصب نہ میں اس کام کے لائق نہ اتنی فرصت کہ پورا وقت صرف کر کے اس کام کو انجام دوں وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

Marfat.com

(۱) اس کتاب میں حتے الوسع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت مواقع ایسے بھی رہیں گے کہ اہل علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اسکا بیان انھیں متنبہ کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی طرف رجوع کی توجہ دلائے گا (۲) اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی کہ اول تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں دوسرے دلیلوں کی وجہ سے اکثر ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ نفس مسئلہ سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے لہذا ہر مسئلے میں خالص منقح حکم بیان کر دیا جائیگا اور اگر کسی صاحب کو دلائل کا شوق ہو تو فتاوی رضویہ شریف کا مطالعہ کریں کہ اس میں ہر مسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے جسکی نظیر آج دنیا میں موجود نہیں اور اس میں ہزارہا ایسے مسائل ملیں گے جن سے علما کے بھی کان آشنا نہیں (۳) اس کتاب میں حتے الوسع اختلافات کا بیان نہ ہوگا کہ عوام کے سامنے جب دو مختلف باتیں پیش ہوں تو ذہن متحیر ہوگا کہ عمل کس پر کریں اور بہت سے خواہش کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جس میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں یہ سمجھکر نہیں کہ یہی حق ہے بلکہ یہ خیال کر کے کہ اس میں اپنا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر جب کبھی دوسرے میں اپنا فائدہ دیکھا تو اسے اختیار کر لیا اور یہ ناجائز ہے کہ اتباع شریعت نہیں اتباع نفس ہے لہذا ہر مسئلہ میں مفتے بہ صحیح اصح راجح قول بیان کیا جائے گا کہ بلا دقت ہر شخص عمل کر سکے اللہ تعالی توفیق دے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس بے بضاعت کی کوشش قبول فرمائے وما توفیقی

Marfat.com

الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ المختار وآلہ الاطہار وصحبہ المہاجرین والانصار وخلفائہ الاختان منہم والاصہار والحمد للہ العزیز الغفار وھا انا اشرع فی المقصود بتوفیق الملک المعبود اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون جن اور آدمی میں نے اسی لیے پیدا کیے کہ وہ میری عبادت کریں۔ ہر تھوڑی سی عقل والا بھی جانتا ہے کہ جو چیز جس کام کے لیے بنائی جائے اگر اس کام میں نہ آئے تو بیکار ہے تو جو انسان اپنے خالق مالک کو نہ پہچانے اسکی بندگی و عبادت نہ کرے وہ نام کا آدمی ہے حقیقۃً آدمی نہیں بلکہ ایک بیکار چیز ہے تو معلوم ہوا کہ عبادت ہی سے آدمی آدمی ہے اور اسی سے فلاح دنیوی و نجات اخروی ہے لہذا ہر انسان کے لیے عبادت کے اقسام وارکان و شرائط واحکام کا جاننا ضروری ہے کہ بے علم عمل ناممکن اسی وجہ سے علم سیکھنا فرض ہے۔ عبادت کی اصل ایمان ہے بغیر ایمان عبادت بیکار کہ جڑ ہی نہ رہی تو نتائج کہاں سے مترتب ہوں درخت اسیوقت پھول پھل لاتا ہے کہ اسکی جڑ قائم ہو جڑ جدا ہونے کے بعد آگ کی خوراک ہو جاتا ہے اسی طرح کافر لاکھ عبادت کرے اسکا سارا کیا دھرا برباد اور وہ جہنم کا ایندھن۔ قال اللہ تعالی وَقَدِمْنَا اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۔ کافروں نے جو کچھ کیا ہم اسکے ساتھ یوں پیش آئے کہ اسے بکھرے ہوئے ذرے کی طرح کر دیا۔ جب آدمی مسلمان ہو لیا تو اسکے ذمہ دو قسم کی عبادتیں فرض ہوئیں ایک وہ کہ جوارح سے متعلق ہے دوسری جسکا تعلق قلب سے ہے قسم دوم کے احکام و اصناف علم سلوک میں بیان ہوتے ہیں اور قسم اول سے فقہ بحث کرتا ہے

اور میں اس کتاب میں بالفعل قسم اول ہی کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ پھر جس عبادت کو جوارح یعنی ظاہر بدن سے تعلق ہی دو قسم ہے یا وہ معاملہ کہ بندے خاص اور اُسکے رب کے درمیان ہی بندوں کے باہمی کسی کام کا بناؤ بگاڑ نہیں عام ازینکہ ہر شخص اُسکی ادا میں مستقل ہو جیسے نماز پنجگانہ و روزہ کہ ہر ایک بلا شرکت غیرے انھیں ادا کرسکتا ہے خواہ دوسروں کی شرکت کی ضرورت ہو جیسے نماز جماعت و جمعہ و عیدین ہیں کہ بے جماعت ناممکن ہیں مگر اس سے سب کا مقصود محض عبادت معبود ہے نہ کہ آپس کے کسی کام کا بنانا دوسری قسم وہ کہ بندوں کے باہمی تعلقات ہی کی اصلاح اُس میں مدنظر ہے جیسے نکاح یا خرید و فروخت وغیرہا پہلی قسم کو عبادات دوسری کو معاملات کہتے ہیں۔ پہلی قسم میں اگرچہ کوئی دنیوی نفع بظاہر مترتب نہ ہو اور معاملات میں ضرور دنیوی فائدے ظاہر موجود ہیں بلکہ یہی پہلو غالب ہے مگر عبادت دونوں ہیں کہ معاملات بھی اگر خدا و رسول کے حکم کے موافق کیے جائیں تو استحقاق ثواب ہی ورنہ گناہ اور سبب عذاب قسم اول یعنی عبادات چار ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکاۃ۔ ان سب میں اہم و اعظم نماز ہی اور یہ عبادت اللہ عزوجل کو بہت محبوب ہی لہذا ہمکو چاہیے کہ سب سے پہلے اسی کو بیان کریں مگر نماز پڑھنے سے پہلے نمازی کا طاہر اور پاک ہولینا ضرور ہی کہ طہارت نماز کی کنجی ہے لہذا پہلے طہارت کے مسائل بیان کیے جائیں اس کے بعد نماز کے مسائل بیان ہونگے

# کتاب الطہارۃ

نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اُسکے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ

Marfat.com

جان بوجھکر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علما کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت رواہ احمد عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ ایک روز نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورۂ روم پڑھتے تھے اور متشابہ لگا بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انھیں کی وجہ سے امام کو قرارت میں شبہہ پڑتا ہے رواہ النسائی عن شبیب بن ابی روح عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم۔ جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا ایک حدیث میں فرمایا طہارت نصف ایمان ہے رواہ الترمذی عن رجل من بنی سلیم وقال ھذا حدیث حسن طہارت کی دو قسمیں ہیں صغریٰ کبریٰ طہارت صغریٰ وضو ہے اور کبریٰ غسل جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے اُن کو حدث اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو اُن کو حدث اکبر ان سب کا اور ان کے متعلقات کا تفصیلاً ذکر کیا جائیگا **تنبیہ** چند ضروری اصطلاحات قابلِ ذکر ہیں کہ ہر جگہ ان سے کام پڑتا ہے **فرض اعتقادی** جو دلیل قطعی سے ثابت ہو (یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہہ نہ ہو) اس کا انکار کرنے والا ائمہ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر اُسکی فرضیت دین اسلام کا عام خاص پر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اُسکے منکر کے کفر پر اجماع قطعی ہے ایسا کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بہر حال جو کسی فرض اعتقادی کو بلا عذر

Marfat.com

صحیح شرعی قصداً ایکبار بھی چھوڑے فاسق و مرتکب کبیرہ و مستحق عذاب نار ہی جیسے
نماز، رکوع، سجود **فرض عملی** وہ جسکا ثبوت تو ویسا قطعی نہ ہو مگر نظر مجتہدین بحکم
دلائل شرعیہ جزم ہی کہ بے اسکے کیے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یہانتک کہ اگر وہ کسی
عبادت کے اندر فرض ہی تو وہ عبادت بے اسکے باطل و کالعدم ہوگی اسکا بیوجہ
انکار فسق و گمراہی ہے ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائل شرعیہ میں نظر کا اہل ہی دلیل
شرعی سے اسکا انکار کرے تو کر سکتا ہی جیسے ائمہ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک
امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی
سر کا مسح وضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا اور مالکیہ کے
نزدیک پورے سر کا حنفیہ کے نزدیک وضو میں بسم اللہ کہنا اور نیت سنّت
ہے اور حنبلیہ و شافعیہ کے نزدیک فرض اور ان کے سوا اور بہت سی مثالیں
ہیں اس فرض عملی میں ہر شخص اسی کی پیروی کرے جسکا مقلد ہی اپنے امام کے
خلاف بلا ضرورت شرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں **واجب اعتقادی**
وہ کہ دلیل ظنی سے اسکی ضرورت ثابت ہو فرض عملی و واجب عملی اسی کی دو قسمیں
ہیں اور وہ انھیں دو میں منحصر **واجب عملی** وہ واجب اعتقادی کہ بے اسکے کیے
بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اسکی ضرورت پر ہے اور اگر کسی
عبادت میں اسکا بجالانا درکار ہو تو عبادت بے اسکے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے
مجتہد دلیل شرعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہی اور کسی واجب کا ایکبار بھی قصداً
چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ **سنت مؤکدہ** وہ جسکو حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز کے واسطے کبھی

Marfat.com

ترک بھی فرمایا ہو یا وہ کہ اُس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر جانبِ ترک بالکل مسدود نہ فرما دی ہو اُس کا ترک اسارت اور کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور اُسکی عادت پر استحقاقِ عذاب **سنت غیر مؤکدہ** وہ کہ نظرِ شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اُسکے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد کا کہ اُسپر وعید عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسپر مداومت فرمائی یا نہیں اسکا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادۃً ہو مستوجب عتاب نہیں **مستحب** وہ کہ نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو خواہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے کیا یا اُسکی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اُسکا ذکر نہ آیا اسکا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں **مباح** وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو **حرام قطعی** یہ فرض کا مقابل ہے اسکا ایکبار بھی قصداً کرنا گناہ کبیرہ و فسق ہے اور بچنا فرض و ثواب **مکروہ تحریمی** یہ واجب کا مقابل ہے اسکے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اُس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اسکا ارتکاب کبیرہ ہے **اسارت** جس کا کرنا بُرا ہو اور نادراً کرنے والا مستحق عتاب اور التزام ترک پر استحقاقِ عذاب یہ سنت مؤکدہ کے مقابل ہے **مکروہ تنزیہی** جسکا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اُسپر وعید عذاب فرمائے یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے **خلافِ اولیٰ** وہ کہ نہ کرنا بہتر تھا کیا تو کچھ مضایقہ و عتاب نہیں یہ مستحب کا مقابل ہے انکے بیان میں عبارتیں مختلف ملیں گی مگر یہی عطرِ تحقیق ہے۔ وللہ الحمد حمدا کثیرا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی۔

Marfat.com

# بابُ الوضوء
## وضو کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ یعنی اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے مونھ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فضائلِ وضو میں چند احادیث ذکر کی جائیں پھر اس کے متعلق احکام فقہی کا بیان ہو۔ **الاحادیث** امام بخاری و امام مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن میری اُمت اس حالت میں بلائی جائیگی کہ مونھ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہونگے توجس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتادوں جسکے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محو فرمادے اور درجات بلند کرے عرض کی ہاں یارسول اللہ فرمایا جسوقت وضو ناگوار ہوتا ہے اُسوقت وضو کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہی جیسا کفار کی سرحد حمایت بلاد اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے مونھ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈالکر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب مونھ دھویا تو اُسکے چہرے کے گناہ

Marfat.com

نکلے یہانتک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہانتک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہانتک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤوں کی خطائیں نکلیں یہانتک کہ ناخنوں سے پھر اسکا مسجد کو جانا اور نماز مزید برآں رواہ مالک والنسائی عن عبد اللہ الصنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں میں پانی لایا اُنھوں نے موںھ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپکو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اسپر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہے رواہ البزار باسناد حسن طبرانی نے اوسط میں حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اُسکے لیے دُونا ثواب ہے امام احمد بن حنبل نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک ایک بار وضو کرے تو یہ تو ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اُسکو دُونا ثواب اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اُسکے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے رواہ مسلم عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز مسلم میں حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم عمر بن خطاب

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اُسکے لیے
جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے
چاہے داخل ہو۔ ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو پر وضو کرے
اُسکے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں ایک دن صبح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو
بلایا اور فرمایا اے بلال کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جارہا تھا
میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی بلال رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں جب اذان کہتا اُس کے بعد دو رکعت
نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وضو ٹوٹتا وضو کر لیا کرتا حضور نے فرمایا اسی سبب سے
رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ کذا فی الترغیب ترمذی و ابن ماجہ سعید بن زید رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
بسم اللہ نہ پڑھی اُسکا وضو نہیں یعنی وضوے کامل نہیں اس کے معنی وہ ہیں جو
دوسری حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس نے بسم اللہ کہکر وضو کیا سر سے پاؤں
تک اُسکا سارا بدن پاک ہو جاتا ہی اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اُسکا اُتنا ہی
بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا رواہ الدارقطنی والبیہقی فی سننہ عن عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Marfat.com

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اُسکے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔ طبرانی باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری اُمت پر شاق ہوگا تو میں اُن کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا امر فرمادیتا (یعنی فرض کردیتا اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے) اسی طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تاوقتیکہ مسواک نہ فرمالیں۔ دوسری روایت ہے کہ باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مسواک کرنا ہوتا رواہ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے موتھ کی صفائی اور رب تبارک تعالیٰ کی رضا کا رواہ احمد ابو نعیم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعتیں جو مسواک کرکے پڑھی جائیں افضل ہیں بے مسواک کی ستر رکعتوں سے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے وہ اُس نماز سے کہ بے مسواک کیے پڑھی گئی ستر حصے افضل ہے۔ مشکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا حکم ہر شریعت میں تھا) مونچھیں کترنا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ناخن تراشنا اُنگلیوں کی چُنٹیں دھونا۔ بغل کے بال دُور کرنا۔ موئے زیر ناف مونڈنا۔ استنجا کرنا۔ کلی کرنا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب مسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اُسکے پیچھے کھڑا ہو کر قرارت سنتا ہے پھر اُس سے قریب ہوتا ہے یہانتک کہ اپنا مونھ اُسکے مونھ پر رکھ دیتا ہے۔ مشایخ کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو افیون کھاتا ہو مرتے وقت اُسکو کلمہ نصیب نہ ہوگا۔ **احکام فقہی** وہ آیۂ کریمہ جو اوپر لکھی گئی اُس سے یہ ثابت کہ وضو میں چار فرض ہیں مونھ دھونا۔ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا۔ سر کا مسح کرنا۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔ **فائدہ** کسی عضو کے دھونے کے معنے یہ ہیں کہ اُس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو دو بوند پانی بہ جائے بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہو۔ اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اسکی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جبتک اُن کا خاص خیال نہ کیا جائے اُن پر پانی نہ بہے گا جسکی تشریح ہر عضو میں بیان کی جائیگی۔ کسی جگہ موضع حدث پر تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں مونھ دھونا شروع پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک مونھ ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے **مسئلہ** جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے یا جمے نہیں اُس پر وہیں تک مونھ دھونا فرض ہے جہانتک عادۃً بال ہوتے ہیں اور اگر عادۃً جہانتک بال ہوتے ہیں اُس سے نیچے تک کسی کے بال جمے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے

Marfat.com

**مسئلہ** مونچھوں یا بھووں یا بچّی کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے۔ اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے **مسئلہ** اور اگر مونچھیں بڑھکر لبوں کو چھپا لیں تو اگرچہ گھنی ہوں مونچھیں ہٹا کر لب کا دھونا فرض ہے **مسئلہ** داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جسقدر چہرے کے گردے میں آئیں اُن کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں اُن کا دھونا ضرور نہیں۔ اور اگر کچھ حصے میں گھنے ہوں اور کچھ چھدرے تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اُس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے **مسئلہ** لبوں کا وہ حصہ جو عادۃً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اسکا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کر لے کہ اس میں کا کچھ حصہ چھپ گیا کہ اُسپر پانی نہ پہنچا نہ کُلّی کی کہ دھل جاتا تو وضو نہ ہوا ہاں وہ حصہ جو عادۃً مونھ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اُسکا دھونا فرض نہیں **مسئلہ** رخسارہ اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں اُسکا دھونا فرض ہے ہاں اُس حصے میں جتنی جگہ داڑھی کے گھنے بال ہوں وہاں بالوں کا اور جہاں بال نہ ہوں یا گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے **مسئلہ** نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اُس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں **مسئلہ** آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہیے کہ مضر ہے **مسئلہ** مونھ دھوتے وقت آنکھیں زور سے میچ لیں کہ پلک کے متصل

Marfat.com

ایک خفیف سی تحریر بند ہو گئی اور اُس پر پانی نہ بہا اور وہ عادۃً بند کرنے سے ظاہر رہتی ہو تو وضو ہو جائے گا مگر ایسا کرنا نہیں چاہیے اور اگر کچھ زیادہ دُھلنے سے رہ گیا تو وضو نہ ہو گا **مسئلہ** آنکھ کے کوئے پر پانی بہانا فرض ہے مگر سُرمہ کا جرم کوئے یا پلک میں رہ گیا اور وضو کر لیا اور اطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو حرج نہیں نماز ہو گئی وضو بھی ہو گیا۔ اور اگر معلوم ہے تو اُسے چھڑا کر پانی بہانا ضرور ہے **مسئلہ** پلک کا ہر بال پورا دُھونا فرض ہے اگر اُس میں کیچڑ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑانا فرض ہے **ہاتھ دُھونا** اس حکم میں کہنیاں بھی داخل ہیں **مسئلہ** اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرّہ بھر بھی دُھلنے سے رہ جائیگی وضو نہ ہو گا **مسئلہ** ہر قسم کے جائز ناجائز گہنے چھلّے انگوٹھیاں پہنچیاں کنگن کانچ لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اُتار کر دُھونا فرض ہے اگر صرف ہلا کر دُھونے سے پانی بہجاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے۔ اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائیگا تو کچھ ضروری نہیں **مسئلہ** ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں اُنگلیوں کی کروٹیں ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے کلائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک ان سب پر پانی بہجانا ضروری ہے۔ اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی بہ گیا کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہا وضو نہ ہوا مگر ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے **مسئلہ** بجائے پانچ کے چھ اُنگلیاں ہیں تو سب کا دُھونا فرض ہے اور اگر ایک کے دو ہاتھ نکلے تو جو پورا ہے اُسکا دھونا فرض ہے اور اس دوسرے کا دھونا فرض نہیں مستحب ہے مگر اسکا وہ حصہ کہ اُس ہاتھ کے موضع فرض سے متصل ہے

اُتنے کا دھونا فرض ہے سر کا مسح چوتھائی سر کا مسح فرض ہے **مسئلہ** مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہیے خواہ ہاتھ میں تری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو **مسئلہ** کسی عضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لیے کافی نہ ہوگی **مسئلہ** سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں **مسئلہ** عمامے ٹوپی دوپٹے پر مسح کافی نہیں ہاں اگر ٹوپی دوپٹا اتنا باریک ہو کہ تری پھوٹ کر چوتھائی سر کو تر کر دے تو مسح ہو جائیگا **مسئلہ** سر سے جو بال لٹک رہے ہوں اُن کو مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا **چوتھا فرض پاؤں کو گٹوں سمیت ایک دفعہ دھونا** **مسئلہ** چھلّے اور پاؤں کے گہنوں کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان کیا گیا **مسئلہ** بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اسقدر کھینچکر تاگا باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہنا درکنار تاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا اُن کو اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا **مسئلہ** گھائیاں اور اُنگلیوں کی کروٹیں تلوے ایڑیاں کونچیں سب کا دھونا فرض ہے **مسئلہ** جن اعضا کا دھونا فرض ہے اُن پر پانی بہ جانا شرط ہے یہ ضرور نہیں کہ قصداً پانی بہائے اگر بلا قصد و اختیار بھی اُن پر پانی بہ جائے (مثلاً مینھ برسا اور اعضائے وضو کے ہر حصہ سے دو دو قطرے مینھ کے بہ گئے وہ اعضا دھل گئے اور سر کا چوتھائی حصہ نم ہو گیا یا کسی تالاب میں گر پڑا اور اعضائے وضو پر پانی گزر گیا) وضو ہو گیا **مسئلہ** جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت

Marfat.com

پڑتی رہتی ہے اور اسکی نگہداشت واحتیاط میں حرج ہو ناخنوں کے اندر یا اوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر اسکے لگے رہ جانے سے اگرچہ جرم دار ہو اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے اگرچہ سخت چیز ہو وضو ہو جائیگا۔ جیسے پکانے گوندھنے والوں کے لیے آٹا رنگریز کے لیے رنگ کا جرم عورتوں کے لیے مہندی کا جرم لکھنے والوں کے لیے روشنائی کا جرم مزدور کے لیے گارا مٹی عام لوگوں کے لیے کوئے یا پلک میں سرمہ کا جرم اسی طرح بدن کا میل مٹی غبار مکھی کی بیٹ وغیرہا **مسئلہ** کسی جگہ چھالا تھا اور وہ سوکھ گیا مگر اسکی کھال جدا نہ ہوئی تو کھال جدا کرکے پانی بہانا ضروری نہیں بلکہ اسی چھالے کی کھال پر پانی بہالینا کافی ہے پھر اسکو جدا کر دیا تو اب بھی اسپر پانی بہانا ضرور نہیں۔

**مسئلہ** مچھلی کا سنا اعضائے وضو پر چپکا رہ گیا وضو نہ ہوگا کہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا

**وضو کی سنتیں**

**مسئلہ** وضو پر ثواب پانے کے لیے حکم الٰہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا ضرور ہے ورنہ وضو ہو جائے گا ثواب نہ پائیگا۔

**مسئلہ** بسم اللہ سے شروع کرے اور اگر وضو سے پہلے استنجا کرے تو قبل استنجے کے بھی بسم اللہ کہے مگر پاخانہ میں جانے یا بدن کھولنے سے پہلے کہے کہ نجاست کی جگہ اور بعد ستر کھولنے کے زبان سے ذکر الٰہی منع ہے **مسئلہ** اور شروع یوں کرے کہ پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھوئے **مسئلہ** اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی انڈیل کر ہاتھ دھوئے تو اسے چاہیے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف وہ انگلیاں پانی میں ڈالے ہتھیلی کا کوئی حصہ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکالکر دہنا ہاتھ

Marfat.com

گٹے تک تین بار دھوئے پھر دہنے ہاتھ کو جہاں تک دھویا ہے بلا تکلف پانی میں ڈال سکتا ہے اور اُس سے پانی نکالکر بایاں ہاتھ دھوئے **مسئلہ** یہ اُس صورت میں ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنا جائز نہیں ہاتھ ڈالے گا تو پانی ناپاک ہوجائے گا **مسئلہ** اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دُھویا ہاتھ پانی میں ڈالدیا بلکہ اُنگلی کا پورا یا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وضو کے قابل نہ رہا مائے مستعمل ہوگیا[۱] **مسئلہ** یہ اسوقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اُسکا کوئی حصہ بے دُھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھوچکا اور اُس کے بعد حدث نہ ہوا تو جسقدر حصہ دُھلا ہوا ہو اُتنا پانی میں ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا اگرچہ کہنی تک ہو بلکہ غیر جنب نے اگر کہنی تک ہاتھ دُھولیا تو اُسکے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اُسکے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں ہاں جنب کہنی سے اوپر اُتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھوچکا ہے کہ اُسکے سارے بدن پر حدث ہے **مسئلہ** جب سوکر اُٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے استنجے کے قبل بھی اور بعد بھی **مسئلہ** کم سے کم تین تین مرتبہ داہنے بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرنا[۲] اور ہر مرتبہ مسواک کو دُھولے۔ اور مسواک نہ بہت نرم ہو نہ سخت اور پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ میوے یا خوشبودار پھول کے

---

۱؎ یہ مسئلہ معرکۃ الآرا ہے اور صحیح یہی ہے جو یہاں مذکور ہوا جیسا کہ ہدایہ و فتح القدیر و تبیین و فتاوے قاضی خاں و کافی و خلاصہ و غنیہ و حلیہ و کتاب الحسن عن ابی حنیفہ و کتب امام محمد رحمہم اللہ تعالی و دیگر کتب میں مصرح ہے اور اسکی کامل تحقیق منظور ہو تو رسالہ مبارکہ النمیقۃ الانقی فی الفرق بین الملاقی والملقی کا مطالعہ کیاجائے ۱۲ منہ حفظہ ربہ

درخت کی لکڑی نہ ہو چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اُس پر شیطان بیٹھتا ہے مسواک جب قابل استعمال کے نہ رہے تو اُسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھدیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آلۂ ادائے سنت ہے اسکی تعظیم چاہیے دوسرے آبِ دہنِ مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہیے اسی لیے پاخانہ میں تھوکنے کو علمائے نامناسب لکھا ہے مسئلہ مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے مسئلہ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی میں نہیں چت لیٹ کر مسواک نہ کرے مسئلہ پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے کے دانت پھر بائیں جانب کے نیچے کے دانت مسئلہ جب مسواک کرنا ہو تو اُسے دھولے یونہیں فارغ ہونے کے بعد دھو ڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑ دے بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو مسئلہ اگر مسواک نہ ہو تو اُنگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے یونہیں اگر دانت نہ ہوں تو اُنگلی یا کپڑا مسوڑوں پر پھیر لے مسئلہ مسواک نماز کے لیے سنت نہیں بلکہ وضو کے لیے تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے اُس سے ہر نماز کے لیے مسواک کا مطالبہ نہیں جبتک تغیر رائحہ نہ ہوگیا ہو ورنہ اسکے دفع کے لیے مستقل سنت ہے البتہ اگر وضو میں مسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کر لے مسئلہ پھر تین چلو

Marfat.com

پانی سے تین کلیاں کرے کہ ہر بار مونھ کے ہر پرزے پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کرے **مسئلہ** پھر تین چلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اُس پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائے۔ اور یہ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرے پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے **مسئلہ** مونھ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرے بشرطیکہ احرام نہ باندھے ہو یوں کہ اُنگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے **مسئلہ** ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرے پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرکے چھنگلیا پر ختم کرے اور اگر بے خلال کیے پانی اُنگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا اگرچہ بے خلال ہو مثلاً گھائیاں کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا یا پاؤں حوض میں ڈال دیا **مسئلہ** جو اعضا دھونے کے ہیں اُن کو تین تین بار دھوئے ہر مرتبہ اس طرح دھوئے کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے ورنہ سنت ادا نہ ہوگی **مسئلہ** اگر یوں کیا کہ پہلی مرتبہ کچھ دُھل گیا اور دوسری بار کچھ اور تیسری دفعہ کچھ کہ تینوں بار میں پورا عضو دُھل گیا تو یہ ایک ہی بار دُھونا ہوگا اور وضو ہو جائیگا مگر خلاف سنت اس میں چلّوؤں کی گنتی نہیں بلکہ پورا عضو دُھونے کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو اگرچہ کتنے ہی چلّوؤں سے **مسئلہ** پورے سر کا ایکبار مسح کرنا۔ اور کانوں کا مسح کرنا اور ترتیب کہ پہلے مونھ پھر ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں اگر خلاف ترتیب وضو کیا یا اور

Marfat.com

کوئی سنت چھوٹ گیا تو وضو ہو جائے گا مگر ایک آدھ دفعہ ایسا کرنا برا ہے اور ترک سنت مؤکدہ کی عادت ڈالی تو گنہگار ہے اور[۱۵] داڑھی کے جو بال مونھ کے دائرے سے نیچے ہیں اُن کا مسح سنت ہے اور دھونا مستحب ہے اور[۱۶] اعضا کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے وضو کے مستحبات بہت ہیں مستحبات ضمناً اوپر ذکر ہو چکے بعض باقی رہ گئے وہ لکھے جاتے ہیں

**مسئلہ** داہنی[۱] جانب سے ابتدا کریں مگر[۲] دونوں رخسارے کہ ان دونوں کو ساتھ ہی ساتھ دھوئیں گے ایسے ہی دونوں[۳] کانوں کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہوگا ہاں اگر کسی کے ایک ہی ہاتھ ہو تو مونھ دھونے[۴] اور مسح[۵] کرنے میں بھی داہنے کو مقدم کرے انگلیوں[۶] کی پشت سے گردن کا[۷] مسح کرنا۔ وضو کرتے وقت کعبہ[۹] رو اونچی[۱۰] جگہ بیٹھنا۔ وضو[۱۱] کا پانی پاک جگہ گرانا۔ اور پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ[۱۲] پھیرنا خاص کر جاڑے میں۔ پہلے[۱۳] تیل کی طرح پانی چپڑ لینا خصوصاً جاڑے میں۔ اپنے[۱۴] ہاتھ سے پانی بھرنا۔ دوسرے[۱۵] وقت کے لیے پانی بھر کر رکھ چھوڑنا۔ وضو[۱۶] کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔ انگوٹھی[۱۷] کو حرکت دینا جبکہ ڈھیلی ہو کہ اُس کے نیچے پانی بہنا معلوم ہو ورنہ فرض ہوگا۔ صاحب[۱۸] عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا۔ اطمینان[۱۹] سے وضو کرنا۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ وضو جوان کا سا نماز بوڑھوں کی سی یعنی وضو جلد کریں ایسی جلدی نہ چاہیے جس سے کوئی سنت یا مستحب ترک ہو۔ کپڑوں[۲۰] کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا۔ کانوں[۲۱] کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا۔ جو وضو کامل طور پر کرتا ہو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جاتی ہو اُسے کوؤں ٹخنوں ایڑیوں تلووں کونچوں گھائیوں

Marfat.com

کہنیوں کا بالتخصیص[23] خیال رکھنا مستحب ہے اور بے خیالی کرنے والوں کو تو فرض ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ مواضع خشک رہ جاتے ہیں یہ نتیجہ اُنکی بے خیالی کا ہے ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض۔ وضو[24] کا برتن مٹی کا ہو۔ تانبے وغیرہ کا ہو تو بھی حرج نہیں مگر قلعی کیا ہو۔ اگر وضو کا برتن لوٹے کی قسم سے ہو تو بائیں[25] جانب رکھے۔ اور طشت کی قسم سے ہو تو دہنی[26] طرف۔ آفتابہ میں دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین[27] بار دھولیں اور ہاتھ اُسکے دستہ[28] پر رکھیں اُسکے مونھ پر نہ رکھیں۔ دہنے[29] ہاتھ سے کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا۔ بائیں[30] ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ بائیں[31] ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا۔ پاؤں[32] کو بائیں ہاتھ سے دھونا۔ مونھ[33] دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دُھل جائے تنبیہ بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوں پر چلو ڈالکر سارے مونھ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مونھ دُھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنے نہیں رکھتا اس طرح دُھونے میں مونھ نہیں دُھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔ دونوں[34] ہاتھ سے مونھ دھونا۔ ہاتھ[35] پاؤں دُھونے میں اُنگلیوں سے شروع کرنا۔ چہرے[36] اور ہاتھ[37] پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اُسکے اطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً نصف بازو و نصف پنڈلی تک دُھونا۔ مسح[38] سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور کلمہ کی اُنگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین اُنگلیوں کا سرا دوسرے ہاتھ کی تینوں اُنگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھکر گدی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا واپس

52796

Marfat.com

لائے اور [۳۹] کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور [۴۰] انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح۔ [۴۱] ہر عضو دھو کر اُس پر ہاتھ پھیر دینا چاہیے کہ بوندیں بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خصوصاً جب مسجد میں جانا ہو کہ قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہ تحریمی ہے۔ [۴۲] بہت بھاری برتن سے وضو نہ کرے خصوصاً کمزور کہ پانی بے احتیاطی سے گرے گا۔ [۴۳] زبان سے کہہ لینا کہ وضو کرتا ہوں۔ [۴۴] ہر عضو کے دھوتے یا مسح کرتے وقت نیتِ وضو حاضر رہنا اور [۴۵] بسم اللہ کہنا اور [۴۶] درود اور [۴۷] اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) [۴۸] اور کلی کے وقت اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ [۴۹] اور ناک میں پانی ڈالتے وقت اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ [۵۰] اور منہ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ [۵۱] اور داہنا ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا [۵۲] اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ [۵۳] اور سر کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ [۵۴] اور کانوں کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ [۵۵] اور گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ [۵۶] اور داہنا پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ [۵۷] اور بایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ پڑھے یا سب جگہ درود شریف ہی پڑھے اور یہی افضل ہے

Marfat.com

اور[58] وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ
اور[59] بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفائے امراض ہے۔ اور[60] آسمان کی طرف مونھ کر کے سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ اور کلمۂ شہادت اور سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھے[61] اعضائے وضو بغیر ضرورت نہ پونچھے اور پونچھے تو بے ضرورت خشک نہ کر لے قدرے[62] نم باقی رہنے دے کہ روزِ قیامت پلّۂ حسنات میں رکھی جائے گی اور[63] ہاتھ نہ جھٹکے کہ شیطان کا پنکھا ہے۔ بعد[64] وضو میانی پر پانی چھڑکنا۔ اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت[65] نماز نفل پڑھے۔ اسکو تحیۃ الوضو کہتے ہیں وضو میں مکروہات

عورت[1] کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ وضو[2] کے لیے نجس جگہ بیٹھنا۔ نجس[3] جگہ وضو کا پانی گرانا۔ مسجد[4] کے اندر وضو کرنا۔ اعضائے[5] وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا۔ پانی[6] میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا۔ قبلہ[7] کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا۔ بے[8] ضرورت دنیا کی بات کرنا۔ زیادہ[9] پانی خرچ کرنا۔ اتنا[10] کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ مونھ[11] پر پانی مارنا۔ یا[12] مونھ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔ ایک[13] ہاتھ سے مونھ دھونا کہ یہ رواض و ہنود کا شعار ہے۔ گلے[14] کا مسح کرنا۔ بائیں[15] ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا داہنے[16] ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ اپنے[17] لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا تین[18] جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔ جس[19] کپڑے سے استنجا کا پانی خشک کیا ہو اُس سے اعضائے وضو پونچھنا۔ دھوپ[20] کے گرم پانی سے وضو کرنا ہونٹ[21] یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وضو ہی نہ ہوگا

Marfat.com

ہر سنت کا ترک مکروہ ہے یوہیں ہر مکروہ کا ترک سنت **وضو کے متفرق مسائل** **مسئلہ** اگر وضو نہ ہو تو نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ اور قرآن عظیم چھونے کے لیے وضو کرنا فرض ہے **مسئلہ** طواف کے لیے وضو واجب ہے **مسئلہ** غسل جنابت سے پہلے اور جنب کو کھانے پینے سونے اور اذان واقامت اور خطبہ جمعہ وعیدین اور روضہ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور وقوف عرفہ اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کے لیے وضو کر لینا سنت ہے **مسئلہ** سونے کے لیے اور سونے کے بعد اور میت کے نہلانے یا اُٹھانے کے بعد اور جماع سے پہلے اور جب غصہ آجائے اُسوقت اور زبانی قرآن عظیم پڑھنے کے لیے اور حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے اور علاوہ جمعہ وعیدین باقی خطبوں کے لیے اور کتب دینیہ چھونے کے لیے اور بعد ستر غلیظ چھونے اور جھوٹ بولنے گالی دینے فحش لفظ نکالنے کافر سے بدن چھو جانے صلیب یا بت چھونے کوڑھی یا سپید داغ والے سے مس کرنے بغل کھجانے سے جبکہ اُس میں بدبو ہو غیبت کرنے قہقہہ لگانے لغو اشعار پڑھنے اور اونٹ کا گوشت کھانے کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جانے سے اور باوضو شخص کا نماز پڑھنے کے لیے ان سب صورتوں میں وضو مستحب ہے **مسئلہ** جب وضو جاتا رہے وضو کر لینا مستحب ہے **مسئلہ** نابالغ پر وضو فرض نہیں مگر اُن سے وضو کرانا چاہیے تاکہ عادت ہو اور وضو کرنا آجائے اور مسائل وضو سے آگاہ ہو جائیں **مسئلہ** لوٹے کی ٹونٹی نہ ایسی تنگ ہو کہ پانی بدقت گرے نہ اتنی فراخ کہ حاجت سے زائد

Marfat.com

گرے بلکہ متوسط ہو مسئلہ چلوؤں میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اسراف ہوگا ایسا ہی جس کام کے لیے چلو میں پانی لیں اُسکا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چلو کافی ہے تو پورا چلو نہ لے کہ اسراف ہوگا مسئلہ ہاتھ پاؤں سینہ پشت پر بال ہوں تو ہرتال وغیرہ سے صاف کر ڈالے یا ترشوالے نہیں تو پانی زیادہ خرچ ہوگا فائدہ ولہان ایک شیطان کا نام ہے جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے اُسکے وسوسہ سے بچنے کی بہتر یں تدابیر یہ ہیں۔ رجوع الی اللہ و اعوذ باللہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ و سورہ ناس اور اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اور هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ پڑھنا کہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائیگا اور وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ اُس کے خلاف کرنا بھی دافع وسوسہ ہے۔

# فصل فی نواقض الوضوء

## وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ پاخانہ پیشاب وَدی مذی منی کیڑا پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وضو جاتا رہے گا مسئلہ اگر مرد کا ختنہ نہیں ہوا ہے اور سوراخ سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو ٹوٹ گیا مسئلہ یوہیں عورت کے سوراخ سے نکلی مگر ہنوز اوپر والی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو جاتا رہا مسئلہ عورت کے

Marfat.com

آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیزش خون نکلتی ہی ناقض وضو نہیں اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہی **مسئلہ** مرد یا عورت کے پیچھے سے ہَوَا خارج ہوئی وضو جاتا رہا **مسئلہ** مرد یا عورت کے آگے سے ہَوَا نکلی یا پیٹ میں ایسا زخم ہوگیا کہ جھلّی تک پہنچا اُس سے ہَوَا نکلی تو وضو نہیں جائے گا **مسئلہ** عورت کے دونوں مقام پردہ پھٹ کر ایک ہوگئے اُسے جب ریح آئے احتیاط یہ ہی کہ وضو کرے اگرچہ یہ احتمال ہو کہ آگے سے نکلی ہو گی **مسئلہ** اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اُس میں سے لوٹ آئی تو وضو نہیں جائے گا **مسئلہ** حقنہ لیا اور دوا باہر آگئی یا کوئی چیز پاخانے کے مقام میں ڈالی اَور باہر نکل آئی وضو ٹوٹ گیا **مسئلہ** مرد نے سوراخ ذکر میں روئی رکھی اور وہ اوپر سے خشک ہی مگر جب نکالی تو تر نکلی تو نکالتے ہی وضو ٹوٹ گیا یوہیں عورت نے کپڑا رکھا اور فرج خارج میں اُس کپڑے پر کوئی اثر نہیں مگر جب نکالا تو خون یا کسی اور نجاست سے تر نکلا اب وضو جاتا رہا **مسئلہ** خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکلکر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دُھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سُوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہی اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی یا اُنگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اُسپر خون کا اثر پایا یا ناک میں اُنگلی ڈالی اُسپر خون کی سرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا تو وضو نہیں ٹوٹا **مسئلہ** اور اگر بہا مگر ایسی جگہ بہکر نہیں آیا جس کا دُھونا

Marfat.com

فرض ہو تو وضو نہیں ٹوٹا مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ ٹوٹا اور اُس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو باقی ہے **مسئلہ** زخم میں گڑھا پڑ گیا اور اُس میں سے کوئی رطوبت چمکی مگر بہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا **مسئلہ** زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو بہ جاتا یا نہیں اگر بہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں یوہیں اگر مٹی یا راکھ ڈال ڈالکر سکھاتا رہا اسکا بھی وہی حکم ہے **مسئلہ** پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا اگرچہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتا تو نہ بہتا جب بھی وضو جاتا رہا۔ **مسئلہ** آنکھ۔ کان۔ ناف۔ پستان وغیرہا میں دانہ یا ناصور یا کوئی بیماری ہو ان وجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے وضو توڑ دے گا **مسئلہ** زخم یا ناک یا کان یا مونھ سے کیڑا یا زخم سے کوئی گوشت کا ٹکڑا جسپر خون یا پیپ کوئی نجس رطوبت قابل سیلان نہ تھی کٹکر گرا وضو نہیں ٹوٹے گا **مسئلہ** کان میں تیل ڈالا تھا اور وہ ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا وضو نہ جائے گا یوہیں اگر مونھ سے نکلا جب بھی ناقض نہیں ہاں اگر یہ معلوم ہو کہ دماغ سے اُتر کر معدہ میں گیا اور معدہ سے آیا ہے تو وضو ٹوٹ گیا **مسئلہ** چھالا نوچ ڈالا اگر اُس میں کا پانی بہ گیا وضو جاتا رہا ورنہ نہیں **مسئلہ** مونھ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں **فائدہ** غلبہ کی شناخت یُوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو مغلوب **مسئلہ** جونک یا بڑی کلّی نے خون چوسا اور اتنا پی لیا کہ اگر خود

Marfat.com

نکلتا تو بہ جاتا وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں **مسئلہ** اور اگر چھوٹی کلّی یا جوں۔ کھٹمل۔ مچھر۔ مکھی۔ پسّو نے خون چوسا تو وضو نہیں جائے گا۔ **مسئلہ** ناک صاف کی اُس میں بستہ خون نکلا وضو نہیں ٹوٹا **مسئلہ** ناروسے رطوبت بہے وضو جاتا رہے گا اور ڈورا نکلا تو وضو باقی ہے **مسئلہ** اندھے کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے ناقضِ وضو ہے **مسئلہ** مونھ بھر قے کھانے یا پانی یا صفرا کی وضو توڑ دیتی ہے **فائدہ** مونھ بھر کے یہ معنی ہیں کہ اُسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو **مسئلہ** بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو **مسئلہ** بہتے خون کی قے وضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہو اور جما ہوا خون ہی تو وضو نہیں جائیگا جبتک مونھ بھر نہ ہو **مسئلہ** پانی پیا اور معدے میں اُتر گیا اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا اگر مونھ بھر ہے وضو ٹوٹ گیا اور وہ پانی نجس ہے اور اگر سینہ تک پہنچا تھا کہ اُچھو لگا اور نکل آیا تو نہ وہ ناپاک نہ اُس سے وضو جائے **مسئلہ** اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اُسکا مجموعہ مونھ بھر ہے تو اگر ایک ہی متلی سے ہی تو وضو توڑ دے گی اور اگر متلی جاتی رہی اور اُسکا کوئی اثر نہ رہا پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی اور قے آئی اور دونوں مرتبہ کی علحدہ علحدہ مونھ بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو مونھ بھر ہو جائے تو یہ ناقضِ وضو نہیں پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہی تو وضو کر لینا بہتر ہے **مسئلہ** قے میں صرف کیڑے یا سانپ نکلے وضو نہ جائیگا اور اگر اُسکے ساتھ کچھ رطوبت بھی ہے تو دیکھیں گے مونھ بھر ہی یا نہیں مونھ بھر ہے تو ناقض ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** سو جانے سے وضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونو

سُرین خوب جمے نہ ہوں اور نہ ایسی ہیأت پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو مثلاً اُکڑوں بیٹھکر سویا یا چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا ایک کہنی پر تکیہ لگاکر یا بیٹھکر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سُرین اٹھے ہوئے ہیں یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال میں اُتر رہا ہے یا دو زانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا کہ دونوں سُرین جمے نہ رہے یا چار زانو ہے اور سر رانوں یا پنڈلیوں پر ہے یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اُسی ہیأت پر سو گیا ان سب صورتوں میں وضو جاتا رہا اور اگر نماز میں ان صورتوں میں سے کسی صورت پر قصداً سویا تو وضو بھی گیا نماز بھی گئی وضو کر کے سرے سے نیت باندھے اور بلا قصد سویا تو وضو جاتا رہا نماز نہیں گئی وضو کر کے جس رکن میں سویا تھا وہاں سے ادا کرے اور از سر نو پڑھنا بہتر ہے **مسئلہ** دونوں سُرین زمین یا کرسی یا بنچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سُرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں۔ دو زانو سیدھا بیٹھا ہو یا چار زانو پالتی مارے یا زین پر سوار ہو یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہے یا کھڑے کھڑے سو گیا یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدۂ مسنونہ کی شکل پر تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں جائے گا اور نماز میں اگر یہ صورتیں پیش آئیں تو نہ وضو جائے نہ نماز ہاں اگر پورا رکن سوتے ہی میں ادا کیا تو اُسکا اعادہ ضروری ہے اور اگر جاگتے میں شروع کیا پھر سو گیا تو اگر جاگتے میں بقدر کفایت ادا کر چکا ہے تو وہی کافی ہے ورنہ پورا کر لے **مسئلہ** اگر اُس شکل پر سویا جس میں وضو نہیں جاتا اور

Marfat.com

نیند کے اندر وہ ہیأت پیدا ہو گئی جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو اگر فوراً بلا وقفہ جاگ اٹھا وضو نہ گیا ورنہ جاتا رہا **مسئلہ** گرم تنور کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھکر سو گیا تو وضو کر لینا مناسب ہے **مسئلہ** بیمار لیٹ کر نماز پڑھتا تھا نیند آگئی وضو جاتا رہا **مسئلہ** اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا **مسئلہ** جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی وضو نہ گیا **مسئلہ** نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض وقت ایسا غافل سو جاتا ہے کہ اسوقت جو باتیں ہوئیں انکی اسے بالکل خبر نہیں بلکہ دو تین آواز میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ سویا نہ تھا اس کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر معتبر شخص کہے کہ تو غافل تھا پکارا جواب نہ دیا یا باتیں پوچھی جائیں اور وہ نہ بتا سکے تو اسپر وضو لازم ہے **فائدہ** انبیا علیہم السلام کا سونا ناقض وضو نہیں انکی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں علاوہ نیند کے اور نواقض سے انبیا علیہم السلام کا وضو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے بوجہ انکی عظمت شان کے نہ بسبب نجاست کے کہ ان کے فضلات شریفہ طیب وطاہر ہیں جنکا کھانا پینا ہمیں حلال اور باعث برکت **مسئلہ** بیہوشی اور جنون اور غشی اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں ناقض وضو ہیں **مسئلہ** بالغ کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے میں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو وضو ٹوٹ جائیگا اور نماز فاسد ہو جائے گی **مسئلہ** اگر نماز کے اندر سوتے میں یا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہی **مسئلہ**

Marfat.com

اور اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اُس نے سُنا پاس والوں نے نہ سُنا تو وضو نہیں جائے گا نماز جاتی رہے گی **مسئلہ** اور اگر مسکرایا کہ دانت نکلے آواز بالکل نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے نہ وضو **مسئلہ** مباشرتِ فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی شے حائل نہ ہو ناقض وضو ہے **مسئلہ** اگر مرد نے اپنے آلہ سے عورت کی شرمگاہ کو مس کیا اور انتشارِ آلہ نہ تھا عورت کا وضو اس وقت میں بھی جاتا رہے گا اگرچہ مرد کا وضو نہ جائے گا **مسئلہ** بڑا استنجا ڈھیلے سے کر کے وضو کیا اب یاد آیا کہ پانی سے نہ کیا تھا اگر پانی سے استنجا مسنون طریق یعنی پاؤں پھیلا کر سانس کا زور نیچے کو دیکر کرے گا وضو جاتا رہے گا اور ویسے کرے گا تو نہ جائے گا مگر وضو کر لینا مناسب ہے **مسئلہ** پھوڑا یا بالکل اچھی ہو گئی اُسکا مردہ پوست باقی ہے جس میں اوپر مونھ اور اندر خلا ہے اگر اُس میں پانی بھر گیا پھر دبا کر نکالا تو نہ وضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہاں اگر اُسکے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی نجس ہے **مسئلہ** عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنا یا اور ستر کھلنے یا اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا تو حرام ہے۔

## متفرق مسائل

Marfat.com

جو رطوبت بدن انسان سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون کہ بہہ کر
نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ مونھ بھر کر نہ ہو پاک ہے مسئلہ پھڑیا یا پھنسی
جبکہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو کپڑا اُس سے بار بار چھو کر اگرچہ
کتنا ہی سن جائے پاک ہے مسئلہ سوتے میں رال جو مونھ سے گرے اگرچہ
پیٹ سے آئے اگرچہ بدبودار ہو پاک ہے مسئلہ مُردے کے مونھ سے جو پانی
بہے نجس ہے مسئلہ آنکھ دُکھتے میں جو آنسو بہتا ہے نجس و ناقض وضو ہے
اُس سے احتیاط ضروری ہے مسئلہ شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ معدہ
سے ہے نجس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دیگا لیکن
دودھ اگر معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچکر پلٹ آیا تو پاک ہے مسئلہ اثنائے
وضو میں اگر ریح خارج ہوا یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو نئے
سرے سے پھر وضو کرے وہ پہلے دُھلے ہوئے بے دُھلے ہو گئے مسئلہ
پانی لینے کے بعد حدث ہوا وہ پانی بیکار ہو گیا کسی عضو کے دھونے میں
کام آسکتا مسئلہ مونھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا اگر لوٹے
کو مونھ سے لگا کر کلّی کو پانی لیا تو لوٹا کٹورا اور کُل پانی نجس ہو جائے گا چُلّو سے
پانی لیکر کلّی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کلّی کے لیے پانی لے مسئلہ اگر
وضو میں کسی عضو کے دُھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے
تو اُسکو دھو لے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہی تو اسکی طرف التفات نہ کرے یونہی
اگر بعد وضو کے شک ہوا تو اسکا کچھ خیال نہ کرے مسئلہ جو باوضو تھا اب
اُسے شک ہی کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کی اُسے ضرورت نہیں

Marfat.com

کرلینا بہتر ہے جبکہ یہ شبہہ بطور وسوسہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ ہی تو اُسے ہرگز نہ مانے اس صورت میں احتیاط سمجھکر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ شیطان لعین کی اطاعت ہی **مسئلہ** اور اگر بے وضو تھا اب اُسے شک ہی کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ بلا وضو ہے اسکو وضو کرنا ضروری ہے **مسئلہ** یہ معلوم ہے کہ وضو کے لیے بیٹھا تھا اور یہ یاد نہیں کہ وضو کیا یا نہیں تو اُسے وضو کرنا ضرور نہیں **مسئلہ** یہ یاد ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کے لیے بیٹھا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ پھرا بھی یا نہیں تو اُسپر وضو فرض ہے **مسئلہ** یہ یاد ہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ کون ... وضو تھا تو بایاں پاؤں دھولے **مسئلہ** بیانی ... تری دیکھی مگر یہ نہیں معلوم کہ پانی ہے یا پیشاب تو اگر عمر کا یہ پہلا واقعہ ہے ... وضو کرے ... اور اس جگہ کو دھولے اور اگر بار ہا ایسے شبہے پڑتے ہیں تو اُسکی طرف توجہ نہ کرے شیطانی وسوسہ ہے۔

# باب الغسل

## غسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا۔ اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو اور فرماتا ہی حَتّٰى يَطْهُرْنَ یہانتک کہ وہ حیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں اور فرماتا ہی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہانتک کہ سمجھنے لگو جو کچھ کہتے ہو اور نہ حالتِ جنابت میں جبتک غسل نہ کرلو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے

Marfat.com

تو بجائے غسل تیمم ہے **الاحادیث** صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر اُنگلیاں پانی میں ڈالکر اُن سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔ انھیں کتابوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور ایک کپڑے سے پردہ کیا حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور اُن کو دھویا پھر پانی ڈالکر ہاتھوں کو دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا پھر استنجا فرمایا پھر ہاتھ زمین پر مارکر ملا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور مونھ اور ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر پانی بہایا پھر اُس جگہ سے الگ ہو کر پائے مبارک دھوئے اسکے بعد میں نے (بدن پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔ نیز بخاری و مسلم میں بروایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اُسکو کیفیت غسل کی تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ مشک آلودہ ایک ٹکڑا لیکر اُس سے طہارت کرے عرض کی کیسے اُس سے طہارت کروں فرمایا اُس سے طہارت کر عرض کی کیسے طہارت کروں فرمایا سبحٰن اللہ اُس سے طہارت کر ام المومنین فرماتی ہیں میں نے اُسے اپنی طرف کھینچکر کہا اُس سے خون کے اثر کو صاف کر۔ امام مسلم نے ام المومنین

Marfat.com

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ
میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اُسے
کھول ڈالوں فرمایا نہیں تجھکو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی
ڈالے پھر اپنے اوپر پانی بہالے پاک ہو جائے گی یعنی جبکہ بالوں کی جڑیں تر
ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا فرض ہے
ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور
بدن کو صاف کرو۔ نیز ابوداود نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص غسل جنابت میں ایک بال
کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اُسکے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا۔
(یعنی عذاب دیا جائیگا) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی وجہ سے
میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کرلی تین بار یہی فرمایا (یعنی سر کے بال منڈا ڈالے
کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے) اصحاب سنن اربعہ نے ام المومنین
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے۔ ابوداود نے حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان
میں نہاتے ملاحظہ فرمایا پھر منبر پر تشریف لیجا کر حمد الٰہی و ثنا کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ
حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے حیا اور پردہ کرنے کو دوست رکھتا ہے جب
تم میں کوئی نہائے تو اُسے پردہ کرنا لازم ہے۔ متعدد کتابوں میں بکثرت صحابہ کرام

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لایا حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے اور جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لایا اپنی بی بی کو حمام میں نہ بھیجے۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا فرمایا عورتوں کے لیے حمام میں خیر نہیں عرض کی تہبند باندھکر جاتی ہیں فرمایا اگرچہ تہبند اور کرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جائیں۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا توکیا جب عورت کو احتلام ہو تو اُسپر نہانا ہے فرمایا ہاں جبکہ پانی (منی) دیکھے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مونھ ڈھانک لیا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے فرمایا ہاں ایسا نہ ہو تو کسوجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے رواہ البخاری ومسلم **فائدہ** اُمہات المومنین کو اللہ عزوجل نے حاضری خدمت سے پیشتر بھی احتلام سے محفوظ رکھا تھا اسلیے کہ احتلام میں شیطان کی مداخلت ہو اور شیطانی مداخلتوں سے ازواج مطہرات پاک ہیں اسلیے اُن کو حضرت ام سلیم کے اس سوال کا تعجب ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو فرمایا غسل کرے اور اُس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین ہو اور تری (اثر) نہیں پاتا فرمایا اُسپر غسل نہیں۔ ام سلیم نے عرض کی عورت اسکو دیکھے تو اُسپر غسل ہے فرمایا ہاں عورتیں مردوں کے مثل ہیں رواہ ابو داود والترمذی عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نیز ترمذی میں انھیں سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم فرماتے ہیں جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غسل واجب ہو جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اُن کو رات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے فرمایا وضو کرلو اور عضو تناسل کو دھولو پھر سو رہو رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نیز صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنب ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا سا وضو فرماتے نیز مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم میں کوئی اپنی بی بی کے پاس جاکر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض والی اور جنب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حائض اور جنب کے لیے حلال نہیں کرتا رواہ ابوداود عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نیز ابوداود نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملائکہ اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر اور کتا اور جنب ہو۔ نیز ابوداود عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے کافر کا مردہ اور خلوق میں لتھڑا ہوا اور جنب مگر یہ کہ وضو کرلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو خط عمرو بن حزم کو لکھا تھا اُس میں یہ تھا

Marfat.com

کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص رواہ مالک امام بخاری و امام مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کو آئے تو اُسے چاہیے کہ نہالے۔

## غسل کے مسائل

غسل کے فرض ہونے کے اسباب بعد میں لکھے جائیں گے پہلے غسل کی حقیقت بیان کی جاتی ہے غسل کے تین جز ہیں اگر ان میں سے ایک میں بھی کمی ہوئی غسل نہ ہوگا چاہے یوں کہو کہ غسل میں تین فرض ہیں (۱) کلّی کرنا کہ مونھ کے ہر پرزے گوشے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی مونھ میں لیکر اُگل دینے کو کلّی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہ پہنچے یوں غسل نہ ہوگا نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک پانی بہے **مسئلہ** دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جو پانی بہنے سے روکے جمی ہو تو اُس کا چھڑانا ضروری ہے اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج نہ ہو جیسے چھالیا کے دانے گوشت کے ریشے اور اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج ہو جیسے کثرت سے پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسّی کی ریخیں کہ اُنکے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑوں کی مضرت کا اندیشہ ہے تو معاف ہے **مسئلہ** یوہیں ہلتا ہوا دانت تار سے یا اُکھڑا ہوا دانت کسی مسالے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مسالے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے یا کھانے یا پان کے ریزے

Marfat.com

دانت میں رہ گئے کہ اسکی نگہداشت میں حرج ہے ہاں بعد معلوم ہونیکے اسکو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جبکہ پانی پہنچنے سے مانع ہوں (۲) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہو تو اسکو چھڑانا فرض ہے نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے **مسئلہ** بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے پھر اگر تنگ ہو تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں (۳) **تمام ظاہر بدن** یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے ہر رونگٹے پر پانی بہ جانا۔ اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈالکر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھے کہ غسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضا ایسے ہیں کہ جبتک انکی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہوگا لہذا بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے اعضائے وضو میں جو مواضع احتیاط ہیں ہر عضو کے بیان میں اُن کا ذکر کر دیا گیا اُن کا یہاں بھی لحاظ ضروری ہے اور اُن کے علاوہ خاص غسل کے ضروریات یہ ہیں۔ سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ اُن کو کھولکر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اور عورت پر جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہونگی تو کھولنا ضروری ہے کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں نتھ کے سوراخ کا حکم وضو میں بیان ہوا۔ بھؤوں اور مونچھوں اور داڑھی کے بال کا

Marfat.com

جڑ سے نوک تک اور اُسکے نیچے کی کھال کا دُھلنا۔ [4]کان کا ہر پرزہ اور اُس کے سوراخ کا مونھ۔ [5]کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائے۔ [6]ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے مونھ اُٹھائے نہ دُھلے گا۔ [7]بغلیں بے ہاتھ اُٹھائے نہ دُھلیں گی۔ [8]بازو کا ہر پہلو [9]پیٹھ کا ہر ذرّہ [10]پیٹ کی بلٹیں اُٹھا کر دُھوئیں۔ [11]ناف کو اُنگلی ڈالکر دُھوئیں جبکہ پانی بہنے میں شک ہو۔ [12]جسم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک۔ [13]ران اور پیڑو کا جوڑ [14]ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھکر نہائیں۔ [15]دونوں سرین کے ملنے کی جگہ خصوصًا جب کھڑے ہو کر نہائیں۔ [16]رانوں کی گولائی۔ [17]پنڈلیوں کی کروٹیں۔ [18]ذکر و انثیین کے ملنے کی سطحیں بے جدا کیے نہ دُھلیں گی۔ [19]انثیین کی سطح زیریں جوڑ تک [20]انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک۔ [21]جس کا ختنہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دُھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔ عورتوں پر خاص یہ احتیاطیں ضروری ہیں۔ [22]ڈھلکی ہوئی پستان کو اُٹھا کر دُھونا۔ [23]پستان و شکم کے جوڑ کی تحریر۔ [24]فرج خارج کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دُھویا جائے ہاں فرج داخل میں اُنگلی ڈالکر دُھونا واجب نہیں مستحب ہے یونہیں اگر حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پُرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ [25]ماتھے پر افشاں چُنی ہو تو چھڑانا ضروری ہے **مسئلہ** بال میں گرہ پڑ جائے تو گرہ کھولکر اُسپر پانی بہانا ضروری نہیں **مسئلہ** کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اُسکے کھولنے میں ضرر یا حرج ہو یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی بہنا ضرر کرے گا تو اُس پورے عضو کو مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے اور پٹی موضع حاجت سے زیادہ نہ رکھی جائے ورنہ مسح

Marfat.com

کافی نہ ہوگا اور اگر پٹی موضعِ حاجت ہی پر بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک طرف زخم ہے اور پٹی باندھنے کے لیے بازو کی اتنی ساری گولائی پر ہونا اُسکا ضرور ہے تو اُسکے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آئے گا جسے پانی ضرر نہیں کرتا تو اگر کھولنا ممکن ہو کھولکر اُس حصہ کا دھونا فرض ہے اور اگر ناممکن ہو اگرچہ یوہیں کہ کھولکر پھر ویسی نہ باندھ سکیگا اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کافی ہے بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا **مسئلہ** کسی کو زکام یا آشوب چشم وغیرہ ہوا اور یہ گمان صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو کلی کرے ناک میں پانی ڈالے اور گردن سے نہائے اور سر کے ہر ذرے پر بھیگا ہاتھ پھیر لے غسل ہو جائیگا بعد صحت سر دھو ڈالے باقی غسل کے اعادہ کی حاجت نہیں **مسئلہ** پکانے والے کے ناخن میں آٹا لکھنے والے کے ناخن وغیرہ پر سیاہی کا جرم عام لوگوں کے لیے مکھی مچھر کی بیٹ اگر لگی ہو تو غسل ہو جائیگا ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اُس جگہ کو دھونا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی ہو گئی۔

## غسل کی سنتیں

غسل کی نیت کرکے پہلے ہاتھ کو گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجا کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اُسکو دور کرے پھر نماز کا سا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لے خصوصاً جاڑے کے موسم میں پھر تین بار داہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر بائیں مونڈھے پر تین بار پھر سر پر

Marfat.com

اور تمام بدن پر تین بار پھر جائے غسل سے الگ ہو جائے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے اور نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہو اور تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا ستر تو ضروری ہے اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے مگر یہ احتمال بہت بعید ہے اور کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی دعا پڑھے بعد نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالے تو حرج نہیں **مسئلہ** اگر غسل خانہ کی چھت نہ ہو یا ننگے بدن نہائے بشرطیکہ موضع احتیاط ہو تو کوئی حرج نہیں ہاں عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بیٹھکر نہانا بہتر ہے بعد نہانے کے فوراً کپڑے پہن لے اور وضو کے سنن و مستحبات غسل کے لیے سنن و مستحبات ہیں **مسئلہ** سب کے لیے غسل یا وضو میں پانی کی ایک مقدار معین نہیں جس طرح عوام میں مشہور ہے محض باطل ہے ایک لمبا چوڑا دوسرا دبلا پتلا ایک کے تمام اعضا پر بال دوسرے کا بدن صاف ایک گھنی داڑھی والا دوسرا بے ریشہ ایک کے سر پر بڑے بڑے بال دوسرے کا سر منڈا و علی ہذا القیاس سب کے لیے ایک مقدار کیسے ممکن ہے **مسئلہ** عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد جا سکتا ہے مگر ستر کا لحاظ ضروری ہے لوگوں کے سامنے ستر کھولکر نہانا حرام ہے **مسئلہ** بغیر ضرورت صبح تڑکے حمام کو نہ جائے کہ ایک مخفی امر لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔

# فصل فی موجبات الغسل

(غسل کن کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے)

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا سبب فرضیت غسل ہے

Marfat.com

**مسئلہ** اگر شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی
سے گرنے کے سبب منی نکلی تو غسل واجب نہیں ہاں وضو جاتا رہے گا **مسئلہ**
اگر منی اپنے ظرف سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور
سے پکڑا کہ باہر نہ ہو سکی پھر جب شہوت جاتی رہی تو چھوڑ دیا اب منی باہر ہوئی تو اگرچہ
باہر نکلنا شہوت سے نہیں ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہذا
غسل واجب ہوا اسی پر عمل ہے **مسئلہ** اگر منی کچھ نکلی اور قبل پیشاب کرنے
یا سونے یا چالیس قدم چلنے کے نہا لیا اور نماز پڑھ لی اب بقیہ منی خارج ہوئی تو غسل
کرے کہ یہ اسی منی کا حصہ ہے جو اپنے محل سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور
پہلے جو نماز پڑھی تھی ہو گئی اسکے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر چالیس قدم چلنے یا
پیشاب کرنے یا سونے کے بعد غسل کیا پھر منی بلاشہوت نکلی تو غسل ضروری
نہیں اور یہ منی پہلی کا بقیہ نہیں کہی جائے گی **مسئلہ** اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب
کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلاشہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں البتہ
وضو ٹوٹ جائے گا (۲) احتلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری
پائی اور اس تری کے منی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے
اگرچہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ منی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا ودی
یا کچھ اور ہے تو اگرچہ احتلام یاد ہو اور لذت انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں
اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں احتلام
ہونا یاد نہیں تو غسل نہیں ورنہ ہے **مسئلہ** اگر احتلام یاد ہے مگر اسکا کوئی اثر
کپڑے وغیرہ پر نہیں غسل واجب نہیں **مسئلہ** اگر سونے سے پہلے شہوت تھی

Marfat.com

آلہ قائم تھا اب جاگا اور اُسکا اثر پایا اور مذی ہونا غالب گمان ہی اور احتلام یاد نہیں تو غسل واجب نہیں جبتک اُسکے منی ہونے کا ظن غالب نہ ہو اور اگر سونے سے پہلے شہوت ہی نہ تھی یا تھی مگر سونے سے قبل دَب چکی تھی اور جو خارج ہوا تھا صاف کر چکا تھا تو منی کے ظن غالب کی ضرورت نہیں بلکہ محض احتمال منی سے غسل واجب ہو جائے گا یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں اسکا خیال ضرور چاہیے **مسئلہ** بیماری وغیرہ سے غش آیا یا نشہ میں بیہوش ہوا ہوش آنے کے بعد کپڑے یا بدن پر مذی ملی تو وضو واجب ہوگا غسل نہیں اور سونیکے بعد ایسا دیکھے تو غسل واجب ہوگا مگر اُسی شرط پر کہ سونے سے پہلے شہوت نہ تھی **مسئلہ** کسی کو خواب ہوا اور منی باہر نہ نکلی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور آلہ کو پکڑ لیا کہ منی باہر نہ ہو پھر جب تندی جاتی رہی چھوڑ دیا اب نکلی تو غسل واجب ہو گیا **مسئلہ** نماز میں شہوت تھی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر ابھی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری کرلی اب خارج ہوئی تو غسل واجب ہوگا مگر نماز ہو گئی **مسئلہ** کھڑے یا بیٹھے یا چلتے ہوئے سو گیا آنکھ کھلی تو مذی پائی غسل واجب ہی **مسئلہ** رات کو احتلام ہوا جاگا تو کوئی اثر نہ پایا وضو کر کے نماز پڑھ لی اب اسکے بعد منی نکلی غسل اب واجب ہوا اور وہ نماز ہو گئی **مسئلہ** عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرج داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں **مسئلہ** زوج و زوجہ ایک چارپائی پر سوئے بعد بیداری بستر پر منی پائی گئی اور اُن میں ہر ایک احتلام کا منکر ہے احتیاط یہ ہے کہ بہر حال دونوں غسل کریں اور یہی صحیح ہے **مسئلہ** لڑکے کا بلوغ احتلام کے ساتھ ہوا اُس پر غسل واجب ہی (۳) حشفہ یعنی سر ذکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے

Marfat.com

پیچھے داخل ہونا دونوں پر غسل واجب کرتا ہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت انزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں مکلف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر گرچہ غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا جائے گا مثلاً مرد بالغ ہو اور لڑکی نابالغ تو مرد پر فرض ہے اور لڑکی نابالغہ کو بھی حکم نہانے کا ہے اور لڑکا نابالغ ہو اور عورت بالغہ تو عورت پر فرض ہو اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائے گا **مسئلہ** اگر چوپایہ یا مُردہ سے یا ایسی چھوٹی لڑکی سے جسکی مثل سے صحبت نہ کی جا سکتی ہو وطی کی تو جبتک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں **مسئلہ** عورت کی ران میں جماع کیا اور انزال کے بعد منی فرج میں گئی یا کواری سے جماع کیا اور انزال بھی ہو گیا مگر بکارت زائل نہ ہوئی تو عورت پر غسل واجب نہیں ہاں اگر عورت کے حمل رہ جائے تو اب غسل واجب ہونے کا حکم دیا جائے گا اور وقت مجامعت سے جبتک غسل نہیں کیا ہے تمام نمازوں کا اعادہ کرے **مسئلہ** عورت نے اپنی فرج میں اُنگلی یا جانور یا مُردے کا ذکر یا کوئی چیز ربڑ یا مٹی وغیرہ کی مثل ذکر کے بنا کر داخل کی تو جبتک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں یوہیں اگر جن نے جماع کیا بشرطیکہ متشکل بشکل انسان ہو کر نہ آیا ہو ورنہ مجرد غیبت حشفہ سے غسل واجب ہے یوہیں اگر مرد نے پری سے جماع کیا اور وہ اُسوقت انسانی شکل میں نہیں بغیر انزال وجوب غسل نہ ہوگا اور شکل انسانی میں ہے تو صرف غیبت حشفہ سے واجب ہو جائے گا **مسئلہ** غسل جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ منی نکلی تو اس سے غسل واجب نہ ہوگا البتہ وضو جاتا رہے گا **فائدہ** ان وجوہ سے جسپر نہانا فرض ہو اُسکو جنب اور ان اسباب کو جنابت کہتے ہیں۔

Marfat.com

(۴) حیض سے فارغ ہونا (۵) نفاس کا منقطع ہونا **مسئلہ** بچّہ پیدا ہوا اور خون بالکل نہ آیا تو صحیح یہ ہے کہ غسل واجب ہے حیض و نفاس کی کافی تفصیل انشاء اللہ الجلیل حیض کے بیان میں آئیگی **مسئلہ** کافر مرد یا عورت جنب ہے یا حیض و نفاس والی عورت اب مسلمان ہوئی اگرچہ اسلام سے پہلے حیض و نفاس سے فراغت ہوچکی صحیح یہ ہے کہ ان پر غسل واجب ہے ہاں اگر اسلام لانے سے پہلے غسل کر چکے ہوں یا کسی طرح تمام بدن پر پانی بہ گیا ہو تو صرف ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھانا کافی ہوگا کہ یہی وہ چیز ہے جو کفار سے ادا نہیں ہوتی پانی بڑے بڑے گھونٹ پینے سے کلّی کا فرض ادا ہوجاتا ہے اور اگر یہ بھی باقی رہ گیا ہو تو اسے بھی بجالائے غرض جتنے اعضا کا دُھلنا غسل میں فرض ہے جماع وغیرہ اسباب کے بعد اگر وہ سب بحالت کفر ہی دُھل چکے تھے تو بعد اسلام اعادہ غسل ضرور نہیں ورنہ جتنا حصہ باقی ہو اُتنے کا دھولینا فرض ہے اور مستحب تو بعد اسلام پورا غسل ہے **مسئلہ** مسلمان میت کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے اگر ایک نے نہلادیا سب کے سر سے اتر گیا اور اگر کسی نے نہیں نہلایا سب گنہگار ہونگے **مسئلہ** پانی میں مسلمان کا مُردہ ملا اُسکا بھی نہلانا فرض ہے پھر اگر نکالنے والے نے غسل کے ارادہ سے نکالتے وقت اُسکو غوطہ دیدیا غسل ہوگیا ورنہ اب نہلائیں **مسئلہ** جمعہ۔ عید۔ بقرعید۔ عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے اور وقوف عرفات و وقوف مزدلفہ و حاضریٔ حرم و حاضریٔ سرکار اعظم و طواف و دخول منٰی اور جمروں پر کنکریاں مارنے کیلیے تینوں دن اور شب براءت اور شب قدر اور عرفہ کی رات اور

Marfat.com

مجلس میلاد شریف اور دیگر مجالس خیر کی حاضری کے لیے اور مُردہ نہلانے کے بعد غسل مستحب ہے **مسئلہ** حج کرانے والے پر دسویں ذی الحجہ کو پانچ غسل ہیں وقوف مزدلفہ۔ دخول منیٰ جمرہ پر کنکریاں مارنا۔ دخول مکہ۔ طواف جبکہ یہ تین پچھلی باتیں بھی دسویں ہی کو کرے اور جمعہ کا دن ہی تو غسل جمعہ بھی۔ یوہیں اگر عرفہ یا عید جمعہ کے دن پڑے تو یہاں والوں پر دو غسل ہونگے **مسئلہ** جسپر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا سب ادا ہو گئے سب کا ثواب ملے گا **مسئلہ** عورت جنب ہوئی اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہالے یا بعد حیض ختم ہونے کے نہالے **مسئلہ** جنب نے جمعہ یا عید کے دن غسل جنابت کیا اور جمعہ اور عید وغیرہ کی نیت بھی کر لی سب ادا ہو گئے اگر اُسی غسل سے جمعہ اور عید کی نماز ادا کرے **مسئلہ** عورت کو نہانے یا وضو کے لیے پانی مول لینا پڑے تو اُسکی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غسل و وضو واجب ہوں یا بدن سے میل دُور کرنیکے لیے نہائے **مسئلہ** جسپر غسل واجب ہو اُسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے حدیث میں ہے جس گھر میں جنب ہو اُس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے اب تاخیر کریگا گنہگار ہوگا۔ اور اگر کھانا کھانا یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو وضو کر لے یا ہاتھ مونھ دھولے کلّی کر لے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وضو کیے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو احتلام ہوا بے نہائے اُس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہیے **مسئلہ**

Marfat.com

رمضان میں اگر رات کو جنب ہوا تو بہتر تو یہی ہے کہ قبل طلوع فجر نہا لے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں مگر مناسب یہ ہے کہ غرغرہ اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھانا یہ دو کام طلوع فجر سے پہلے کر لے کہ پھر روزے میں نہ ہو سکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی تاخیر کی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کر دی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زیادہ۔

**مسئلہ** جس کو نہانے کی ضرورت ہو اُس کو مسجد میں جانا یا طواف کرنا یا قرآن مجید چھونا اگرچہ اُسکے سادہ حاشیہ پر ہاتھ پڑے اگرچہ جلد یا چولی چھوئے یا بے چھوئے دیکھکر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مقطعات کی انگوٹھی حرام ہے **مسئلہ** ہاں اگر قرآن عظیم جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز ہے کرتے کی آستین دوپٹے کے آنچل سے یہانتک کہ چادر کا ایک کونا اسکے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اسکے تابع ہیں جیسے چولی قرآن مجید کی تابع تھی **مسئلہ** اگر قرآن کی آیت دعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد الحمد للہ رب العلمین یا خبر پریشان پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور بہ نیت ثنا پوری سورہ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورہ حشر کی پچھلی تین آیتیں ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو سے آخر سورہ تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں یونہی تینوں قل بلا لفظ قل بہ نیت ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظ قل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ

Marfat.com

بہ نیت ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے نیت کو کچھ دخل نہیں **مسئلہ** بے وضو کو قرآن مجید یا اُسکی کسی آیت کا چھونا حرام ہے بے چھوئے زبانی یا دیکھکر پڑھے تو کوئی حرج نہیں **مسئلہ** روپیہ پر آیت لکھی ہو توان سب کو (یعنی بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی کو) اُسکا چھونا حرام ہے ہاں اگر تھیلی میں ہو تو تھیلی کو اُٹھانا جائز ہے یوہیں جس برتن یا گلاس پر سورہ یا آیت لکھی ہو تو اُسکا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اُس کا استعمال سب کو مکروہ ہے مگر جبکہ خاص بہ نیت شفا ہو **مسئلہ** قرآن کا ترجمہ فارسی یا اُردو یا کسی اور زبان میں ہو اُسکے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید ہی کا سا حکم ہے **مسئلہ** قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں **مسئلہ** فقہ و تفسیر و حدیث کی کتب کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھویا اگرچہ اُسکو پہنے یا اُوڑھے ہوئے ہو تو حرج نہیں مگر موضع آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے **مسئلہ** توریت زبور انجیل کو پڑھنا چھونا مکروہ ہی **مسئلہ** درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھیں **مسئلہ** ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہی **مسئلہ** مصحف شریف اگر ایسا ہو جائے کہ پڑھنے کے کام میں نہ آئے تو اُسے کفنا کر لحد کھود کر ایسی جگہ دفن کردیں جہاں پاؤں پڑنے کا احتمال نہ ہو **مسئلہ** کافر کو مصحف چھونے نہ دیا جائے بلکہ مطلقاً حروف اُس سے بچائیں **مسئلہ** قرآن سب کتابوں کے اوپر رکھیں پھر تفسیر پھر حدیث پھر باقی دینیات علی حسب مراتب

Marfat.com

**مسئلہ** کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھی جائے حتی کہ قلم و دوات حتی کہ وہ صندوق جس میں کتاب ہو اس پر کوئی چیز نہ رکھی جائے **مسئلہ** مسائل یا دینیات کے اوراق میں پڑیا باندھنا جس دسترخوان پر اشعار وغیرہ کچھ تحریر ہو اسکو کام میں لانا یا بچھونے پر کچھ لکھا ہو اسکا استعمال منع ہے۔

## بابُ المیاہ

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا یعنی آسمان سے ہم نے پاک کرنے والا پانی اُتارا اور فرماتا ہے وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ یعنی آسمان سے تم پر پانی اُتارتا ہے کہ تمھیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دُور کرے۔ **الاحادیث** امام مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص حالتِ جنابت میں رُکے ہوئے پانی میں نہ نہائے (یعنی تھوڑے پانی میں جو دَہ در دَہ نہ ہو کہ دہ در دہ بہتے پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو ای ابوہریرہ کیسے کرے کہا اُس میں سے لیلے حکم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لیجاتے ہیں تو اگر اس سے وضو کریں پیاسے رہ جائیں تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کریں فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اُس کا جانور مرا ہوا حلال یعنی مچھلی رواہ مالک و ابوداود

Marfat.com

والترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے

## ما یجوز بہ الوضوء وما لا یجوز بہ

(کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں)

تنبیہ جس پانی سے وضو جائز ہے اُس سے غسل بھی جائز اور جس سے وضو ناجائز غسل بھی ناجائز **مسئلہ** مینھ۔ ندی۔ نالے۔ چشمے۔ سمندر۔ دریا۔ کوئیں اور برف۔ اولے کے پانی سے وضو جائز ہے۔ **مسئلہ** جس پانی میں کوئی چیز ملی کہ بول چال میں اُسے پانی نہ کہیں بلکہ اسکا کوئی اور نام ہو گیا جیسے شربت یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈالکر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا نہ ہو جیسے شوربا چائے گلاب یا اور عرق اُس سے وضو و غسل جائز نہیں **مسئلہ** اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا ہو جیسے صابون یا بیری کے پتے تو وضو جائز ہے جبتک اُسکی رقت زائل نہ کردے اور اگر ستو کی مثل گاڑھا ہو گیا تو وضو جائز نہیں **مسئلہ** اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے رنگ یا بو یا مزہ میں فرق آگیا مگر اسکا پتلا پن نہ گیا جیسے ریتا چونا یا تھوڑی زعفران تو وضو جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آجائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وضو جائز نہیں۔ یوہیں پڑیا کا رنگ اور اگر اتنا دودھ مل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہوا تو وضو جائز ہے ورنہ نہیں غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جبتک یہ کہیں کہ پانی ہے جس میں کچھ دودھ مل گیا تو وضو جائز ہے اور جب اُسے لسی کہیں تو وضو جائز نہیں اور اگر پتے گرنے یا پرانے ہونے کے سبب بدلے تو کچھ حرج نہیں مگر جبکہ پتے لسے

Marfat.com

گاڑھا کردیں **مسئلہ** بہتا پانی کہ اُس میں تنکا ڈالدیں تو بہالیجائے پاک اور پاک کرنے والا ہے نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جبتک وہ نجس اُس کے رنگ یا بُو یا مزے کو نہ بدل دے اگر نجس چیز سے رنگ یا بُو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہوگیا اب یہ اُسوقت پاک ہوگا کہ نجاست تہ نشین ہوکر اُسکے اوصاف ٹھیک ہوجائیں یا پاک پانی اتنا ملے کہ نجاست کو بہالے جائے یا پانی کے رنگ مزہ بُو ٹھیک ہوجائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ مزہ بُو کو بدل دیا تو وضو و غسل اُس سے جائز ہے جبتک چیز دیگر نہ ہوجائے **مسئلہ** مُردہ[1] جانور نہر کی چوڑائی میں پڑا ہے اور اُسکے اوپر سے پانی بہتا ہے تو عام ازیں کہ جتنا پانی اُس سے ملکر بہتا ہے خواہ کم ہے اُس سے جو اُسکے اوپر سے بہتا ہے یا زائد ہے یا برابر ہے تو مطلقاً ہر جگہ سے وضو جائز ہے یہانتک کہ موقع نجاست سے بھی جبتک نجاست کے سبب کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہے **مسئلہ** چھت[2] کے پرنالہ سے مینھ کا پانی گرے وہ پاک ہے اگرچہ چھت پر جا بجا نجاست پڑی ہو اگرچہ نجاست پرنالے کے مونھ پر ہو اگرچہ نجاست سے ملکر جو پانی گرتا ہو وہ نصف سے کم یا برابر یا زیادہ ہو جبتک نجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر مینھ رُک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہوگیا تو اب وہ ٹھہرا ہوا پانی اور جو چھت میں سے ٹپکے نجس ہے **مسئلہ** یوہیں نالیوں سے برسات کا بہتا ہوا پانی پاک ہے جبتک نجاست کا رنگ یا بُو یا مزہ [illegible]

---

[1] درمختار میں ہے کہ علامہ قاسم نے فرمایا یہی مختار ہے اور نہر الفائق میں [illegible] مضمرات پھر قہستانی میں فرمایا اسی پر فتویٰ ہے ۱۲ منہ حفظہ ربہ [2] کذا فی ردالمحتار [illegible] عن المحیط والعتابیۃ والتاتارخانیۃ ۱۲ منہ حفظہ ربہ

Marfat.com

ہا اُس سے وضو کرنا اگر اُس پانی میں نجاست مرئیہ کے اجزا ایسے بہتے جارہے ہوں کہ جو لیا جائے گا اُس میں ایک آدھ ذرہ اُسکا بھی ضرور ہوگا جب تو ہاتھ میں لیتے ہی ناپاک ہوگیا وضو اُس سے حرام ورنہ جائز ہے اور بچنا بہتر **مسئلہ** نالی کا پانی بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اُس میں نجاست کے اجزا محسوس ہوں یا اُسکا رنگ و بو محسوس ہو تو ناپاک ہے ورنہ پاک **مسئلہ** دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اُسے دہ در دہ اور بڑا حوض کہتے ہیں یوہیں بیس ہاتھ لمبا پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا چار ہاتھ چوڑا غرض کل لمبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو اور اگر گول ہو تو اُسکی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور سو ہاتھ لمبائی چوڑائی نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اُس کے پانی کو تھوڑا کہیں گے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو **تنبیہ** حوض کے بڑے چھوٹے ہونے میں خود اُس حوض کی پیمائش کا اعتبار نہیں بلکہ اُس میں جو پانی ہے اُسکی بالائی سطح دیکھی جائیگی تو اگر حوض بڑا ہے مگر اب پانی کم ہو کر دہ در دہ نہ رہا تو وہ اس حالت میں بڑا حوض نہیں کہا جائے گا نیز حوض اُسی کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں عیدگاہوں میں بنا لیے جاتے ہیں بلکہ ہر وہ گڑھا جسکی پیمائش سو ہاتھ ہو بڑا حوض ہے اور اس سے کم ہو تو چھوٹا **مسئلہ**[۱] دہ در دہ حوض میں صرف اتنا دل درکار ہے کہ اُتنی مساحت میں زمین کہیں سے کھلی نہ ہو اور یہ جو بہت کتابوں میں فرمایا ہے کہ لپ یا چلو میں پانی لینے سے زمین نہ کھلے اسکی حاجت اُسکے کثیر رہنے کے لیے ہے کہ وقت استعمال اگر پانی اُٹھانے سے زمین کھل گئی تو اُس وقت پانی سو ہاتھ کی مساحت میں نہ رہا ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے نجاست پڑنے سے

---

۱ والمسألۃ مصرحۃ فی ہبۃ الجبیر بما لا مزید علیہ من شاء الاطلاع فلیراجع ایاہ ۱۲ منہ حفظہ ربہ

Marfat.com

ناپاک نہ ہوگا جبتک نجاست سے رنگ یا بُو یا مزہ نہ بدلے اور ایسا حوض اگرچہ
نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا مگر قصداً اُس میں نجاست ڈالنا منع ہے **مسئلہ**
بڑے حوض کے نجس نہ ہونے کی یہ شرط ہے کہ اُسکا پانی متصل ہو تو ایسے حوض میں
اگر لٹھے یا کڑیاں گاڑی گئی ہوں تو ان لٹھوں کڑیوں کے علاوہ باقی جگہ اگر سَو
ہاتھ ہے تو بڑا ہے ورنہ نہیں البتہ پتلی پتلی چیزیں جیسے گھانس۔ نرکل کھیتی اسکے
اتصال کو مانع نہیں **مسئلہ** بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی کہ دکھائی نہ دے
جیسے شراب پیشاب تو اُس کے ہر جانب سے وضو جائز ہے اور اگر دیکھنے میں
آتی ہو جیسے پاخانہ یا کوئی مرا ہوا جانور تو جس طرف وہ نجاست ہو اُس طرف وضو
نہ کرنا بہتر ہے دوسری طرف وضو کرے **تنبیہ** جو نجاست دکھائی دیتی ہے
اُسکو مرئیہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اُسے غیر مرئیہ کہتے ہیں **مسئلہ** ایسے حوض میں
اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وضو کریں تو بھی کچھ حرج نہیں اگرچہ وضو کا پانی اُس میں
گرتا ہو ہاں اُس میں کلّی ڈالنا یا ناک صاف کرنا نہ چاہیے کہ نظافت کے خلاف
ہے **مسئلہ** تالاب یا بڑا حوض اوپر سے جم گیا مگر برف کے نیچے پانی کی لنبائی
چوڑائی متصل بقدر دَہ در دَہ ہے اور سوراخ کر کے اُس سے وضو کیا جائز ہے اگرچہ
اُس میں نجاست پڑ جائے اور اگر متصل دَہ در دَہ نہیں اور اُس میں نجاست پڑی
تو ناپاک ہے پھر اگر نجاست پڑنے سے پہلے اُس میں سوراخ کر دیا اور اُس سے
پانی اُبل پڑا تو اگر بقدر دَہ در دَہ پھیل گیا تو اب نجاست پڑنے سے بھی پاک رہیگا
اور اُس میں دَل کا وہی حکم ہے جو اوپر گزرا **مسئلہ** اگر تالاب خشک میں نجاست
پڑی ہو اور مینھ برسا اور اُس میں بہتا ہوا پانی پاک اسقدر آیا کہ بہاؤ رُکنے سے

Marfat.com

پہلے دَہ در دَہ ہو گیا تو وہ پانی پاک ہے اور اگر اس مینھ سے دَہ در دَہ سے کم ہا دو بارہ بارش سے دَہ در دَہ ہوا تو سب نجس ہے ہاں اگر وہ بھر کر بہ جائے تو پاک ہو گیا اگرچہ ہاتھ دو ہاتھ بہا ہو **مسئلہ** دَہ در دَہ پانی میں نجاست پڑی پھر اُس کا پانی دَہ در دَہ سے کم ہو گیا تو وہ اب بھی پاک ہے ہاں اگر وہ نجاست اب بھی اُس میں باقی ہو اور دکھائی دیتی ہو تو اب ناپاک ہو گیا اب جبتک بھر کر بہ نہ جائے پاک نہ ہو گا **مسئلہ** چھوٹا حوض ناپاک ہو گیا پھر اُس کا پانی پھیل کر دَہ در دَہ ہو گیا تو اب بھی ناپاک ہے مگر پاک پانی اگر اُسے بہا دے تو پاک ہو جائے گا **مسئلہ** کوئی حوض ایسا ہے کہ اوپر سے تنگ اور نیچے کشادہ ہے یعنی اوپر دَہ در دَہ نہیں اور نیچے دَہ در دَہ یا زیادہ ہے اگر ایسا حوض لبریز ہوا اور نجاست پڑے تو ناپاک ہے پھر اس کا پانی گھٹ گیا اور دَہ در دَہ ہو گیا تو پاک ہو گیا **مسئلہ** حقہ کا پانی پاک ہے اگرچہ اُس کے رنگ و بو و مزہ میں تغیر آجائے اُس سے وضو جائز ہے بقدر کفایت اُسکے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں **مسئلہ** جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اُس سے وضو اور غسل جائز نہیں یوہیں اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلاقصد دَہ در دَہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو و غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اُسکے جسم کا کوئی بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں **مسئلہ** اور اگر دُھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کیلئے

Marfat.com

یا وضو کے لیے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا **مسئلہ** مستعمل پانی کا پینا مکروہ ہے **مسئلہ** اگر بضرورت ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اُسے جھکا نہیں سکتا نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اُس سے نکالے تو ایسی صورت میں بقدر ضرورت ہاتھ پانی میں ڈالکر اُس سے پانی نکالے یا کوئیں میں رسّی ڈول گر گیا اور بے پیٹھے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھوکر گھسے تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈالکر ڈول رسّی نکالے گا مستعمل نہ ہوگا ان مسئلوں سے بہت کم لوگ واقف ہیں خیال رکھنا چاہیے **مسئلہ** مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بیکار ہو گیا **مسئلہ** پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح پر مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اُس سے زیادہ اُس میں ملا دیں نیز اسکا یہ طریقہ بھی ہے کہ اُس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے سب کام کا ہو جائیگا یوہیں ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں یوہیں ہر بہتی ہوئی چیز اپنی جنس یا پانی سے اُبال دینے سے پاک ہو جائیگی **مسئلہ** کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور انار اور تربز کا پانی اور گنّے کا رس **مسئلہ** جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں گرم ہو گیا تو جبتک گرم ہے اُس سے وضو اور غسل نہ چاہیے نہ اُسکو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچنا نہ چاہیے یہانتک کہ اگر اُس سے کپڑا بھیگ جائے تو جبتک ٹھنڈا نہ ہولے اُسکے پہننے سے بچیں

Marfat.com

سکے ہے اور جو بکری سے چھوٹا ہو مرغی کے حکم میں ہے **مسئلہ** دو چوہے گرکر مرجائیں تو وہی بیس سے تیس ڈول تک نکالا جائے اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس سے ساٹھ تک اور چھ ہوں تو کل **مسئلہ** دو بلّیں مرجائیں تو سب نکالا جائے **مسئلہ** مسلمان مُردہ بعد غسل کے کوئیں میں گر جائے تو اصلا پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور شہید گرجائے اور بدن پر خون نہ لگا ہو تو بھی کچھ حاجت نہیں اور اگر خون لگا ہے اور قابل بہنے کے نہ تھا تو بھی کچھ حاجت نہیں اگرچہ وہ خون اُسکے بدن پر سے دُھل کر پانی میں مل جائے اور اگر دم کثیر قابل سیلان اُسکے بدن پر لگا ہوا ہے اور خشک ہوگیا ہو اور شہید کے گرنے سے اسکے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملا جب بھی پانی پاک ہے کہ شہید کا خون جبتک اُسکے بدن پر ہے کتنا ہی ہو پاک ہی ہاں یہ دم کثیر اُسکے بدن سے جدا ہو کر پانی میں مل گیا تو اب ناپاک ہوگیا **مسئلہ** کافر مُردہ اگرچہ سَو بار دھویا گیا ہو کوئیں میں گر جائے یا اُسکی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائے گا کُل پانی نکالا جائے **مسئلہ** کچّا بچّہ یا جو بچّہ مُردہ پیدا ہوا کوئیں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگرچہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو **مسئلہ** بے وضو اور جس شخص پر غسل فرض ہو اگر بلا ضرورت کوئیں میں اُتریں اور ان کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لیے اُترا تو کچھ نہیں **مسئلہ** سوئر کوئیں میں گرا اگرچہ نہ مرے پانی نجس ہوگیا کُل نکالا جائے **مسئلہ** سوئر کے سوا اگر اور کوئی جانور کوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اُس کے جسم میں نجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو اور پانی میں اُسکا موتھ نہ پڑا تو پانی پاک ہے اُسکا استعمال جائز مگر احتیاطاً

Marfat.com

بیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور اگر اُسکے بدن پر نجاست لگی ہونا یقینی معلوم ہو تو
کُل پانی نکالا جائے اور اگر اُس کا مونھ پانی میں پڑا تو اُسکے لعاب اور جھوٹے کا
جو حکم ہے وہی حکم اُس پانی کا ہے اگر جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک تو کُل نکالا جائے
اور اگر مکروہ ہے تو چوہے وغیرہ میں بیس ڈول مرغی چھوٹی ہوئی میں چالیس اور
جسکا جھوٹا پاک ہے اُس میں بھی بیس ڈول نکال لینا بہتر ہے مثلاً بکری گری اور
زندہ نکل آئی بیس ڈول نکال ڈالیں **مسئلہ** کوئیں میں وہ جانور گرا جسکا جھوٹا پاک یا مکروہ ہے
اور پانی کچھ نہ نکالا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا **مسئلہ** جوتا یا گیند کوئیں میں
گر گئی اور نجس ہونا یقینی ہے کُل پانی نکالا جائے ورنہ بیس ڈول محض نجس ہونیکا
خیال معتبر نہیں **مسئلہ** پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کوئیں میں
مر جائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا اگرچہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اُس کے
اجزا پانی میں مل گئے تو اُسکا پینا حرام ہے **مسئلہ** خشکی اور پانی دونوں کے مینڈک کا
ایک حکم ہے یعنی اُسکے مرنے بلکہ سڑنے سے بھی پانی نجس نہ ہوگا مگر جنگل کا
بڑا مینڈک جس میں دمِ سائل ہوتا ہے اُسکا حکم مثل چوہے کے ہے۔ پانی کے مینڈک
کے اُنگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں **مسئلہ** جسکی پیدائش
پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بط اُسکے مر جانے سے پانی نجس ہو جائیگا
**مسئلہ** بچہ یا کافر نے پانی میں ہاتھ ڈالدیا تو اُنکے ہاتھ کا اگر نجس ہونا معلوم ہے
جب تو ظاہر ہے کہ پانی نجس ہو گیا ورنہ نجس تو نہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وضو
کرنا بہتر ہے **مسئلہ** جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر مکھی وغیرہ
اُنکے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا۔ **فائدہ** مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے

Marfat.com

تو اُسے غوطہ دیکر پھینکدیں اور سالن کو کام میں لائیں **مسئلہ** مُردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا کُل نکالا جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہی **مسئلہ** جس کوئیں کا پانی ناپاک ہو گیا جب اُس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ رسّی ڈول جس سے پانی نکالا ہی پاک ہو گیا دھونے کی ضرورت نہیں **مسئلہ** کُل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے اُسکی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت کہ وہ پاک ہو گئی **مسئلہ** یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہی کہ وہ چیز جو اُس میں گری ہے اُسکو اُس میں سے نکال لیں پھر اُتنا پانی نکالیں اگر وہ اُسی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں بیکار ہے **مسئلہ** اور اگر وہ سڑ گل کر مٹی ہو گئی یا وہ چیز خود نجس نہ تھی بلکہ کسی نجس چیز کے لگنے سے نجس ہو گئی ہو جیسے نجس کپڑا اور اُسکا نکالنا مشکل ہو تو اب فقط پانی کے نکالنے سے پاک ہو جائے گا **مسئلہ** جس کوئیں کا ڈول معین ہو تو اُسی کا اعتبار ہے اُسکے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اُسکا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اُس میں آجائے **مسئلہ** ڈول بھرا ہوا نکلنا ضرور نہیں اگر کچھ پانی چھلک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زیادہ ہی تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائے گا **مسئلہ** ڈول معین ہے مگر جس ڈول سے پانی نکالا وہ اُس سے چھوٹا یا بڑا ہے یا ڈول معین نہیں اور جس سے نکالا وہ ایک صاع سے کم بیش ہے تو اِن صورتوں میں حساب کر کے اُس معین یا ایک صاع کے برابر کر لیں

Marfat.com

**مسئلہ** کوئیں سے مرا ہوا جانور نکلا تو اگر اُسکے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہو تو اُسی وقت سے پانی نجس ہو اُسکے بعد اگر کسی نے اُس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہوا نہ غسل اُس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں سب کو پھیرے کہ وہ نمازیں نہیں ہوئیں یونہیں اُس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریق سے اُسکے بدن یا کپڑے میں لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور اُن سے جو نمازیں پڑھیں اُن کا پھیرنا فرض ہے۔ اور اگر وقت معلوم نہیں تو جسوقت دیکھا گیا اُسوقت سے نجس قرار پائے گا اگرچہ پھولا پھٹا ہو اُس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حرج نہیں تیسیراً اسی پر عمل ہے **مسئلہ** جو کوآں ایسا ہو کہ اُسکا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں اور اُس میں نجاست پڑ گئی یا اُس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں کُل پانی نکالنے کا حکم ہو تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ معلوم کرلیں کتنا پانی اُس میں ہے وہ سب نکال لیا جائے نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اُسکا کچھ لحاظ نہیں اور یہ معلوم کرلینا کہ اسوقت کتنا پانی ہے اسکا طریقہ یہ ہو کہ دو مسلمان پرہیزگار جن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی چوڑائی گہرائی دیکھکر بتا سکیں کہ اس کوئیں میں اتنا پانی ہو وہ جتنے ڈول بتائیں اُتنے نکالے جائیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اُس پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسّی سے صحیح طور پر ناپ لیں اور چند شخص بہت پھرتی سے سَو ڈول مثلاً نکالیں پھر پانی ناپیں جتنا کم ہوا اُسی حساب سے پانی نکال لیں کوآں پاک ہو جائیگا اسکی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے پھر سَو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ

Marfat.com

نناوے ڈول ہیں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس ہاتھ میں دس سو یعنی ایکہزار ڈول بھرے **مسئلہ** جو کوآں ایسا ہے کہ اُس کا پانی ٹوٹ جائے گا مگر اس میں اُسکے پھٹ جانے وغیرہ نقصانات کا گمان ہے تو بھی اُتنا ہی پانی نکالا جائے جتنا اُسوقت اُس میں موجود ہے **مسئلہ** کوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے اُس میں اختیار ہے کہ ایکدم سے اُتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کرکے دونوں صورت میں پاک ہوجائیگا **مسئلہ** مرغی کا تازہ انڈا جسپر ہنوز رطوبت لگی ہو پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا یونہی بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرا اور مرا نہیں جب بھی ناپاک نہ ہوگا۔

# فصل فی السؤر

## آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

**مسئلہ** آدمی کا جھوٹا پاک ہے جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت پاک ہے کافر کا جھوٹا بھی پاک ہی مگر اُس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک رینٹھ کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گھن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیے **مسئلہ** کسی کے مونھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اُس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اُس پر لازم ہے کہ کلّی کرکے مونھ پاک کرے اور اگر کلّی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضع نجاست پر ہوا خواہ نگلنے میں یا تھوکنے میں یہانتک کہ نجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اُسکے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہے گا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نگلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے **مسئلہ** معاذ اللہ شراب پیکر فوراً پانی پیا وہ جھوٹا نجس ہوگیا اور اگر اتنی دیر تک ٹھہرا کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر حلق سے اُتر گئے تو ناپاک

Marfat.com

نہیں مگر شرابی اور اُسکے جھوٹے سے بچنا چاہیے **مسئلہ** شرابخوار کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جبتک اُن کو پاک کرے جو پانی پیے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے **مسئلہ** مرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مرد کا جھوٹا اگر معلوم ہو کہ یہ فلانی یا فلاں کا جھوٹا ہے بطور لذت کے کھانا پینا مکروہ ہے مگر اُس کھانے پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کسکا ہے یا لذت کے طور پر کھایا پیا نہ گیا تو کوئی حرج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع عالم یا دیندار پیر کا جھوٹا کہ اسے تبرک جانکر لوگ کھاتے پیتے ہیں **مسئلہ** جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند اُنکا جھوٹا پاک ہے اگرچہ نر ہوں جیسے گائے بیل بھینس بکری کبوتر تیتر وغیرہ **مسئلہ** جو مرغی چھوٹی پھرتی اور غلیظ پر مونھ ڈالتی ہو اُسکا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر بند رہتی ہو تو پاک ہی **مسئلہ** یوہیں بعض گائیں جنکی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہو اُن کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نجاست کھائی اور اُسکے بعد کوئی بات ایسی نہ پائی گئی جس سے اُسکے مونھ کی طہارت ہو جاتی (مثلاً آب جاری میں پانی پینا یا غیر جاری میں تین جگہ سے پینا) وہ اس حالت میں پانی میں مونھ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا اسیطرح اگر جنگلی بھینسے بکرے نروں نے حسب عادت مادہ کا پیشاب سونگھا اور اُس سے اُن کا مونھ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جسمیں طہارت ہو جاتی تو اُن کا جھوٹا ناپاک ہی اور اگر چار پانیوں میں مونھ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک چوتھا پاک **مسئلہ** گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے **مسئلہ** سوئر کتا شیر چیتا بھیڑیا ہاتھی گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہی **مسئلہ** کتے نے

Marfat.com

برتن میں موںھ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سکھا کر ہاں چینی میں بال ہو یا اور برتن میں دراز ہو تو اس کو تین بار سکھا کر پاک کرنا ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا **مسئلہ** ٹلے کو کتے نے اوپر سے چاٹا تو اس میں کا پانی ناپاک نہ ہوگا **مسئلہ** اُڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا۔ باز۔ بہری چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی حکم کوّے کا ہے اور اگر اُن کو پالکر شکار کے لیے سکھالیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو اُس کا جھوٹا پاک ہے **مسئلہ** گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلّی چوہا۔ سانپ۔ چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے **مسئلہ** اگر کسی کا ہاتھ بلّی نے چاٹنا شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً ہاتھ کھینچ لے یوں ہی چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے اور چاہیے کہ ہاتھ دھو ڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگئی مگر خلاف اولیٰ ہوئی **مسئلہ** بلّی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں موںھ ڈالدیا تو ناپاک ہوگیا اور اگر زبان سے موںھ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں **مسئلہ** پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ اُنکی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں **مسئلہ** گدھے خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اُسکے قابلِ وضو ہونے میں شک ہے ولہذا اُس سے وضو نہیں ہو سکتا کہ حدث متیقن طہارت مشکوک سے زائل نہ ہوگا **مسئلہ** جو جھوٹا پانی پاک ہے اُس سے وضو اور غسل جائز ہیں مگر جنب نے بغیر کلّی کیے پانی پیا تو اُس جھوٹے پانی سے وضو ناجائز ہے کہ وہ مستعمل ہوگیا **مسئلہ** اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو غسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ ہے

Marfat.com

غریب محتاج کو بلا کراہت جائز **مسئلہ** اچھا پانی ہوتے مشکوک سے وضو
وغسل جائز نہیں اگر اچھا پانی نہ ہو تو اُسی سے وضو غسل کرلے اور تیمم بھی کرے
اور بہتر یہ ہے کہ وضو پہلے کرے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیمم کیا پھر وضو جب
بھی حرج نہیں اور اس صورت میں وضو اور غسل میں نیت کرنی ضرور ہے اور
اگر وضو کیا اور تیمم نہ کیا یا تیمم کیا اور وضو نہ کیا تو نماز نہ ہوگی **مسئلہ** مشکوک
جھوٹے کا کھانا پینا نہیں چاہیے **مسئلہ** مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو
اگر اچھا زیادہ ہے تو اُس سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** جس کا جھوٹا
ناپاک ہے اُسکا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک اور جس کا جھوٹا پاک ہے اُسکا پسینہ
اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اُسکا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ **مسئلہ**
گدھے خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو

## بابُ التیمّم

## تیمم کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ
مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کا کوئی
پاخانے سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک
مٹی کا قصد کرو تو اپنے مونھ اور ہاتھوں کا اُس سے مسح کرو۔ **الاحادیث**
صحیح بخاری میں بروایت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی فرماتی
ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک

Marfat.com

جب بیدا یا ذات الجیش میں ہوئے میری ہیکل ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اُسکی تلاش کے لیے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا حضور کو اور سب کو ٹھہرا لیا اور نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ فرماتی ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور حضور اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھکر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے ام المومنین فرماتی ہیں کہ مجھپر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے اُنھوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچنا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر حضور کا میرے زانو پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا حضور اُٹھے اللہ تعالی نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا اسید اسید بن حضیر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اے آل ابو بکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اُٹھایا وہ ہیکل اُسکے نیچے ملی۔ صحیح مسلم شریف میں بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں منجملہ اُن باتوں کے جن سے ہمکو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں اور ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور جب ہم پانی نہ پائیں اُسکی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی

Marfat.com

امام احمد و ابو داود و ترمذی ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غسل و وضو کرے) کہ یہ اسکے لیے بہتر ہے۔ ابو داود و دارمی نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا اور انکے ساتھ پانی نہ تھا تو پاک مٹی پر تیمم کرکے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا اُن میں ایک صاحب نے وضو کرکے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے صاحب نے اعادہ نہ کیا پھر جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسکا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اُس سے فرمایا کہ تو سنت کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی اور جس نے وضو کرکے اعادہ کیا تھا اُس سے فرمایا تجھے دُونا ثواب ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عمران رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی تو جب نماز سے فارغ ہوئے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی فرمایا اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شے مانع آئی عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور پانی نہیں ہے ارشاد فرمایا مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے۔ صحیحین میں ابو جہیم بن حارث رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بیر جمل کی جانب سے تشریف لا رہے تھے ایک شخص نے حضور کو سلام کیا اُس کا جواب نہ دیا یہانتک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے اور مونھ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اُسکے سلام کا جواب دیا۔

Marfat.com

# تیمم کے مسائل

**مسئلہ** جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو بجائے وضو اور غسل کے تیمم کرے۔ پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں (۱) ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اُسکے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہرا فاسق نہ ہو کہدیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا **مسئلہ** محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں یوہیں کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں **مسئلہ** اور اگر پانی بیماری کو نقصان نہیں کرتا مگر وضو یا غسل کے لیے حرکت ضرر کرتی ہو یا خود وضو نہیں کرسکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرادے تو بھی تیمم کرے یوہیں کسی کے ہاتھ پھٹ گئے کہ خود وضو نہیں کرسکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرادے تو تیمم کرے **مسئلہ** بے وضو کے اکثر اعضائے وضو میں یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو تیمم کرے ورنہ جو حصہ عضو یا بدن کا اچھا ہو اُسکو دھوئے اور زخم کی جگہوں پر اور بوقت ضرر اُسکے آس پاس پر بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اُس عضو پر کپڑا ڈالکر اسپر مسح کرے۔

**مسئلہ** بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے تیمم جائز نہیں ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے یوہیں اگر ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت میں تیمم کرے پھر جب گرم

Marfat.com

وقت آئے تو آئندہ نماز کے لیے وضو کر لینا چاہیے جو نماز اُس تیمم سے پڑھ لی اُسکے اعادہ کی حاجت نہیں **مسئلہ** اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہو تو گلے سے نہائے اور سر کا مسح کرے (۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں **مسئلہ** اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے بلا تلاش کیے تیمم جائز نہیں پھر بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگئی **مسئلہ** اگر غالب گمان یہ ہے کہ ایک میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش کرنا ضروری نہیں پھر اگر تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور نہ تلاش کیا نہ کوئی ایسا ہے جس سے پوچھے اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہے تو نماز کا اعادہ نہیں مگر یہ تیمم اب جاتا رہا اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو اعادہ چاہیے **مسئلہ** اور اگر قریب میں پانی ہونے اور نہ ہونے کسی کا گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے اور بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہوگئی **مسئلہ** ساتھ میں زمزم شریف ہے جو لوگوں کے لیے تبرکاً لیجا رہا ہے یا بیمار کو پلانے کے لیے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے تو تیمم جائز نہیں **مسئلہ** اگر چاہے کہ زمزم شریف سے وضو نہ کرے اور تیمم جائز ہو جائے تو اُسکا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جسپر بھروسا ہو کہ پھر دیدے گا وہ پانی ہبہ کر دے اور اُسکا کچھ بدلہ ٹھہرا لے تو اب تیمم جائز ہو جائے گا **مسئلہ** جو نہ آبادی میں ہو نہ آبادی کے قریب اور اُسکے ہمراہ پانی موجود ہے اور یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہوگئی اور اگر آبادی یا آبادی کے قریب میں ہو تو اعادہ لازم

**مسئلہ** اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہو اور یہ گمان ہے کہ مانگنے سے دیدے گا تو مانگنے سے پہلے تیمم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور بعد نماز مانگا اور اُس نے دیدیا یا بے مانگے اس نے خود دیدیا تو وضو کرکے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نماز ہوگئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال کھلتا اور نہ اُس نے خود دیا تو نماز ہوگئی اور اگر دینے کا غالب گمان نہیں اور تیمم کرکے نماز پڑھ لی جب بھی یہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دیدیا تو وضو کرکے نماز کا اعادہ کرے ورنہ ہوگئی **مسئلہ** نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہو کہ دیدے گا تو چاہیے کہ نماز توڑدے اور اُس سے پانی مانگے اور اگر نہ مانگا اور پوری کرلی اب اُس نے خود دیا اسکے مانگنے پر دیدیا تو اعادہ لازم ہے اور نہ دے تو ہوگئی اور اگر دینے کا غالب گمان نہ تھا اور نماز کے بعد اُس نے خود دیدیا یا مانگنے سے دیا جب بھی اعادہ کرے اور اگر اُس نے نہ تو خود دیا نہ اس نے مانگا کہ حال معلوم ہوتا تو نماز ہوگئی اور اگر نماز پڑھنے میں اُس نے خود کہا کہ پانی لو وضو کرلو اور وہ کہنے والا مسلمان ہے تو نماز جاتی رہی توڑدینا فرض ہے اور کہنے والا کافر ہی تو نہ توڑے پھر نماز کے بعد اگر اس نے پانی دیدیا تو وضو کرکے اعادہ کرلے **مسئلہ** اور اگر یہ گمان ہے کہ ایک میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زیادہ فاصلہ پر مل جائیگا تو مستحب ہو کہ نماز کے آخر وقتِ مستحب تک تاخیر کرے یعنی عصر و مغرب و عشا میں اتنی دیر نہ کرے کہ وقت کراہت آجائے اور اگر تاخیر نہ کی اور تیمم کرکے پڑھ لی تو ہوگئی (۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو

Marfat.com

اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اسکے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچے نہ ایسی آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمم جائز ہے (۴) دشمن کا خوف کہ اگر اُس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لیگا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کرا دے گا یا اُس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائیگا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت یا امرد ہے جسکو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تو تیمم جائز ہی **مسئلہ** اگر ایسا دشمن ہے کہ ویسے اس سے کچھ نہ بولے مگر کہتا ہی وضو کے لیے پانی لوگے تو مار ڈالوں گا یا قید کرا دوں گا تو اس صورت میں حکم یہ ہی کہ تیمم کرکے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو وضو کرکے اعادہ کرے **مسئلہ** قیدی کو قید خانہ والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمم کرکے پڑھ لے اور اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارے سے پڑھے پھر اعادہ کرے (۵) جنگل میں ڈول رسّی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے **مسئلہ** اگر ہمراہی کے پاس ڈول رسّی ہے اور وہ کہتا ہے کہ ٹھہر جا میں پانی بھر کر فارغ ہو کر تجھکو دونگا تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمم کرکے پڑھ لی ہو گئی **مسئلہ** رسّی چھوٹی ہے کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس کوئی کپڑا (رومال عمامہ دوپٹا وغیرہ) ایسا ہے کہ اُسکے جوڑنے سے پانی مل جائے گا تو تیمم جائز نہیں (۶) پیاس کا خوف یعنی اُسکے پاس پانی ہے مگر وضو یا غسل کے صرف میں لائے تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اُسکا جانور اگرچہ وہ کتّا جسکا پالنا جائز ہے پیاسا

Marfat.com

رہ جائے گا اور اپنی یا ان میں کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے **مسئلہ** پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے شوربے کی ضرورت کے لیے تیمم جائز نہیں **مسئلہ** بدن یا کپڑا اس قدر نجس ہے جو مانع جواز نماز ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کر لے یا اسکو پاک کر لے دونوں کام نہیں ہو سکتے تو پانی سے اسکو پاک کر لے پھر تیمم کرے اور اگر پہلے تیمم کر لیا اسکے بعد پاک کیا تو اب پھر تیمم کرے کہ پہلا تیمم نہ ہوا **مسئلہ** مسافر کو راہ میں کہیں رکھا ہوا پانی ملا تو اگر کوئی وہاں ہے تو اس سے دریافت کر لے اگر وہ کہے کہ صرف پینے کے لیے ہے تو تیمم کرے وضو جائز نہیں چاہے کتنا ہی ہو اور اگر اس نے کہا کہ پینے کے لیے بھی ہے اور وضو کے لیے بھی تو تیمم جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا نہیں جو بتا سکے اور پانی تھوڑا ہو تو تیمم کرے اور زیادہ ہو تو وضو کر لے (۷) پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دو چند مانگتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر قیمت میں اتنا فرق نہیں تو تیمم جائز نہیں **مسئلہ** پانی مول ملتا ہے اور اسکے پاس حاجت ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو تیمم جائز ہے (۸) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی (۹) یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام پڑھکر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائیگا دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے **مسئلہ** وضو کر کے عیدین کی نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں بے وضو ہو گیا اور وضو

Marfat.com

کرے گا تو وقت جاتا رہے گا یا جماعت ہو چکے گی تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے **مسئلہ** گہن کی نماز کے لیے بھی تیمم جائز ہے جبکہ وضو کرنے میں گہن کھل جانے یا جماعت ہو جانے کا اندیشہ ہو **مسئلہ** وضو میں مشغول ہوگا تو ظہر کی یا مغرب یا عشا یا جمعہ کی پچھلی سنتوں کا یا نماز چاشت کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کرکے پڑھ لے (۱۰) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اُسکا لوگ انتظار کریں گے اور لوگ بے اُسکی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے **مسئلہ** ولی نے جسکو نماز پڑھانے کی اجازت دی ہو اُسے تیمم جائز نہیں اور ولی کو اس صورت میں اگر نماز فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے یوہیں اگر دوسرا ولی اس سے بڑھکر موجود ہے تو اسکے لیے تیمم جائز ہے خوفِ فوت کے یہ معنے ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمم جائز نہیں **مسئلہ** ایک جنازے کے لیے تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا اگر درمیان میں اتنا وقت ملا کہ وضو کرتا تو کر لیتا مگر نہ کیا اور اب وضو کرے تو نماز ہو چکے گی تو اسکے لیے اب دوبارہ تیمم کرے اور اگر اتنا وقفہ نہ ہو کہ وضو کر سکے تو وہی پہلا تیمم کافی ہے **مسئلہ** سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا بے وضو کو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کے لیے تیمم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو **مسئلہ** جسپر نہانا فرض ہے اُسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لیے تیمم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رسی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لا دے تو تیمم کرکے جائے اور جلد سے جلد لیکر

Marfat.com

نکل آئے **مسئلہ** مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہوگئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں فوراً تیمم کرکے نکل آئے تاخیر حرام ہے **مسئلہ** قرآن مجید چھونے کے لیے یا سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر کے لیے تیمم جائز نہیں جبکہ پانی پر قدرت ہو **مسئلہ** وقت اتنا تنگ ہوگیا کہ وضو یا غسل کریگا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کرکے نماز پڑھ لے اور پھر وضو یا غسل کرکے اعادہ کرنا لازم ہے **مسئلہ** عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے **مسئلہ** مردے کو اگر غسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اُسکے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اُسے چھو نہیں سکتا تو اُسے تیمم کرایا جائے غیر محرم کو اگرچہ شوہر ہو عورت کو تیمم کرانے میں کپڑا حائل ہونا چاہیے **مسئلہ** جنب اور حائض اور میّت اور بے وضو یہ سب ایک جگہ ہیں اور کسی نے اتنا پانی جو غسل کے لیے کافی ہو لاکر کہا جو چاہے خرچ کرے تو بہتر یہ ہے کہ جنب اُس سے نہائے اور مُردے کو تیمم کرایا جائے اور اور بھی تیمم کریں اور اگر کہا کہ اس میں تم سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کو اُس میں اتنا حصہ ملا جو اُس کے کام کے لیے پورا نہیں تو چاہیے کہ مُردے کے غسل کے لیے اپنا اپنا حصہ دیدیں اور سب تیمم کریں **مسئلہ** دو شخص باپ بیٹے ہیں اور کسی نے اتنا پانی دیا کہ اُس میں ایک کا وضو ہو سکتا ہے تو وہ پانی باپ کے صرف میں آنا چاہیے **مسئلہ** اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اُسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنالے

Marfat.com

یعنی تمام حرکات نماز بلا نیت نماز بجالائے **مسئلہ** کوئی ایسا ہے کہ وضو کرتا ہے تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمم کرے تو نہیں تو اُسے لازم ہے کہ تیمم کرے **مسئلہ** اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور اُسے نہانے کی ضرورت ہے تو اُس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کے لیے تیمم کرے **مسئلہ** تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی اُنگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اُس سے سارے مونھ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یوہیں کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنیوں سمیت مسح کریں **مسئلہ** وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے **مسئلہ** تیمم میں تین فرض ہیں نیت اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر مونھ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہوگا **مسئلہ** کافر نے اسلام لانیکے لیے تیمم کیا اُس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اُسوقت نیت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر قدرت پانی پر نہ ہو تو نئے سرے سے تیمم کرے **مسئلہ** نماز اُس تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادت مقصودہ نہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لیے طہارت شرط نہیں) کے لیے تیمم کیا ہو تو اُس سے نماز جائز نہیں بلکہ جسکے لیے کیا گیا اُسکے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں **مسئلہ** جنب نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیمم کیا ہو تو اُس سے نماز پڑھ سکتا ہے

Marfat.com

سجدۂ شکر کی نیت سے جو تیمم کیا ہو اُس سے نماز نہ ہوگی **مسئلہ** دوسرے کو تیمم کا طریقہ بتانے کے لیے جو تیمم کیا اُس سے بھی نماز جائز نہیں **مسئلہ** نماز جنازہ یا عیدین یا سنتوں کے لیے اس غرض سے تیمم کیا ہو کہ وضو میں مشغول ہوگا تو یہ نمازیں فوت ہو جائیں گی تو اس تیمم سے اُس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں **مسئلہ** نماز جنازہ یا عیدین کے لیے تیمم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اُس سے فرض نماز اور دیگر عبادتیں سب جائز ہیں **مسئلہ** سجدۂ تلاوت کے تیمم سے بھی نمازیں جائز ہیں **مسئلہ** جس پر نہانا فرض ہے تو اُسے یہ ضرور نہیں کہ غسل اور وضو دونوں کے لیے دو تیمم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے **مسئلہ** بیمار یا بے دست و پا اپنے آپ تیمم نہیں کر سکتا تو اُسے کوئی دوسرا شخص تیمم کرا دے اور اس وقت تیمم کرانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ اُسکی نیت چاہیے جسے تیمم کرایا جا رہا ہے سارے مونھ پر ہاتھ پھیرنا اس طرح کہ کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوا **مسئلہ** داڑھی اور مونچھ اور بھوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھر جانا ضروری ہے۔ مونھ کہاں سے کہاں تک ہے اسکو ہم نے وضو میں بیان کر دیا۔ بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور ناک کے حصۂ زیریں کا خیال رکھیں کہ اگر خیال نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمم نہ ہوگا **مسئلہ** عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائیگی اور نتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو

Marfat.com

نہیں رہی **مسئلہ** نتھنوں کے اندر مسح کرنا کچھ درکار نہیں **مسئلہ** ہونٹ کا وہ حصہ جو عادۃً موںھ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اُس پر بھی مسح ہو جانا ضروری ہے تو اگر کسی نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تیمم نہ ہوا یوہیں اگر زور سے آنکھیں بند کر لے جب بھی تیمم نہ ہوگا **مسئلہ** مونچھ کے بال اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا تو اُن بالوں کو اُٹھا کر ہونٹ پر ہاتھ پھیرے بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں **دوسرا** دونوں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا **مسئلہ** انگوٹھی چھلے پہنے ہو تو انھیں اُتار کر اُنکے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ عورتوں کو اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہو کنگن چوڑیاں اور جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اُتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اسکی احتیاطیں وضو سے بڑھکر ہیں **مسئلہ** تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں **مسئلہ** ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر موںھ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم نہ ہوا ہاں اگر ایک ہاتھ سے سارے موںھ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ اور ایک ہاتھ جو بچ رہا اُسکے لیے پھر ہاتھ مارا اور اُسپر مسح کر لیا تو ہو گیا مگر خلافِ سُنّت ہے **مسئلہ** جس کے دونوں ہاتھ یا ایک پہنچے سے کٹا ہو تو کہنیوں تک جتنا باقی رہ گیا اُسپر مسح کرے اور اگر کہنیوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اُسے بقیہ ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر اُس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا ہے مسح کر لے تو بہتر ہے **مسئلہ** کوئی لُنجھا ہے یا اُسکے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اُسے تیمم کرا دے تو وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک

Marfat.com

ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کرسکتا ہاں اس جیسا کوئی اور بھی ہے تو اُسکی امامت کرسکتا ہے **مسئلہ** تیمم کے ارادے سے زمین پر لوٹا اور موںھ اور ہاتھوں پر جہانتک ضرور ہے ہر ذرّہ پر گرد لگ گئی تو ہو گیا ورنہ نہیں اور اس صورت میں موںھ اور ہاتھوں پہ ہاتھ پھیر لینا چاہیے۔

## تیمم کی سُنّتیں

بسم اللہ کہنا۔ ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔ انگلیاں کُھلی ہوئی رکھنا۔ ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔ زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا۔ پہلے موںھ پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔ دونوں کا مسح پے در پے ہونا۔ پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا داڑھی کا خلال کرنا اور انگلیوں کا خلال جبکہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جسپر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے ہاتھ کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پُشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لیجائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دہنے کے پیٹ سے مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پُشت کو مسح کرے یوہیں داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایکدم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کر لیا تیمم ہو گیا خواہ کہنی سے انگلیوں کی طرف لایا یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لیگیا تیمم ہو گیا مگر اس صورت اخیرہ میں خلاف سنت ہوا **مسئلہ** اگر مسح کرنے میں صرف

Marfat.com

تین ۳ اُنگلیاں کام میں لایا جب بھی ہو گیا اور اگر ایک یا دو سے مسح کیا تیمم نہ ہوا اگرچہ تمام عضو پر اُن کو پھیر لیا **مسئلہ** تیمم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمم نہ کرے **مسئلہ** خلال کے لیے زمین پر ہاتھ مارنا ضروری نہیں۔

## مایجوز بہ التیمم ومالایجوز بہ

### کس چیز سے تیمم جائز ہی اور کس سے نہیں

**مسئلہ** تیمم اُسی چیز سے ہو سکتا ہی جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اُس سے تیمم جائز نہیں **مسئلہ** جس مٹی سے تیمم کیا جائے اُسکا پاک ہونا ضروری ہی یعنی نہ اُسپر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض خشک ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو **مسئلہ** جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اُس سے تیمم نہیں کر سکتے اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ نماز اُسپر پڑھ سکتے ہیں **مسئلہ** یہ وہم کہ کبھی تو نجس ہوئی ہو گی فضول ہی اسکا اعتبار نہیں **مسئلہ** جو چیز آگ سے جلکر راکھ ہوتی ہی نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہی اُس سے تیمم جائز ہی۔ ریتا۔ چونا۔ سُرمہ۔ ہرتال گندھک مُردہ سنگ۔ گیرو۔ پتھر۔ زبرجد۔ فیروزہ۔ عقیق۔ زمرد۔ وغیرہ جواہر سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو **مسئلہ** پکّی اینٹ یا چینی یا مٹی کے برتن سے جسپر کسی ایسی چیز کی رنگت ہو جو جنس ارض سے ہی جیسے گیرو یا کھریا مٹی یا وہ چیز جسکی رنگت ہے جنس زمین سے نہیں مگر برتن پر اُسکا جرم نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اُس سے تیمم جائز ہی اور اگر جنس ارض سے نہ ہو اور اُسکا جرم برتن پر ہو تو تیمم جائز نہیں **مسئلہ** شورہ جو ہنوز پانی میں ڈالکر صاف

Marfat.com

نہ کیا گیا ہو اُس سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** جو نمک پانی سے بنتا ہے اُس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھا نمک اُس سے جائز ہے **مسئلہ** جو چیز آگ سے جلکر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی گھانس وغیرہ یا پگھل جاتی ہو یا نرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی۔ سونا۔ تانبا۔ پیتل۔ لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اُس سے تیمم جائز نہیں۔ ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزا ہنوز باقی ہیں تو اِن سے تیمم جائز ہے اور اگر پگھلا کر صاف کر لی گئیں اور اِن پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اُسکا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اُس غبار سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** غلہ گیہوں جَو وغیرہ اور لکڑی یا گھانس اور شیشہ پر غبار ہو تو اُس غبار سے تیمم جائز ہے جبکہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں **مسئلہ** مشک و عنبر کافور لوبان سے تیمم جائز نہیں **مسئلہ** موتی اور سیپ اور گھونگھے سے تیمم جائز نہیں اگرچہ پسے ہوں اور اِن چیزوں کے چونے سے بھی ناجائز **مسئلہ** راکھ اور سونے چاندی فولاد وغیرہ کے کشتوں سے بھی جائز نہیں **مسئلہ** زمین یا پتھر جلکر سیاہ ہو جائے اُس سے تیمم جائز ہے یوہیں اگر پتھر جلکر راکھ ہو جائے اُس سے بھی جائز ہے **مسئلہ** اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمم جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** زرد۔ سرخ۔ سبز۔ سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمم جائز ہے مگر جب رنگ چھوٹکر ہاتھ موںھ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اُس سے تیمم کرنا جائز نہیں اور کر لیا تو ہو گیا **مسئلہ** بھیگی مٹی سے تیمم جائز ہے جبکہ مٹی غالب ہو **مسئلہ** مسافر کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ سب طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہے

Marfat.com

اور پانی نہیں پاتا کہ وضو یا غسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اُسے چاہیے کہ کپڑا کیچڑ میں سان کر سکھالے اور اُس سے تیمم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کیچڑ ہی سے تیمم کرلے جبکہ مٹی غالب ہو **مسئلہ** گدّے اور دری وغیرہ میں غبار ہے تو اُس سے تیمم کر سکتا ہی اگرچہ وہاں مٹی موجود ہو جبکہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے اُنگلیوں کا نشان بن جائے **مسئلہ** نجس کپڑے میں غبار ہو اُس سے تیمم جائز نہیں ہاں اگر اُسکے سُوکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے **مسئلہ** مکان بنانے یا گرانے میں یا کسی اور صورت سے موںھ اور ہاتھوں پر گرد پڑی اور تیمم کی نیت سے موںھ اور ہاتھوں پر مسح کرلیا تیمم ہو گیا **مسئلہ** گچ کی دیوار پر تیمم جائز ہے **مسئلہ** مصنوعی مُردہ سنگ سے تیمم جائز نہیں **مسئلہ** مونگے یا اُسکی راکھ سے تیمم جائز نہیں **مسئلہ** جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا دوسرا بھی کر سکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے غلط ہی **مسئلہ** تیمم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور مسح سے پہلے ہی تیمم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اُس سے تیمم نہیں کر سکتا۔

## نواقض التیمم

### تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہی

**مسئلہ** جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہی یا غسل واجب ہوتا ہی اُن سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ اُن کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائیگا **مسئلہ** مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے ضرر نہ پہنچے گا تیمم جاتا رہا **مسئلہ** کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لیے

Marfat.com

ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا جس سے صرف وضو کر سکتا ہے یا بیمار تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے ضرر ہوگا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہے گا غسل کے حق میں باقی ہے **مسئلہ** جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ بعد تیمم پائی گئی تیمم ٹوٹ گیا جیسے تیمم والے کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم جاتا رہا یہ ضرور نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جائے **مسئلہ** اتنا پانی ملا کہ وضو کے لیے کافی نہیں یعنی ایک مرتبہ مونھ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں نہیں دھو سکتا تو وضو کا تیمم نہیں ٹوٹا اور اگر ایک ایک مرتبہ دھو سکتا ہے تو جاتا رہا یوہیں غسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا جس سے غسل نہیں ہو سکتا تو تیمم نہیں گیا **مسئلہ** ایسی جگہ گزرا کہ وہاں سے پانی قریب ہے مگر پانی کے پاس شیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا آبرو کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہ کرے گا اور نظروں سے غائب ہو جائے گا یا سواری سے اُتر نہیں سکتا جیسے ریل یا گھوڑا کہ اس کے روکے نہیں رکتا یا گھوڑا ایسا ہے کہ اُترنے تو دے گا مگر اُترنے کے بعد پھر چڑھنے نہ دے گا یا یہ اتنا کمزور ہے کہ پھر چڑھ نہ سکے گا یا کوئیں میں پانی ہے اور اسکے پاس ڈول رسّی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمم نہیں ٹوٹا **مسئلہ** پانی کے پاس سے سوتا ہوا گزرا تیمم نہیں ٹوٹا ہاں اگر تیمم وضو کا تھا اور نیند اس حد کی ہو جس سے وضو جاتا رہے تو بیشک تیمم جاتا رہا مگر نہ اس وجہ سے کہ پانی پر گزرا بلکہ سو جانے سے اور اگر اونگھتا ہوا پانی پر گزرا اور پانی کی اطلاع ہو گئی تو ٹوٹ گیا

Marfat.com

ورنہ نہیں **مسئلہ** پانی پر گزرا اور اپنا تیمم یاد نہیں جب بھی تیمم جاتا رہا **مسئلہ** نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی دیکھا تو نماز پوری کرے پھر اُس سے وضو کرے پھر تیمم کرے اور نماز لَوٹا لے **مسئلہ** نماز پڑھتا تھا اور دُور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اُسے پانی سمجھکر ایک قدم بھی چلا پھر معلوم ہوا کہ ریتا ہے نماز فاسد ہوگئی مگر تیمم نہ گیا **مسئلہ** چند شخص تیمم کیے ہوئے تھے کسی نے اُنکے پاس ایک وضو کے لائق پانی لاکر کہا جسکا جی چاہے اس سے وضو کرلے سب کا تیمم جاتا رہیگا اور اگر وہ سب نماز میں تھے تو نماز بھی سب کی گئی اور اگر یہ کہا کہ تم سب اس سے وضو کرلو تو کسیکا بھی تیمم نہ ٹوٹیگا یونہیں اگر یہ کہا کہ میں نے تم سب کو اس پانی کا مالک کیا جب بھی تیمم نہ گیا **مسئلہ** پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا اب پانی ملا تو ایسا بیمار ہوگیا کہ پانی نقصان کریگا تو پہلا تیمم جاتا رہا اب بیماری کی وجہ سے پھر تیمم کرے۔ یونہیں بیماری کی وجہ سے تیمم کیا اب اچھا ہوا تو پانی نہیں ملتا جب بھی نیا تیمم کرے **مسئلہ** کسی نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن سوکھا رہ گیا یعنی اُسپر پانی نہ بہا اور پانی بھی نہیں کہ اُسے دھولے اب غسل کا تیمم کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کا بھی تیمم کیا پھر اُسے اتنا پانی ملا کہ وضو بھی کرلے اور وہ سوکھی جگہ بھی دھولے تو دونوں تیمم وضو اور غسل کے جاتے رہے اور اگر اتنا پانی ملا کہ نہ اُس سے وضو ہو سکتا ہے نہ وہ جگہ دُھل سکتی تو دونوں تیمم باقی ہیں اور اُس پانی کو اُس خشک حصہ کے دھونے میں صرف کرے جتنا دُھل سکے اور اگر اتنا ملا کہ وضو ہو سکتا ہے اور خشکی کے لیے کافی نہیں تو وضو کا تیمم جاتا رہا اُس سے وضو کرے اور اگر صرف خشک حصہ کو دھو سکتا ہے اور وضو نہیں کرسکتا تو غسل کا تیمم جاتا رہا وضو کا باقی ہے اُس پانی کو اُس میں

Marfat.com

دھونے میں صرف کرے اور اگر ایک کر سکتا ہے چاہے وضو کرلے چاہے اُسے دھولے تو غسل کا تیمم جاتا رہا اُس سے اُس جگہ کو دھوئے اور وضو کا تیمم باقی ہے۔

# باب المسح علی الخفین

## موزوں پر مسح کا بیان

امام احمد و ابوداود نے مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ حضور بھول گئے فرمایا بلکہ تو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔ دارقطنی نے ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی جبکہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔ ترمذی و نسائی صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اُتاریں مگر بوجہ جنابت کے لیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تلا بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔ رواہ ابوداود۔ مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرماتے۔ رواہ ابوداود والترمذی۔

## موزوں پر مسح کرنیکے مسائل

Marfat.com

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے جائز ہے اور بہتر پاؤں دھونا ہے بشرطیکہ مسح جائز سمجھے۔ اور اسکے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں جو قریب تواتر کے ہیں اسی لیے امام کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو اسکو جائز نہ جانے اُسکے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں جو اسے جائز نہ مانے گمراہ ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہل سنّت وجماعت کی علامت دریافت کی گئی فرمایا تفضیل الشیخین وحب الختنین ومسح الخفین یعنی حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق وامیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام صحابہ سے بزرگ جاننا اور امیر المومنین عثمن غنی وامیر المومنین علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنا اور موزوں پر مسح کرنا اور ان تین باتوں کی تخصیص اسلیے فرمائی کہ حضرت کوفہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں رافضیوں ہی کی کثرت تھی تو وہی علامات ارشاد فرمائیں جو اُن کا رد ہیں اس روایت کے یہ معنی نہیں کہ صرف ان تین باتوں کا پایا جانا سُنّی ہونیکے لیے کافی ہے علامت شی میں پائی جاتی ہے شی لازم علامت نہیں ہوتی جیسے حدیث صحیح بخاری شریف میں وہابیہ کی علامت فرمائی سیماہم التحلیق اُنکی علامت سرمنڈانا ہے اسکے یہ معنے نہیں کہ سرمنڈانا ہی وہابی ہونے کے لیے کافی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اسکے جواز پر کچھ خدشہ نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ سے مجھکو حدیثیں پہنچیں مسئلہ جسپر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کرسکتا مسئلہ عورتیں بھی مسح کرسکتی ہیں۔ مسح کرنیکے چند شرائط ہیں (۱) موزے ایسے

Marfat.com

ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک انگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے ایڑی نہ کھلی ہو (۲) پاؤں سے چپٹا ہو کہ اسکو پہنکر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں (۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا جیسے کرمچ وغیرہ **مسئلہ** ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں اُن کو اُتار کر پاؤں دھونا فرض ہے (۴) وضو کرکے پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اُس وقت میں وہ شخص باوضو ہو خواہ پورا وضو کرکے پہنے یا صرف پاؤں دھوکر پہنے بعد میں وضو پورا کر لیا **مسئلہ** اگر پاؤں دھوکر موزے پہن لیے اور حدث سے پہلے مونھ ہاتھ دھو لیے اور سر کا مسح کر لیا تو بھی مسح جائز ہے اور اگر صرف پاؤں دھوکر پہنے اور بعد پہننے کے وضو پورا نہ کیا اور حدث ہو گیا تو اب وضو کرتے وقت مسح جائز نہیں **مسئلہ** بے وضو موزہ پہنکر پانی میں چلا کہ پاؤں دُھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر باقی اعضائے وضو دھو لیے اور سر کا مسح کر لیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** وضو کرکے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا یہاں تک کہ حدث ہوا تو اُس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے **مسئلہ** تیمم کرکے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں **مسئلہ** معذور کو صرف اُس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پہنا ہو ہاں اگر بعد پہننے کے قبل حدث عذر جاتا رہا تو اُسکے لیے وہ مدت ہے جو تندرست کے لیے ہے (۵) نہ حالت جنابت میں پہنا نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو **مسئلہ** جنب نے

Marfat.com

جنابت کا تیمم کیا اور وضو کرکے موزہ پہنا تو مسح کر سکتا ہے مگر جب جنابت کا تیمم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں **مسئلہ** جنب نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لیے اور قبل حدث کے اُس جگہ کو دھو ڈالا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ جگہ اعضائے وضو میں دھونے سے رہ گئی تھی اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں (۶) مدت کے اندر ہو۔ اور اسکی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہو اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں **مسئلہ** موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اُس وقت سے اسکا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کے ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک **مسئلہ** مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کرلے (۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین انگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین انگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین انگل یا زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں **مسئلہ** موزہ پھٹ گیا یا سیون کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں

Marfat.com

تین انگل دکھائی دے تو اُس پر مسح جائز نہیں **مسئلہ** ایسی جگہ پھٹا یا سیون کھلی
کہ انگلیاں خود دکھائی دیں تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں
**مسئلہ** ایک موزہ چند جگہ کم کم اتنا پھٹ گیا ہو کہ اس میں سوتالی جاسکے
اور ان سب کا مجموعہ تین انگل سے کم ہو تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** ٹخنے
سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اسکا اعتبار نہیں **مسح کا طریقہ** یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی
تین انگلیاں دہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں
بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھکر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل
کے کھینچ لے جائے اور سنت یہ ہے کہ ساق یعنی پنڈلی تک پہنچائے **مسئلہ**
انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اُس سے
مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں
بلکہ پھر سے پانی سے ہاتھ تر کرلے کچھ حصہ ہتھیلی کا بھی شامل ہو تو حرج نہیں۔
**مسئلہ** مسح میں فرض دو ہیں۔ ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں
کے برابر ہونا۔ موزے کی پیٹھ پر ہونا **مسئلہ** ایک پاؤں کا مسح بقدر دو
انگل کے کیا اور دوسرے کا چار انگل تو مسح نہ ہوا **مسئلہ** موزے کے تلے
یا کروٹ یا ٹخنے یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا تو مسح نہ ہوا **مسئلہ** پوری تین
انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں
کھلی رکھنا سنت ہے **مسئلہ** انگلیوں کی پشت سے مسح کیا یا پنڈلی کی طرف سے
انگلیوں کی طرف کھینچا یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں
یا ہتھیلی سے مسح کیا تو ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا مگر سنت کے خلاف ہوا

Marfat.com

مسئلہ اگر ایک ہی اُنگلی سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ تر کرکے تین جگہ
مسح کیا جب بھی ہوگیا مگر سنت ادا نہ ہوئی اور اگر ایک ہی جگہ ہر بار مسح کیا یا
ہر بار تر نہ کیا تو مسح نہ ہوا مسئلہ اُنگلیوں کی نوک سے مسح کیا تو اگر اُن میں
اتنا پانی تھا کہ تین اُنگل تک برابر ٹپکتا رہا تو مسح ہوا ورنہ نہیں مسئلہ موزے
کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں اُس خالی
جگہ کا مسح کیا تو مسح نہ ہوا اور اگر بتکلف وہاں تک اُنگلیاں پہنچا دیں اور اب
مسح کیا تو ہوگیا مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا فوراً مسح جاتا رہیگا مسئلہ
مسح میں نہ نیت ضروری ہی نہ تین بار کرنا سنت۔ ایکبار کرلینا کافی ہی مسئلہ
موزہ پر پائتابہ پہنا اور اُس پائتابہ پر مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی مسح
ہوگیا ورنہ نہیں مسئلہ موزے پہنکر شبنم میں چلا یا اُس پر پانی گر گیا یا مینھ
کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تین اُنگل کے تر ہوگیا تو مسح
ہوگیا ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں مسئلہ انگریزی بُوٹ جوتے پر مسح
جائز ہے اگر ٹخنے اُس سے چھپے ہوں عمامہ اور برقع اور نقاب اور دستانوں پر
مسح جائز نہیں۔

## مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

مسئلہ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہی اُن سے مسح بھی جاتا رہتا ہی مسئلہ
مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں
دھو لینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا
وضو کر لے مسئلہ مسح کی مدت پوری ہو گئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے

Marfat.com

اُتارنے میں سردی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اُتارے اور ٹخنوں تک پورے موزے کا (نیچے اوپر اغل بغل اور ایڑیوں پر) مسح کرے کہ کچھ رہ نہ جائے **مسئلہ** موزہ اُتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اُتارا ہو۔ یوہیں اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جائے تو جاتا رہا۔ موزہ اُتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹوں سے پنجوں تک ہے پنڈلی کا اعتبار نہیں اِن دونوں صورتوں میں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے **مسئلہ** موزہ ڈھیلا ہے کہ چلنے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ گیا ہاں اگر اُتارنے کی نیت سے باہر کی تو ٹوٹ جائے گا **مسئلہ** موزے پہنکر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ حصہ دُھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زیادہ پاؤں دُھل گیا تو مسح جاتا رہا **مسئلہ** پاتابوں پر اس طرح مسح کیا کہ مسح کی تری موزوں تک پہنچی تو پاتابوں کے اُتارنے سے مسح نہ جائیگا **مسئلہ** اعضائے وضو اگر پھٹ گئے ہوں یا اُن میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور اُن پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو یا تکلیف شدید ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اُس پر کپڑا ڈالکر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے اور اگر اُس میں کوئی دوا بھر لی ہو تو اُسکا نکالنا ضرور نہیں اُس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے **مسئلہ** کسی پھوڑے یا زخم یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اُسکو کھولکر پانی بہانے سے یا اُس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرر ہو یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو تو اُس پٹی پر مسح کرلے اور اگر پٹی کھولکر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو

Marfat.com

دھونا ضروری ہے یا خود عضو پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں۔ اور زخم کے گرد اگرد اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اُس پر بھی مسح کرلیں اور اگر اُس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرلیں۔ اور پوری پٹی پر مسح کرلیں تو بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایکبار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں۔ اور اگر پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کرلیں پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں۔ پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عضو پر مسح کر سکتا ہو تو فوراً مسح کرلے پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو اور جتنی حاصل ہوتی جائے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں **مسئلہ** ہڈی کے ٹوٹ جانے سے تختی باندھی گئی ہو اسکا بھی یہی حکم ہے **مسئلہ** تختی یا پٹی کھل جائے اور ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا وہی پہلا مسح کافی ہے اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اُس جگہ کو دھو سکیں تو دھولیں ورنہ مسح کرلیں۔

# بابُ الحیض

## حیض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ؕ (محبوب

Marfat.com

تم سے حیض کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں تم فرما دو وہ گندی چیز ہے تو حیض میں عورتوں سے بچو اور اُن سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں تو جب پاک ہو جائیں اُن کے پاس اُس جگہ سے آؤ جسکا اللہ نے تمھیں حکم دیا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔ **احادیث** صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اُسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے تو صحابۂ کرام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اسپر اللہ تعالیٰ نے آیۂ ویسئلونک عن المحیض نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جماع کے سوا ہر شے کرو۔ اسکی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں اسپر اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم اُن سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت ہو جائے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روئے مبارک متغیر ہو گیا یہانتک کہ ہمکو گمان ہوا کہ اُن دونوں پر غضب فرمایا وہ دونوں چلے گئے اور اُن کے آگے دودھ کا ہدیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے آدمی بھیجکر اُن کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے اُن پر غضب نہیں فرمایا تھا۔ صحیح بخاری میں ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سرف[1] میں پہنچے مجھے حیض آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی

[1] مکہ کے قریب یہ ایک مقام ہے۔

Marfat.com

فرمایا تجھے کیا ہوا کیا تو حائض ہوئی عرض کی ہاں فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھدیا ہے تو سوا خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جیسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔ انھیں میں ہے عروہ سے سوال کیا گیا حیض والی عورت میری خدمت کرسکتی ہے اور جنب عورت مجھ سے قریب ہوسکتی ہے عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں اور یہ سب میری خدمت کرسکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حرج نہیں مجھے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالت حیض میں کنگھا کرتیں اور حضور معتکف تھے اپنے سر مبارک کو ان سے قریب کر دیتے اور وہ اپنے حجرہ ہی میں ہوتیں۔ صحیح مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے فرماتی ہیں کہ زمانہ حیض میں میں پانی پیتی پھر حضور کو دیدیتی تو جس جگہ میرا مونھ لگا تھا حضور وہیں دہن مبارک رکھکر پیتے اور حالت حیض میں میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور کو دیدیتی تو حضور اپنا دہن شریف اس جگہ رکھتے جہاں میرا مونھ لگا تھا نیز صحیحین میں انھیں سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پڑھتے صحیح مسلم میں انھیں سے مروی فرماتی ہیں حضور نے مجھ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلے اٹھا دینا عرض کی میں حائض ہوں فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ صحیحین میں ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جسکا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حیض والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اُس نے کفران کیا اُس چیز کا جو محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم پر اُتاری گئی رواہ الترمذی وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میری عورت جب حیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اُس سے حلال ہے فرمایا تہبند (ناف) سے اوپر اور اُس سے بھی بچنا بہتر ہے رواہ رزین اصحاب سنن اربعہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بی بی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔ ترمذی کی دوسری روایت انھیں سے یوں ہے کہ فرمایا جب سرخ خون ہو تو ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔

## حیض کی حکمت

عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچہ کی غذا میں کام آئے اور بچّے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانیکے زمانہ میں اُسکی جان پر بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیرخوارگی میں خون نہیں آتا۔ اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

## حیض کے مسائل

**مسئلہ** بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور

Marfat.com

بیماری یا بچہ پیدا ہونیکے سبب سے نہ ہو اُسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استحاضہ اور بچہ ہونیکے بعد ہو تو اُسے نفاس کہتے ہیں **مسئلہ** حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں **مسئلہ** ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے ہاں اگر کرن چمکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگرچہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا جسکی وجہ سے اُن تین دن رات کی مقدار ۷۲ گھنٹے ہونا ضرور نہیں مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہی انکے ماسوا اگر اور کسی وقت شروع ہوا تو وہی ۲۴ گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائیگا مثلاً آج صبح کو ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا اور اُس وقت پورا پہر دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک ۹ بجے ایک دن رات ہوگا اگرچہ ابھی پورا پہر بھر دن نہ آیا جبکہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو یا پہر بھر سے زیادہ دن آگیا ہو جبکہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو **مسئلہ** دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اُسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اُسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہو استحاضہ ہے اسے یوں سمجھو کہ اُسکو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے

Marfat.com

اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی استحاضہ **مسئلہ** یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے **مسئلہ** کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال کی ہے اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں **مسئلہ** نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے استحاضہ ہے یونہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے ہاں پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اُسی رنگ کا آیا تو حیض ہے **مسئلہ** حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے یوہیں بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدھے سے زیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ استحاضہ ہے **مسئلہ** دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضرور ہے یوہیں نفاس وحیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے **مسئلہ** حیض اُسوقت سے شمار کیا جائیگا کہ خون فرج خارج میں آگیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جسکی وجہ سے فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رُکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی نمازیں پڑھیگی روزہ رکھے گی **مسئلہ** حیض کے چھ رنگ ہیں سیاہ۔ سرخ۔ سبز۔ زرد گدلا۔ مٹیلا۔ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں **مسئلہ** دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں حیض ہے اور عادت کے بعد والے

Marfat.com

استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس۱۰ دن رات تک حیض باقی استحاضہ **مسئلہ** گدی جب تر تھی تو اُس میں زردی یا میلاپن تھا بعد سُوکھ جانیکے سفید ہوگئی تو مدت حیض میں حیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید تھی سُوکھ کر زرد ہوگئی تو یہ حیض نہیں **مسئلہ** جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اُسکا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے بھی نہ رُکا تو جسدن سے خون آنا شروع ہوا اُس روز سے دس۱۰ دن تک حیض اور بیس۲۰ دن استحاضہ کے سمجھے اور جبتک خون جاری رہے یہی قاعدہ برتے **مسئلہ** اور اگر اس سے پیشتر حیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حیض کے تھے ہر تیس۳۰ دن میں اُتنے دن حیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں استحاضہ **مسئلہ** جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا آیا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین۳ دن رات حیض کے ہیں باقی ہمیشہ کیلیے پاک **مسئلہ** جس عورت کو دس۱۰ دن خون آیا اوسکے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانہ میں نماز روزے کیلیے ہر مہینے میں دس۱۰ دن حیض کے سمجھے بیس۲۰ دن استحاضہ **مسئلہ** کسی عورت کو ایکبار حیض آیا وسکے بعد کم سے کم پندرہ۱۵ دن تک پاک رہی پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہر کے مگر یہ یاد ہی کہ مہینے میں ایکہی مرتبہ حیض آیا تھا تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غسل کرے اور نماز پڑھے اور اِن دسوں دن میں شوہر کے پاس نہ جائے پھر بیس۲۰ دن تک ہر نماز کے وقت وضو تازہ کرکے نماز پڑھے

Marfat.com

اور دوسرے مہینے میں اُنیس۱۹ دن وضو کرکے نماز پڑھے اور اُن بیس یا اُن اُنیس
دن میں شوہر اُسکے پاس جا سکتا ہے اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایکبار آیا تھا یا
دو بار تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے پھر سات دن تک ہر وقت میں
غسل کرکے نماز پڑھے پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وضو کرکے نماز پڑھے اور
صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اُسکے پاس جا سکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی
تین دن تک ہر وقت میں وضو کرکے نماز پڑھے پھر سات دن تک غسل کرکے
اور اسکے بعد آٹھ دن تک وضو کرکے نماز پڑھے اور یہی سلسلہ ہمیشہ جاری
رکھے۔ اور اگر طہارت کے دن یاد ہیں مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی کوئی بات
یاد نہیں تو شروع کے تین دن تک نماز نہ پڑھے پھر سات دن تک ہر وقت
غسل کرکے نماز پڑھے پھر آٹھ دن وضو کرکے نماز پڑھے اسکے بعد پھر تین۳ دن
اور وضو کرکے نماز پڑھے پھر چودہ۱۴ دن تک ہر وقت غسل کرکے نماز پڑھے پھر
ایک دن وضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے پھر ہمیشہ کے لیے جب تک
خون آتا رہے ہر وقت غسل کرے اور اگر حیض کے دن یاد ہیں مثلاً تین۳ دن
تھے اور طہارت کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین دنوں میں نماز چھوڑ دے
پھر اٹھارہ دن تک ہر وقت وضو کرکے نماز پڑھے جن میں پندرہ۱۵ پہلے تو یقینی
طہر ہیں اور تین۳ دن پچھلے مشکوک پھر ہمیشہ ہر وقت غسل کرکے نماز پڑھے اور
اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی بار حیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین دن تھا مگر یہ یاد
نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وضو کرکے نماز پڑھے
اور ستائیس دن تک ہر وقت غسل کرے یوہیں چار دن یا پانچ دن حیض کے

Marfat.com

ہونا یاد ہوں تو ان چار پانچ دنوں میں وضو کرے باقی دنوں میں غسل اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حیض آتا تھا اور تاریخیں بھول گئی تو ستائیس دن وضو کرکے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے پھر مہینہ ختم ہونے پر ایکبار غسل کرلے اور اگر یہ معلوم ہے کہ اکیس سے شروع ہوتا تھا اور یہ یاد نہیں کہ کتنے دن تک آیا تھا تو بیس کے بعد تین دن تک نماز چھوڑ دے اسکے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غسل کرکے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہو کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین دن آیا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ میں وہ کون کون دن ہیں تو دو پہلے دنوں میں وضو کرکے نماز پڑھے اور ایک دن بیچ کا چھوڑ دے اور اسکے بعد کے دو دنوں میں ہر وقت غسل کرکے پڑھے اور چار دن میں تین دن ہیں تو پہلے دن وضو کرکے پڑھے اور چوتھے دن ہر وقت میں غسل کرے اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے اور اگر چھ دنوں میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو کرکے پڑھے پچھلے تین دنوں میں ہر وقت میں غسل کرکے اور اگر سات یا آٹھ یا نو یا دس دن میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غسل کرے۔ خلاصہ یہ کہ جن دنوں میں حیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ دن حیض کے دنوں سے دونے ہیں یا دونے سے کم یا دونے سے زیادہ اگر دونے سے کم ہیں تو ان میں جو دن یقینی حیض ہونے کے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے اور جنکے حیض ہونے نہ ہونے دونوں کا احتمال ہو وہ اگر اول کے ہوں تو ان میں وضو کرکے نماز پڑھے اور آخر کے ہوں تو ہر وقت میں غسل کرکے نماز پڑھے اور اگر دونے یا دونے سے زیادہ ہوں تو حیض کے

Marfat.com

دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وضو کرکے نماز پڑھے پھر ہر وقت میں غسل کرے اور اگر یاد نہ ہو کہ کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہارت کے نہ یہ کہ مہینے کے شروع دس دنوں میں تھا یا بیچ کے دس یا آخر کے دس دنوں میں تو جی میں سوچے جو پہلو جمے اُسپر پابندی کرے اور اگر کسی بات پر طبیعت نہیں جمتی تو ہر نماز کے لیے غسل کرے اور فرض و واجب و سنت مؤکدہ پڑھے مستحب اور نفل نہ پڑھے اور فرض روزے رکھے نفل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور جتنی باتیں حیض والی کو جائز نہیں اسکو بھی ناجائز ہیں جیسے قرآن پڑھنا یا چھونا مسجد میں جانا سجدۂ تلاوت وغیرہا **مسئلہ** جس عورت کو نہ پہلے حیض کے دن یاد نہ یہ یاد کہ کن تاریخوں میں آیا تھا اب تین دن یا زیادہ خون آکر بند ہو گیا پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور مستمر ہو گیا تو اسکا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلی پہل خون آیا اور مستمر ہو گیا کہ دس دن حیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے **مسئلہ** جسکی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں تو اُسکے لیے نماز روزے کے حق میں تو کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے مگر سات دن پورے ہونیکے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اُسکی قضا کرے اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت یعنی سات دن حیض کے مانے جائیں گے یعنی ساتویں دن اُس سے قربت جائز نہیں **مسئلہ** کسی کو ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا اور دس دن پورے

Marfat.com

نہ ہوئے کہ پھر خون آیا اور دسویں دن بند ہو گیا تو یہ دسوں دن حیض کے ہیں اور اگر دسں دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہی تو عادت کے دنوں میں حیض ہے باقی استحاضہ ورنہ دسں دن حیض کے باقی استحاضہ مسئلہ کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حیض ہو اب اُس سے ایک دن پیشتر خون آکر بند ہو گیا پھر دس دن تک نہیں آیا اور گیارھویں دن پھر آگیا تو خون نہ آنیکے جو یہ دسں دن ہیں ان میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی مگر حیض کے دن معین نہ تھے تو یہ دسوں دن خون نہ آنیکے حیض ہیں مسئلہ جس عورت کو تین دن سے کم خون آکر بند ہو گیا اور پندرہ دن پورے نہ ہوئے کہ پھر آگیا تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہی حیض ہے اب اگر اُسکی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حیض کے دن شمار کرلے ورنہ شروع سے دسں دن تک حیض اور پچھلی مرتبہ کا خون استحاضہ مسئلہ کسی کو پورے تین دن رات خون آکر بند ہو گیا اور اُسکو عادت اس سے زیادہ کی تھی پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اُسکے لیے صرف وہی تین دن رات حیض کے ہیں اور عادت بدل گئی مسئلہ تین دن رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں استحاضہ ہیں

## نفاس کا بیان

نفاس کسکو کہتے ہیں یہ ہم پہلے بیان کر آئے اب اسکے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں مسئلہ نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں نصف سے

Marfat.com

زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے اور نفاس کی مدت کا شمار اُس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئیگا اُسکا مطلب آدھے سے زیادہ باہر آجانا ہے **مسئلہ** کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اسکے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استحاضہ جیسے عادت تیس دن کی تھی اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ استحاضہ کے **مسئلہ** بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ آدھا باہر آگیا ہو **مسئلہ** حمل ساقط ہوگیا اور اُسکا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ پاؤں یا اُنگلیاں تو یہ خون نفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو یہ حیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہوگیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحاضہ ہے **مسئلہ** پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا تو اُسکے آدھے سے زیادہ نکالنے کے بعد نفاس ہے **مسئلہ** حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس یہ اُس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض ہے نہیں تو استحاضہ **مسئلہ** حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا کہ اسی سے عضو کا بننا یا نہ بننا معلوم ہو جاتا یعنی ایک سو بیس دن ہوگئے ہیں

Marfat.com

تو عضو بن جانا قرار دیا جائیگا) اور بعد اسقاط کے خون مستمر ہو گیا تو اسے حیض کے حکم میں سمجھے کہ حیض کی جو عادت تھی اُسکے گزرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کردے اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد۔ اور باقی وہی احکام ہیں جو حیض کے بیان میں مذکور ہوئے **مسئلہ** جس عورت کے دو بچے جوڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے تو پہلے ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نفاس سمجھا جائیگا پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نفاس ہے پھر استحاضہ اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا استحاضہ ہے نفاس نہیں مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائیگا **مسئلہ** جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے یونہی دوسرے اور تیسرے میں اگرچہ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو جب بھی نفاس پہلے ہی سے ہے پھر اگر چالیس دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہوگئے تو پہلے کے بعد سے بڑھ سے بڑھ چالیس دن تک نفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد ہیں تو اس کے بعد جو خون آئیگا استحاضہ ہے مگر ان کے بعد بھی غسل کا حکم ہے **مسئلہ** اگر دونوں میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے **مسئلہ** چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے **مسئلہ** اسکے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

## حیض و نفاس کے متعلق احکام

Marfat.com

مسئلہ حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھکر یا زبانی اور اسکا چھونا اگرچہ اسکی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں مسئلہ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہو اسکا بھی چھونا حرام ہے مسئلہ جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں مسئلہ اس حالت میں کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جسکو پہنے اوڑھے ہوئے ہے قرآن مجید چھونا حرام ہے۔ غرض اس حالت میں قرآن مجید و کتب دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب احکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جسپر نہانا فرض ہے جنکا بیان غسل کے باب میں گزرا مسئلہ معلمہ کو حیض یا نفاس ہوا تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں مسئلہ دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے اللھم انا نستعینک سے بالکفار ملحق تک دعائے قنوت ہے مسئلہ قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار۔ کلمہ شریف درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کرکے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور انکے چھونے میں بھی حرج نہیں مسئلہ ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے مسئلہ ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے مسئلہ اگر چور یا درندہ سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے مگر اسے چاہیے کہ تیمم کرلے یوہیں مسجد میں پانی رکھا ہے یا کنواں ہے اور کہیں اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کرکے جانا جائز ہے مسئلہ عیدگاہ کے اندر جانے میں حرج نہیں مسئلہ ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے

Marfat.com

مسئلہ خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اُسکا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو ان کے لیے حرام ہی مسئلہ اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے مسئلہ ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں اُنکی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے مسئلہ نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آیا یا بچہ پیدا ہوا تو اُس وقت کی نماز معاف ہو گئی اگرچہ اتنا تنگ وقت ہو گیا ہو کہ اُس نماز کی گنجائش نہ ہو مسئلہ نماز پڑھتے میں حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہی البتہ اگر نفل نماز تھی تو اُسکی قضا واجب ہے مسئلہ نماز کے وقت میں وضو کر کے اُتنی دیر تک ذکر الٰہی درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت پڑی رہے مسئلہ حیض والی کو تین دن سے کم خون آکر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور وضو کر کے نماز پڑھے نہانے کی ضرورت نہیں پھر اسکے بعد اگر پندرہ دن کے اندر خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکالکر باقی دنوں کی قضا پڑھے اور جسکی کوئی عادت نہیں وہ دس۱۰ دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس۱۰ دن کے بعد غسل کر لیا تھا تو انتنو کی نمازیں ہو گئیں قضا کی حاجت نہیں اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہو گئے مسئلہ جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہونیکے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے

Marfat.com

مسئلہ عادت کے دنوں سے خون متجاوز ہوگیا تو حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن تک انتظار کرے اگر اس مدت کے اندر بند ہوگیا تو اب سے نہا دھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہالے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے مسئلہ حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہوگیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کرکے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہوچکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں مسئلہ حیض پورے دس دن پر اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اسپر فرض ہوگئی نہا کر اسکی قضا پڑھے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا اور اتنا وقت ہی کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہنکر ایکبار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہوگئی قضا کرے ورنہ نہیں۔
مسئلہ اور اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایکبار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اسپر واجب ہی اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہی کہ صبح صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہنکر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے اگر نہالے تو بہتر ہی ورنہ بے نہائے نیت کرلے اور صبح کو نہائے اور جو اتنا وقت نہیں ہے تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہی کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا پینا حرام ہے
مسئلہ روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہوگیا تو وہ روزہ جاتا رہا اسکی قضا رکھے فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب مسئلہ حیض و نفاس کی حالت میں سجدہ شکر و سجدہ تلاوت حرام ہے اور آیت سجدہ

Marfat.com

سننے سے اُسپر سجدہ واجب نہیں ہوتا **مسئلہ** سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اُٹھی تو اثر حیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائیگا عشا کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اُسکی قضا فرض ہے **مسئلہ** حیض والی سو کر اُٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک ہے نہا کر عشا کی قضا پڑھے **مسئلہ** ہمبستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے **مسئلہ** ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کیا تو سخت گناہگار ہوا اُسپر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب **مسئلہ** اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں **مسئلہ** ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں یوں ہی بوس و کنار بھی جائز ہے **مسئلہ** اپنے ساتھ کھلانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے **مسئلہ** اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن پر ہاتھ لگا سکتی ہے **مسئلہ** اگر ہمراہ سونے میں غلبہ شہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ **مسئلہ** پورے دس دن میں ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اُس سے جماع جائز ہے اگرچہ ابتک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے **مسئلہ** دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تاوقتیکہ غسل نہ کرلے یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اُس میں نہا کر کپڑے پہنکر اللہ اکبر کہہ سکے تو اُسکے بعد کا

Marfat.com

وقت گزر جائے یا غسل کرلے تو جائز ہے ورنہ نہیں **مسئلہ** عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کرلے جماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں جیسے کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اُسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کر دے مگر جماع کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے **مسئلہ** حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کیے اور غسل کا تیمم کیا تو اُس سے صحبت جائز نہیں جبتک اُس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غسل نہ کیا صحبت جائز ہے **فائدہ** ان باتوں میں نفاس کے وہی احکام ہیں جو حیض کے ہیں۔

**مسئلہ** نفاس میں عورت کو زچہ خانہ سے نکلنا جائز ہے اُسکو ساتھ کھلانے یا اُسکا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں۔ ہندوستان میں جو بعض جگہ اُنکے برتن تک الگ کر دیتی ہیں بلکہ اُن برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں ایسی بیہودہ رسموں سے احتیاط لازم۔ اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جبتک چلہ پورا نہ ہولے اگرچہ نفاس ختم ہو لیا ہو نہ نماز پڑھیں نہ اپنے کو قابل نماز کے جانیں یہ محض جہالت ہے جس وقت ختم ہوا اُسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کرلیں **مسئلہ** بچہ ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے سے پیشتر وقت ختم ہو جائیگا تو اُس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے اگر قیام رکوع سجود نہ ہو سکے اشارے سے پڑھے وضو نہ کر سکے تیمم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گنہگار ہوئی توبہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔

Marfat.com

# فصل فی الاستحاضۃ

صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں فرمایا نہ یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ۔ ابوداود و نسائی کی روایت میں فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالی عنہا سے یوں ہے کہ اُن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو سیاہ ہوگا شناخت میں آئے گا تو جب یہ ہو نماز سے باز رہ اور جب دوسری قسم کا ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ کہ وہ رگ کا خون ہے۔ امام مالک و ابوداود و دارمی کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا اُسکے لیے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فتوے پوچھا ارشاد فرمایا کہ اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حیض آتا تھا اُنکی گنتی شمار کرے مہینے میں اُسی کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں تو نہائے اور لنگوٹ باندھکر نماز پڑھے۔ ابوداود و ترمذی کی روایت ہے ارشاد فرمایا جن دنوں میں حیض آتا تھا اُن میں نمازیں چھوڑ دے پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

## استحاضہ کے احکام

**مسئلہ** استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ نہ ایسی عورت سے صحبت حرام

**مسئلہ** استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اُسکو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کرکے فرض نماز ادا کرسکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزرجانے پر

Marfat.com

اُسکو معذور کہا جائیگا ایک وضو سے اُسوقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اُسکا وضو نہ جائے گا **مسئلہ** اگر کپڑا وغیرہ رکھکر اتنی دیر تک خون رُوک سکتی ہے کہ وضو کرکے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہو گا **مسئلہ** ہر وہ شخص جسکو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے اُسکا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اُس وضو سے پڑھے اُس بیماری سے اُسکا وضو نہیں جاتا جیسے قطرے کا مرض یا دست آنا یا ہوا خارج ہونا یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنا یا پھوڑے یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان ناف پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا **مسئلہ** جب عذر ثابت ہو گیا تو جبتک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا۔ مثلاً عورت کو ایک وقت تو استحاضہ نے طہارت کی مُہلت نہیں دی اب اتنا تو موقع ملتا ہے کہ وضو کرکے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے یوہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اسکے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا **مسئلہ** نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو استحاضہ یا بیماری سے وضو جاتا رہتا ہے غرض یہ باقی وقت یوہیں گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو اب اسکے بعد کا وقت بھی پورا اسی استحاضہ یا بیماری میں

Marfat.com

گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہو گئی اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وضو کرکے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے **مسئلہ** خون بہنے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہو گیا اور اسی وضو سے نماز پڑھی اور اسکے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے یونہیں اگر نماز میں بند ہوا اور اسکے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے **مسئلہ** فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جبتک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائیگا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا **مسئلہ** وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جسکے سبب معذور ہے اور وضو کے بعد بھی پائی گئی یہانتک کہ پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وضو نہیں ٹوٹا یونہی اگر وضو سے پیشتر ایک آدھ دفعہ پائی گئی مگر وضو کے بعد نہ باقی وقت میں پائی گئی نہ اسکے بعد دوسرے وقت میں پائی گئی تو وقت جانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔ **مسئلہ** اور اگر اسی وقت میں وضو سے پیشتر وہ چیز پائی گئی اور وضو کے بعد اس وقت میں نہ پائی گئی مگر بعد والے میں پائی گئی تو وقت ختم ہونے پر وضو جاتا رہے گا اگرچہ وہ حدث نہ پایا جائے **مسئلہ** معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جسکے سبب معذور ہے ہاں اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا مثلاً جسکو قطرے کا مرض ہے ہوا نکلنے سے اسکا وضو جاتا رہے گا اور جسکو ہوا نکلنے کا مرض ہے قطرے سے وضو جاتا رہیگا **مسئلہ** معذور نے کسی حدث کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جسکے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ

Marfat.com

عذر والی چیز پائی گئی تو وضو جاتا رہا جیسے استحاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت خون بند تھا بعد وضو کے آیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر وضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وضو کی ضرورت نہیں **مسئلہ** معذور کے ایک نتھنے سے خون آرہا تھا وضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وضو جاتا رہا یا ایک زخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا یہانتک کہ چیچک کے ایک دانہ سے پانی آرہا تھا اب دوسرے دانہ سے آیا وضو ٹوٹ گیا **مسئلہ** اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اُس میں کمی ہو جائے تو اُس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہی اور بیٹھکر پڑھے تو نہ بہیگا تو بیٹھکر پڑھنا فرض ہے **مسئلہ** معذور کو ایسا عذر ہے جسکے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہی کہ اسے دھوکر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھوکر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے اگرچہ مصلے بھی آلودہ ہو جائے کچھ حرج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہی تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہی تو سنت اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حرج نہیں **مسئلہ** استحاضہ والی اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غسل کر کے آخر وقت میں اور عشا کی وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے اسکی رعایت کی برکت سے اُسکے مرض کو بھی فائدہ پہنچے **مسئلہ** کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اُسکی

Marfat.com

وجہ سے وضو ٹوٹے نہ معذور ہو نہ وہ رطوبت ناپاک۔

# بابُ الانجاس

## نجاستوں کا بیان

ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے فرمایا جب تم میں کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اُسے کھرچے پھر پانی سے دھوئے تب اُس میں نماز پڑھے رواہ فی الصحیحین عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نیز صحیحین میں ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو میں دھوتی پھر حضور نماز کو تشریف لیجاتے اور دھونے کا نشان اُس میں ہوتا۔ نیز صحیح مسلم میں ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو مل ڈالتی پھر حضور اُس میں نماز پڑھتے۔ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں چمڑا جب پکالیا جائے پاک ہو جائے گا۔ امام مالک ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مُردار کی کھالیں جب پکالی جائیں تو اُنھیں کام میں لایا جائے۔ امام احمد و ابو داود و نسائی نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا دوسری روایت میں ہے اُن کے پہننے اور اُن پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

## نجاستوں کے متعلق احکام

نجاست دو قسم ہے ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اُسکو غلیظہ کہتے ہیں دوسری وہ

Marfat.com

جس کا حکم ہلکا ہے اُسے خفیفہ کہتے ہیں **مسئلہ** نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اُسکا پاک کرنا فرض ہے بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیت استخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی مگر خلاف سنت ہوئی اور اسکا اعادہ بہتر ہے **مسئلہ** اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ لید۔ گوبر تو درہم کے برابر یا کم یا زیادہ کے معنے یہ ہیں کہ وزن میں اُسکے برابر یا کم یا زیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکاۃ میں تین ماشے ۱ ۱/۵ رتی ہے اور اگر پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اُسکی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اسکی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اُسپر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اُتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اُسکی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے **مسئلہ** نجس تیل کپڑے پر گرا اور اُسوقت درہم کے برابر نہ تھا پھر پھیل کر درہم کے برابر ہو گیا تو اس میں علما کو بہت اختلاف ہے اور راجح یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہو گیا **مسئلہ** نجاست خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اگر اُسکی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین میں اُسکی چوتھائی سے کم یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اُس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی

Marfat.com

میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہو گی **مسئلہ** نجاست خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے یہ اُسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ کُل ناپاک ہو جائیگی اگرچہ ایک قطرہ گرے جبتک وہ پتلی چیز حد کثرت پر یعنی دہ در دہ نہ ہو **مسئلہ** انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اُس سے غسل یا وضو واجب ہو نجاست غلیظہ ہے جیسے پاخانہ۔ پیشاب۔ بہتا خون پیپ۔ بھر مونھ قے حیض و نفاس و استحاضہ کا خون۔ منی۔ مذی۔ ودی **مسئلہ** شہید فقہی کا خون جب تک اُسکے بدن سے جدا نہ ہو پاک ہے **مسئلہ** دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے یونہیں ناف یا پستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے **مسئلہ** بلغمی رطوبت ناک یا مونھ سے نکلے نجس نہیں اگرچہ پیٹ سے چڑھے اگرچہ بیماری کے سبب ہو **مسئلہ** دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے **مسئلہ** شیر خوار بچہ نے دودھ ڈالدیا اگر بھر مونھ ہے نجاست غلیظہ ہے **مسئلہ** خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون۔ مردار کا گوشت اور چربی (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگر بغیر ذبح شرعی کے مرجائے مُردار ہے اگرچہ ذبح کیا گیا ہو جیسے مجوسی یا بُت پرست یا مرتد کا ذبیحہ اگرچہ اُس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو اُسکا گوشت پوست سب ناپاک ہو گیا اور اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کر لیا گیا تو اُسکا گوشت پاک ہو گیا اگرچہ کھانا حرام ہے سوائے خنزیر کے کہ وہ نجس العین ہے کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا) حرام چوپائے جیسے کتا۔ شیر۔ لومڑی۔ بلی۔ چوہا۔ گدھے۔ خچر۔ ہاتھی۔ سوئر کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا

Marfat.com

گوبر کبری۔ اونٹ کی مینگنی اور جو پرند کہ اونچا نہ اُڑے اسکی بیٹ جیسے مرغی اور بط چھوٹی ہو خواہ بڑی اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اُس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذبح کیے گئے ہوں یونہیں انکی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو اور سوئر کا گوشت اور ہڈی اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو یہ سب نجاست غلیظہ ہیں **مسئلہ** چھپکلی یا گرگٹ کا خون نجاست غلیظہ ہے **مسئلہ** انگور کا شیرہ کپڑے پر پڑا تو اگرچہ کئی دن گزر جائیں کپڑا پاک ہے **مسئلہ** ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت اور شیر۔ کتے۔ چیتے اور دوسرے درندے چوپاؤں کا لعاب نجاست غلیظہ ہے **مسئلہ** جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے بیل بھینس۔ بکری۔ اونٹ وغیرہا) اُنکا پیشاب نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے خواہ شکاری ہوں یا نہیں (جیسے کوا۔ چیل۔ شکرا۔ باز۔ بہری) اُسکی بیٹ نجاست خفیفہ ہے **مسئلہ** چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں **مسئلہ** جو پرند حلال اونچے اُڑتے ہیں جیسے کبوتر۔ مینا۔ مرغابی۔ قاز۔ اُنکی بیٹ پاک ہے **مسئلہ** ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اُسکے پاخانہ کا **مسئلہ** ہر جانور کے پتّے کا وہی حکم ہے جو اُسکے پیشاب کا حرام جانوروں کا پتّا نجاست غلیظہ اور حلال کا نجاست خفیفہ **مسئلہ** نجاست غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہے **مسئلہ** مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے **مسئلہ** پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا **مسئلہ** جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں

Marfat.com

اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا **مسئلہ** جو خون زخم سے بہا نہ ہو
پاک ہے **مسئلہ** گوشت یا تلی یا کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے
خون میں سَن جائیں تو ناپاک ہیں بغیر دھوئے پاک نہ ہونگی **مسئلہ** جو بچہ مرا ہوا
پیدا ہوا اسکو گود میں لیکر نماز پڑھی اگرچہ اسکو غسل دے لیا ہو نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ پیدا
ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لیکر نماز پڑھی جب بھی نہ ہوگی ہاں اگر اسکو غسل دیکر
گود میں لیا تھا تو ہو جائیگی مگر خلاف مستحب ہے یہ احکام اسوقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو
اور اگر کافر کا مُردہ بچہ ہے تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غسل دیا ہو یا نہیں **مسئلہ** اگر
نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اُس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز
نہ ہوگی اور اگر جیب میں انڈا ہے اور اُسکی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائیگی **مسئلہ**
روئی کا کپڑا اُدھیڑا گیا اور اُسکے اندر چوہا سوکھا ہوا ملا تو اگر اُس میں سوراخ ہے تو تین
دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کرلے اور اگر اُس میں سوراخ نہ ہو تو جتنی نمازیں اُس
سے پڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے **مسئلہ** کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ
لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائیگی
اور زائد ہے تو زائد۔ نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائیگا **مسئلہ** حرام جانوروں
کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں **مسئلہ** چوہے کی
مینگنی گیہوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے ہاں اگر مزے میں
فرق آجائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اُسکے آس پاس سے تھوڑی سی
الگ کردیں باقی میں کچھ حرج نہیں **مسئلہ** ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اُسکا پانی
پاک ہے **مسئلہ** ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور اُس

Marfat.com

ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو ورنہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔ ہاں اگر بھیگ جائے تو ناپاک ہو جائے گا اور یہ اُسی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہوا ہو اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اُس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اُس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اُس سے چھوٹکر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں **مسئلہ** بھیگے ہوئے پاؤں نجس زمین یا نجس بچھونے پر رکھے تو ناپاک نہ ہونگے اگرچہ پاؤں کی تری کا اُس پر دھبّا محسوس ہو ہاں اگر اُس زمین یا بچھونے کو اتنی تری پہنچی کہ اُسکی تری پاؤں کو لگی تو پاؤں نجس ہو جائیں گے۔ **مسئلہ** بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سُوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور سیل ہے تو نہیں **مسئلہ** جس جگہ کو گوبر سے لیسا اور وہ سُوکھ گئی بھیگا کپڑا اُس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا جبتک کپڑے کی تری اُسے اتنی نہ پہنچے کہ اُس سے چھوٹکر کپڑے کو لگے **مسئلہ** نجس کپڑا پہنکر یا نجس بچھونے پر سُویا اور پسینہ آیا اگر پسینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اُس سے بدن تر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں **مسئلہ** ناپاک چیز پر ہوا ہو کر گزری اور بدن یا کپڑے کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا **مسئلہ** میانی تر تھی اور ہوا نکلی تو کپڑا نجس نہ ہوگا **مسئلہ** ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں یونہیں ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اُٹھے ان سے بھی نجس نہ ہوگا اگرچہ اُن سے پورا کپڑا بھیگ جائے ہاں اگر نجاست کا اثر اُس میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا **مسئلہ** اُپلے کا دھواں

Marfat.com

روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک نہ ہوئی **مسئلہ** کوئی نجس چیز دہ در دہ پانی میں پھینکی اور اُس پھینکنے کی وجہ سے پانی کی چھینٹیں کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوگا ہاں اگر معلوم ہو کہ یہ چھینٹیں اُس نجس شے کی ہیں تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا **مسئلہ** پاخانہ پر سے مکھیاں اُڑکر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا **مسئلہ** راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اُسکا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی نماز ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے **مسئلہ** سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا زمین پر سے چھینٹیں اُڑکر کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوا مگر دھو لینا بہتر ہے **مسئلہ** آدمی کی کھال اگرچہ ناخن برابر تھوڑے سے پانی میں پڑ جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا اور خود ناخن اگر گر جائے تو ناپاک نہیں **مسئلہ** بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے پاک کر لیا پھر اُس جگہ سے پسینہ نکلکر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہونگے۔

**مسئلہ** پاک مٹی میں ناپاک پانی ملایا تو نجس ہوگئی **مسئلہ** مٹی میں ناپاک بھُس ملایا اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو زیادہ ہو تو جبتک خشک نہ ہو ناپاک ہے **مسئلہ** کتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے تو اگرچہ اُسکا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے ہاں اگر اُسکے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اُسکا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا **مسئلہ** کتے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جسکا لعاب ناپاک ہے آٹے میں مونھ ڈالا تو اگر گندھا ہوا تھا تو جہاں اُسکا مونھ پڑا اُس کو علیحدہ کر دے باقی پاک ہے اور جو سوکھا تھا تو جتنا تر ہو گیا وہ پھینک دے **مسئلہ** آب مستعمل پاک ہے **مسئلہ** نوسادر پاک ہے **مسئلہ** سوا سوئر کے تمام جانوروں کی وہ ہڈی جسپر مُردار کی چکنائی نہ لگی ہو اور بال اور دانت پاک ہیں **مسئلہ** عورت کے پیشاب کے مقام سے

Marfat.com

...بت نکلے پاک ہی کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضرور نہیں ہاں بہتر ہے۔
مسئلہ جو گوشت سڑ گیا بدبو آیا اُس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔

# فصل فی تطہیر النجاسات

## نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں) جیسے شراب یا غلیظ ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں شراب جبتک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے مسئلہ جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہو گئی تو وہ برتن بھی اندر سے اُتنا پاک ہو گیا جہانتک اسوقت سرکہ ہے اگر اوپر شراب کے چھینٹیں پڑی تھیں تو وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہو گی یونہیں اگر شراب مثلاً مونھ تک بھری تھی پھر کچھ گر گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہو گیا اُسکے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا پاک نہ ہو گا اگر سرکہ اُس سے انڈیلا جائیگا تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائے گا ہاں اگر پلی وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے اور پیاز لہسن شراب میں پڑ گئے تھے سرکہ ہونیکے بعد پاک ہو گئے مسئلہ شراب میں چوہا گر کر پھول پھٹ گیا تو سرکہ ہونیکے بعد بھی پاک نہ ہو گا اور اگر پھولا پھٹا نہیں تھا تو اگر سرکہ ہونے سے پہلے نکالکر پھینکدیا اُسکے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے اور اگر سرکہ ہونیکے بعد نکالکر پھینکا تو سرکہ بھی ناپاک ہے مسئلہ شراب میں پیشاب کا قطرہ گر گیا یا کُتے نے مونھ ڈالدیا یا ناپاک سرکہ ملا دیا تو سرکہ ہونیکے بعد بھی حرام و نجس ہے مسئلہ شراب کو خریدنا یا منگانا یا اُٹھانا یا رکھنا حرام ہے اگرچہ سرکہ کرنے کی نیت سے ہو مسئلہ نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک

Marfat.com

وحلال ہے **مسئلہ** اُپلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بُجھ گیا تو ناپاک ہے اور جو چیزیں بذاتہ نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں اُنکے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں **مسئلہ** پانی اور ہر رقیق بہنے والی چیز سے (جس سے نجاست دُور ہو جائے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نجاست کو دُور کر سکتے ہیں تو بدن یا کپڑا ان سے دھو کر پاک کر سکتے ہیں **فائدہ** بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضول خرچی ہے **مسئلہ** مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں پاک ہو جائیگا **مسئلہ** تھوک سے اگر نجاست دُور ہو جائے پاک ہو جائے گا جیسے بچے نے دودھ پیکر پستان پر قے کی پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ اُسکا اثر جاتا رہا پاک ہو گئی اور شرابی کے مونھ کا مسئلہ اوپر گزرا **مسئلہ** دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا کہ ان سے نجاست دُور نہ ہوگی **مسئلہ** نجاست اگر دلدار ہو (جیسے پاخانہ گوبر خون وغیرہ) تو دھونے میں کوئی گنتی کی شرط نہیں بلکہ اُسکو دُور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دُور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دُور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑیگا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دُور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے **مسئلہ** اگر نجاست دُور ہو گئی مگر اُسکا کچھ اثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر اُسکا اثر بدقت جائے تو اثر دُور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں **مسئلہ** کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگا یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ

Marfat.com

دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے پاک ہو جائیگا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو **مسئلہ** زعفران یا رنگ کپڑا رنگنے کے لیے گھولا تھا اُس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا یا اور کوئی نجاست پڑ گئی تو اُس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو لیں پاک ہو جائے گا **مسئلہ** گودنا کہ سوئی چبھو کر اسجگہ سرمہ بھر دیتے ہیں تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سرمہ کہ اس پر ڈالا گیا وہ بھی ناپاک ہو گیا پھر جب اسجگہ کو دھو ڈالیں پاک ہو جائیگی اگرچہ ناپاک سرمہ کا رنگ عمر بھر باقی رہے یونہیں زخم میں راکھ بھر دی تھی پھر دھو لیا پاک ہو گیا اگرچہ رنگ باقی ہو **مسئلہ** کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مُردار کی چربی لگی تھی تو جبتک اُسکی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہو گا **مسئلہ** اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہو گا اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اُس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہو گا **مسئلہ** اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہو کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اُسکے حق میں پاک ہو گیا اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں ہاں اگر یہ دھوتا اور اسیقدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا **مسئلہ** پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا

Marfat.com

اور ہاتھ بھی اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں **مسئلہ** پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اُس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اُسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے یوہیں اگر اُس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دو بار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ پاک کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائیگا **مسئلہ** کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اُسکو لٹکا دیا اور اُس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے **مسئلہ** دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑیگا **مسئلہ** جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی۔ برتن۔ جوتا وغیرہ) اُسکو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے یوہیں دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اُسے ہر مرتبہ کے بعد سُکھانا ضروری نہیں یوہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اُسے بھی یوہیں پاک کیا جائے **مسئلہ** اگر ایسی چیز ہو کہ اُس میں نجاست جذب نہ ہوئی جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پُرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے تانبے۔ پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اُسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے اسکی بھی ضرورت نہیں کہ اُسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے **مسئلہ** ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے **مسئلہ**

Marfat.com

جس کوئیں میں ناپاک پانی ہو پھر وہ کوآں سوکھ جائے تو پاک ہو گیا **مسئلہ** درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے یوہیں درخت یا گھاس سوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں تو طہارت کے لیے دھونا ضروری ہے **مسئلہ** اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہو ورنہ دھونے کی ضرورت ہے **مسئلہ** چکّی کا پتھر خشک ہونے سے پاک ہو جائیگا **مسئلہ** کنکری جو زمین کے اوپر ہو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی اور جو زمین میں وصل ہے زمین کے حکم میں ہے **مسئلہ** جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہو گئی پھر خشک ہونیکے بعد الگ کی گئی تو اب بھی پاک ہی ہے **مسئلہ** ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں بعد پختہ کرنیکے پاک ہو گئے **مسئلہ** تنور یا توے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اسکی تری جاتی رہی اب جو روٹی لگائی گئی پاک ہے **مسئلہ** اُپلے جلا کر کھانا پکانا جائز ہے **مسئلہ** جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہو گئی اسکے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی **مسئلہ** سوئر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جبکہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہکر ذبح کیا گیا تو اُس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اُسکی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا **مسئلہ** سوئر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے خواہ اُسکو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سوکھا لیا ہو اور اُسکی تمام رطوبت فنا ہو کر بدبو جاتی رہی ہو دونوں صورت میں پاک ہو جائیگی اُسپر نماز درست ہے

Marfat.com

**مسئلہ** درندے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو نہ اُسپر بیٹھنا چاہیے نہ نماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے گتّے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو یا وہ ذبح کرلیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہیے کہ ائمہ کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہی **مسئلہ** روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جسقدر دُھننے سے اُڑ جانے کا گمان صحیح ہو تو دُھننے سے پاک ہوجائے گی ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دُھننے سے پاک ہوجائے گی **مسئلہ** غلہ جب بیر میں ہو اور اُسکی مالش کے وقت بیلوں نے اُسپر پیشاب کیا تو اگر چند شریکوں میں تقسیم ہوا یا اُس میں سے مزدوری دی گئی یا خیرات کی گئی تو سب پاک ہوگیا اور اگر کُل بجنسہ موجود ہی تو ناپاک ہی اگر اُس میں سے اُسقدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے زیادہ نجس نہ ہوگا دھوکر پاک کرلیں تو سب پاک ہوجائیگا **مسئلہ** رانگ۔ سیسہ پگھلانے سے پاک ہوجاتا ہی **مسئلہ** جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو چوہے کے آس پاس سے نکال ڈالیں باقی پاک ہی کھا سکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہوگیا اُسکا کھانا جائز نہیں البتہ اور کام میں لا سکتے ہیں جس میں استعمال نجاست ممنوع نہ ہو تیل کا بھی یہی حکم ہے **مسئلہ** شہد ناپاک ہوجائے تو اُسکے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہی کہ اُس سے زیادہ اُس میں پانی ڈالکر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اُتنا ہی ہوجائے تین مرتبہ یونہیں کریں پاک ہوجائیگا **مسئلہ** ناپاک تیل کے پاک کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ اُتنا ہی پانی اُس میں ڈالکر خوب ہلائیں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں یونہیں تین بار کریں

Marfat.com

یا اُس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا یا یوں کریں کہ اُتنا ہی پانی ڈالکر اُس تیل کو پکائیں یہانتک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھکر اُس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضروری خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اُسکی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو نہ اُس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا۔ بہتی ہوئی عام چیزیں گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہو تو اُسے پگھلا کر انھیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہو کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اُسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہا لیا کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا یا اُسی جنس یا پانی سے اُبالیں پاک ہو جائیگا **مسئلہ** جانماز میں ہاتھ پاؤں پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے باقی جگہ اگر نجاست ہو نماز میں حرج نہیں ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہیے **مسئلہ** اگر کسی کپڑے میں نجاست لگی اور وہ نجاست اُسی طرف رہ گئی دوسری جانب اُس نے اثر نہیں کیا تو اُس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نجاست نہیں لگی ہے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جبکہ وہ نجاست مواضع سجود سے الگ ہو **مسئلہ** جو کپڑا دو تہ کا ہو اگر ایک تہ اُسکی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے گئے ہوں تو دوسری تہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے **مسئلہ** لکڑی کا تختہ ایک رُخ سے نجس ہو گیا تو

Marfat.com

اگر موٹا ہو یعنی ایسا ہے کہ موٹائی میں چر سکے تو توڑ کر اُسپر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں **مسئلہ** جو زمین گوبر سے لیسی گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو اُسپر نماز جائز نہیں ہاں اگر وہ سوکھ گئی اور اُسپر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ کپڑے میں تری ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اسکو تر کر دے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی **مسئلہ** آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگایا اور پھیل گیا تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ لگا ہو تو معاف ہے **مسئلہ** کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اُسکو خبر کرے گا تو پاک کرلے گا تو خبر کرنا واجب ہے **مسئلہ** فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں احتیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کرلی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کرکے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔

# فصل فی الاستنجاء
## استنجے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ اس مسجد یعنی مسجد قبا شریف میں ایسے لوگ ہیں جو پاک ہونے کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو **الاحادیث** سنن ابن ماجہ میں ابو ایوب و جابر و انس رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ انصار اللہ تعالی نے طہارت کے

Marfat.com

بارے میں تمہاری تعریف کی تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے عرض کی نماز کے لیے ہم وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں فرمایا تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔ ابوداود وابن ماجہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ پاخانے جن و شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہیں تو جب کوئی بیت الخلا کو جائے یہ پڑھ لے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ صحیحین میں یہ دعا یوں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ترمذی کی روایت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جن کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لے۔ ترمذی وابن ماجہ ودارمی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر آتے یوں دعا فرماتے غُفْرَانَكَ ابن ماجہ کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جب بیت الخلا سے تشریف لاتے تو یہ فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ حصن حصین میں ہے کہ یوں فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَ مِنْ بَطْنِیْ مَا یَضُرُّنِیْ وَاَبْقٰی فِیْهِ مَا یَنْفَعُنِیْ متعدد کتب میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پاخانے کو جاؤ تو قبلہ کو مونھ کرو نہ پیٹھ اور عضو تناسل کو دہنے ہاتھ سے چھونے اور داہنے سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداود وترمذی ونسائی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم جب بیت الخلا کو جاتے انگوٹھی اُتار لیتے کہ اُس میں نام مبارک کندہ تھا نیز ابوداود وترمذی نے انھیں سے روایت کی جب قضائے

Marfat.com

حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے تاوقتیکہ زمین سے قریب نہ ہو جائیں قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے رواہ ابوداود عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی و نسائی نے روایت کی حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جن کی خوراک ہے اور ابوداود کی ایک روایت میں کوئلے سے بھی ممانعت فرمائی۔ ابوداود و ترمذی و نسائی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی غسل خانہ میں پیشاب کرے پھر اُس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر وسوسے اس سے ہوتے ہیں سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی رواہ ابوداود والنسائی عن عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا تین چیزیں جو سبب لعنت ہیں اُن سے بچو گھاٹ پر اور بیچ راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا رواہ ابوداود وابن ماجۃ عن معاذ امام احمد و ترمذی و نسائی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اُسے سچا نہ جانو حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھکر۔ امام احمد و ابوداود و ابن ماجہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو شخص پاخانے کو جائیں اور ستر کھولکر باتیں کریں تو اللہ اسپر غضب فرماتا ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دو قبروں پر گزر فرمایا تو یہ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے

بچنا دشوار ہو) نہیں معذب ہیں ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھر حضور نے کھجور کی ایک تر شاخ لیکر اُسکے دو حصے کیے ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرما دیا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیوں کیا فرمایا اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان پر عذاب میں تخفیف[1] ہو۔

## استنجے کے متعلق مسائل

**مسئلہ** جب پاخانہ پیشاب کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور نکلکر غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَمْسَکَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ کہے **مسئلہ** پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف مونھ ہو نہ پیٹھ اور یہ حکم عام ہے چاہے مکان کے اندر ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف مونھ یا پشت کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی فوراً رُخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اسکے لیے مغفرت فرما دی جائے **مسئلہ** بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو کروہ ہے کہ اُس بچے کا مونھ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا **مسئلہ** پاخانہ پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ مونھ ہو نہ پیٹھ یوہیں ہوا کے رخ پیشاب کرنا منع ہے **مسئلہ** کوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے یا پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو یا گھاٹ پر یا پھلدار درخت کے نیچے یا اُس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ یہ بھی باعث تخفیف عذاب ہیں جب تک خشک نہ ہوں نیز اُن کی تسبیح سے میت کا دل بہلتا ہے ۱۲ عمت فیضہ

حفظہ ربہ

Marfat.com

لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہوں یا مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں یا قبرستان یا رستہ میں یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں ان سب جگہوں میں پیشاب پاخانہ مکروہ ہے یوہیں جس جگہ وضو یا غسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے **مسئلہ** اپنے آپ نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھار اونچی جگہ گرے یہ ممنوع ہے **مسئلہ** ایسی سخت زمین پر جس پر سے پیشاب کی چھینٹیں اُڑ کر آئیں پیشاب کرنا ممنوع ہے ایسی جگہ کو کرید کر نرم کر لے یا گڑھا کھود کر پیشاب کرے **مسئلہ** کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے نیز ننگے سر پاخانہ پیشاب کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لیجانا جس پر کوئی دعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے یوہیں کلام کرنا مکروہ ہے **مسئلہ** جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ حاجت سے زیادہ بدن کھولے پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دیکر بیٹھے اور کسی مسئلہ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعث محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا زبان سے جواب نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے الحمد للہ نہ کہے دل میں کہہ لے اور بغیر ضرورت اپنی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اُس نجاست کو دیکھے جو اُسکے بدن سے نکلی ہو اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں نہ تھوکے نہ ناک صاف کرے نہ بلا ضرورت کھنکارے نہ بار بار ادھر اُدھر دیکھے نہ بیکار بدن چھوئے نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے جب فارغ ہو جائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سر کی طرف سونتے کہ جو قطرے رُکے ہوئے ہیں نکل جائیں پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپا لے

Marfat.com

جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے تو کسی دوسری جگہ طہارت کے لیے بیٹھے اور پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھولے اور طہارت خانہ میں یہ دعا پڑھکر جائے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کو دیکر ڈھیلا رکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونیکے بعد ہاتھ میں بُو باقی نہ رہ جائے پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے اور اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لیں پھر اُس جگہ سے باہر آکر یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَھُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّقَائِدًا وَّدَلِیْلًا اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی جَنّٰتِ النَّعِیْمِ اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَمَحِّصْ ذُنُوْبِیْ **مسئلہ** آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنّت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کرلی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے **مسئلہ** آگے اور پیچھے سے پیشاب پاخانہ کے سوا کوئی اور نجاست مثلاً خون پیپ وغیرہ نکلے یا اُس جگہ خارج سے نجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کرلینے سے طہارت ہو جائیگی جبکہ اُس موضع سے باہر نہ ہو مگر دھو ڈالنا مستحب ہے **مسئلہ** ڈھیلوں کی کوئی تعداد معیّن سنت نہیں بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے تو اگر ایک سے صفائی ہو گئی سنّت ادا ہو گئی اور اگر تین ڈھیلے لیے اور

Marfat.com

صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی البتہ مستحب ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہوگئی تو تین کی گنتی پوری کرلے اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے کہ طاق ہو جائیں **مسئلہ** ڈھیلوں سے طہارت اُسوقت ہوگی کہ نجاست مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درم سے زیادہ آلودہ نہ ہو اگر درم سے زیادہ سن جائے تو دھونا فرض ہے مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنت ہے **مسئلہ** کنکر پتھر، پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں ان سے بھی صاف کرلینا بلاکراہت جائز ہے دیوار سے بھی استنجا سکھا سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ دوسرے کی دیوار نہ ہو اگر دوسرے کی ملک ہو یا وقف ہو تو اُس سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور کرلیا تو طہارت ہو جائے گی۔ جو مکان اسکے پاس کرایہ پر ہے اُسکی دیوار سے استنجا سکھا سکتا ہے **مسئلہ** پرائی دیوار سے استنجے کے لیے ڈھیلے لینا جائز نہیں اگرچہ وہ مکان اسکے کرایہ میں ہو **مسئلہ** ہڈی اور کھانے اور گوبر اور پکی اینٹ اور ٹھکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جسکی کچھ قیمت ہو اگرچہ ایک آدھ پیسہ سہی ان سب چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے **مسئلہ** کاغذ سے استنجا منع ہے اگرچہ اُسپر کچھ نہ لکھا ہو یا ابوجہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو **مسئلہ** داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا تو اُسے دہنے ہاتھ سے جائز ہے **مسئلہ** آلہ کو دہنے ہاتھ سے چھونا یا داہنے ہاتھ میں ڈھیلا لیکر اُسپر گزارنا مکروہ ہے **مسئلہ** جس ڈھیلے سے ایکبار استنجا کرلیا اُسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے مگر دوسری کروٹ اُسکی صاف ہو تو اُس سے کر سکتے ہیں **مسئلہ** پاخانہ کے بعد مرد کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے

Marfat.com

کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسرا آگے سے پیچھے کو اور جاڑوں میں پہلا پیچھے سے آگے کو اور دوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے **مسئلہ** عورت ہر زمانہ میں اسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں **مسئلہ** پاک ڈھیلے داہنی جانب رکھنا اور بعد کام میں لانیکے بائیں طرف ڈالدینا اس طرح پر کہ جس رخ میں نجاست لگی ہو نیچے ہو مستحب ہی **مسئلہ** پیشاب کے بعد جسکو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا اُسپر استبرا (یعنی پیشاب کرنیکے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گر جائے) واجب ہے استبرا ٹہلنے سے ہوتا ہی یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے یا دہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو دہنے پر رکھکر زور کرنے یا بلندی سے نیچے اُترنے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا کھنکارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے اور استبرا اُسوقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے ٹہلنے کی مقدار بعض علما نے چالیس قدم رکھی مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان حاصل ہو جائے اور یہ استبرا کا حکم مردوں کے لیے ہی اور عورت بعد فارغ ہونیکے تھوڑی دیر وقفہ کرکے طہارت کرلے **مسئلہ** پاخانہ کے بعد پانی سے استنجا کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور اُنگلیوں کے پیٹ سے دھوئے اُنگلیوں کا سرا نہ لگے اور پہلے بیچ کی اُنگلی اونچی رکھے پھر وہ جو اس سے متصل ہی اُسکے بعد چھنگلیا اونچی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے تین اُنگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہانتک کہ چکنائی جاتی رہے **مسئلہ** ہتھیلی سے دھونے سے بھی طہارت

Marfat.com

ہو جائے گی **مسئلہ** عورت ہتھیلی سے دھوئے اور بہ نسبت مرد کے زیادہ پھیل کر بیٹھے **مسئلہ** طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے مگر پھر دھو لینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے **مسئلہ** جاڑوں میں بہ نسبت گرمیوں کے دھونے میں زیادہ مبالغہ کرے اور اگر جاڑوں میں گرم پانی سے طہارت کرے تو اُسیقدر مبالغہ کرے جتنا گرمیوں میں مگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں اُتنا ثواب نہیں ہے جتنا سرد پانی سے اور مرض کا بھی احتمال ہے **مسئلہ** روزے کے دنوں میں نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے **مسئلہ** مرد لُنجھا ہو تو اُسکی بی بی استنجا کرا دے اور عورت ایسی ہو تو اُس کا شوہر اور بی بی نہ ہو یا عورت کا شوہر نہ ہو تو کسی اور رشتہ دار بیٹا بیٹی بھائی بہن سے استنجا نہیں کرا سکتے بلکہ معاف ہے **مسئلہ** زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز **مسئلہ** وضو کے بقیہ پانی سے طہارت کرنا خلاف اولےٰ ہے **مسئلہ** طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں بعض لوگ جو اُسکو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے اسراف میں داخل ہے۔ **قد تم بحمد اللہ سبحنہ وتعالیٰ ھذا الجزء فی مسائل الطھارۃ ولہ الحمد اولا واخرا وباطنا وظاھرا کما یحب ربنا ویرضی وھو بکل شئ علیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولٰنا محمد والہ وصحبہ وابنہ وذریتہ وعلماء ملتہ واولیاء امتہ اجمعین امین والحمد للہ**

Marfat.com

رب العلمین وانا الفقیر المفتقر الی اللہ الغنی ابو العلا
امجد علی الاعظمی غفر اللہ لہ ولوالدیہ امین

اعظمی رضوی
محمد امجد علی

تصدیق جلیل وتقریظ بے مثیل امام اہل سنت ناصر دین وملت
محی الشریعہ کاسر الفتنہ قامع البدعہ مجدد المائۃ الحاضرہ صاحب الحجۃ
القاہرہ سیدی وسندی وکنزی ذخری لیومی وغدی اعلیحضرت
مولنا مولوی حاجی قاری مفتی **احمد رضا** خانصاحب
قادری برکاتی نفع اللہ الاسلام والمسلمین بطول حیاتہم وبقائہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلم علی عبادہ الذین اصطفی لاسیما علی
الشارع المصطفی ومقتفیہ فی المشارع اولی الطہارۃ والصفا
فقیر غفرلہ المولی القدیر نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ **بہار شریعت**
تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل
والعلی مولنا ابو العلی مولوی حکیم **محمد امجد علی** قادری برکاتی اعظمی بالمذہب

Marfat.com

[illegible] اللہ تعالیٰ فی [illegible] الکریا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ

[illegible] آجکل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح

[illegible] پائیں اور گمراہی و اغلاط کے ملمع و ملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اُٹھائیں

[illegible] مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروع

[illegible] ہر باب میں اس کتاب کے حصوں کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنیکی

[illegible] بخشے اور انھیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول

[illegible] آمین والحمد للہ رب العلمین وصلے اللہ تعالےٰ علیٰ سیّدنا

مولانا محمد و آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین امین

[illegible] ربیع الآخر شریف ۱۳۳۵ھ ہجریہ علے صاحبہا واٰلہ الکرام

افضل الصلاۃ والتحیۃ امین

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمد ن المصطفےٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

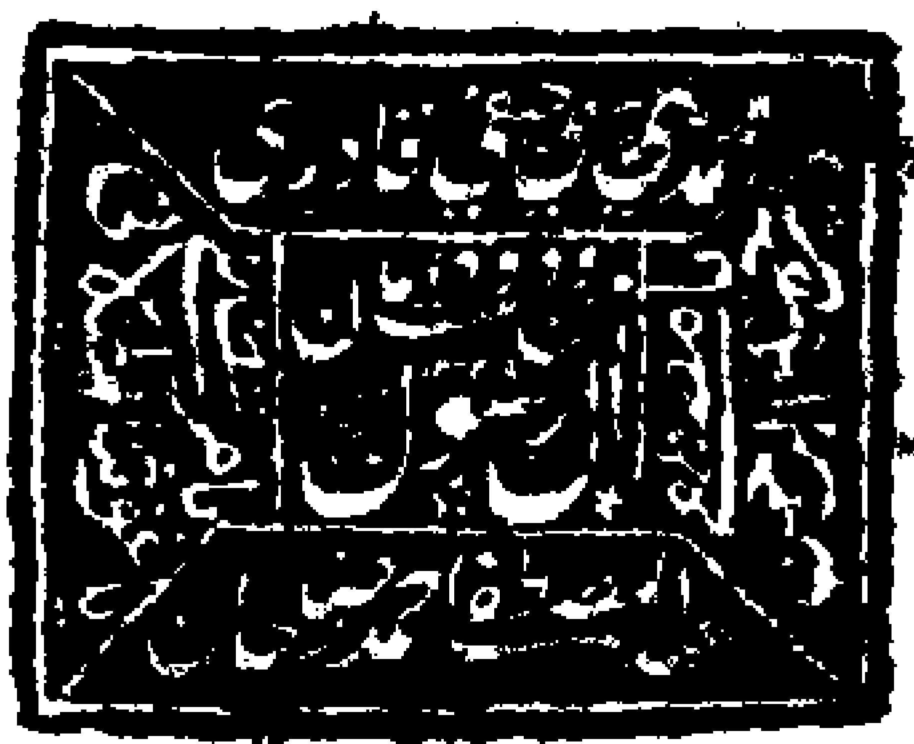

Marfat.com

ف ۵۵

# [illegible]

قدرت حلیم سلمہ اللہ العزیز العلیم ۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ درین زمان

## فہرست مضامین کتاب



| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| کتاب الطہارۃ | ۲ | باب شروط الصلوۃ | ۲۲ | باب صلوۃ المسافر | ۴۸ | باب الزروع والثمار | ۶۴ |
| باب نواقض الوضو | ۳ | باب صفۃ الصلوۃ | ۲۵ | باب صلوۃ الجمعہ | ۴۹ | باب المصارف | ″ |
| باب الغسل | ۵ | باب الجماعۃ | ۳۳ | باب صلوۃ العیدین | ۵۱ | باب صدقۃ الفطر | ۶۶ |
| باب المیاہ | ۹ | باب الحدث فی الصلوۃ | ۳۴ | باب صلوۃ الکسوف والخسوف | ۵۲ | کتاب الصیام | ۶۷ |
| باب التیمم | ۱۱ | باب مفسدات الصلوۃ | ۳۵ | باب صلوۃ الاستسقاء | ۵۳ | باب رؤیۃ الہلال | ۶۹ |
| باب مسح الخفین | ۱۱ | باب الوتر والنوافل | ۳۸ | باب صلوۃ الخوف | ″ | باب مفسدات الصوم | ″ |
| باب الحیض والنفاس | ۱۳ | باب ادراک الفریضۃ | ۴۱ | باب الجنائز | ۵۴ | باب الاعتکاف | ۷۳ |
| باب النجاسۃ | ۱۸ | باب قضاء الفوائت | ۴۲ | باب الصلوۃ فی الکعبۃ | ۵۹ | باب الحج | ۷۴ |
| باب الاستنجاء | ۱۹ | باب سجود السہو | [illegible] | کتاب الزکوۃ | ۶۰ | باب الاضحیۃ | ۷۵ |
| کتاب الصلوۃ | ۲۰ | باب صلوۃ المریض | ۴۵ | باب زکوۃ الاموال | ۶۱ | الخاتمۃ فی زیارۃ النبی | ۷۶ |
| باب الاذان | ۲۲ | باب سجود التلاوۃ | ۴۶ | باب الرکاز | ۶۲ | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | |




تصحیح تام و تنقیح مالاکلام حسب ایماء عالی جناب فیض مآب مولوی

در مطبع مجتبائی واقع دہلی ۱۳۱۲ طبع گردید


Marfat.com

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

...الذی مَنَّ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولاً من انفسہم یتلوا علیہم اٰیاتہٖ ویزکیہم
...ہم الکتاب والحکمۃ وجعلنا من امۃ ہذا الرسول المحمود الذی قال اختلاف امتی رحمۃ فاختلاف
...رحمۃ الامۃ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہٖ وخیر خلقہٖ ومختارہٖ سیدنا ومولانا وشفیعنا محمد
...اٰلہٖ واصحابہٖ کاشفی الغمۃ **اما بعد** امیدوار رحمت خدائے ارحم الراحمین وطلبگار شفاعت نبی شفیع المذنبین
...**قدرت حلیم** حنفی مدراسی بن محمد قدرت رسول ناصری قریشی بن محمد قدرت کریم گوپاموی بخاری نے
...ہم اللہ الباری من عذاب القبر والنار وحشرہم فی زمرۃ حبیبہ الرؤف الرحیم المنجی البشیر انہ بالاجابۃ
...وصل جلیل بعض چند ضروری مسائل چاروں مذاہب ناجیہ کے معتبر کتب سے مثل غنیۃ الطالبین تصنیف جناب
شہنشاہ اولیا نائب انبیا محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت غوث محی الدین سید عبد القادر الحسنی الحسینی الحنبلی الجیلانی
رضی اللہ تعالی عنہ اور اختلاف الائمۃ الاربعۃ تصنیف علامہ مولانا سید احمد بن سید اسحق بن سید ابراہیم الحسنی الحسینی المعروف
بنظام الدین المحدث الحنفی الشیرازی اور عیون المذاہب تصنیف مولانا قوام الدین محمد بن محمد بن محمد الحنفی البخاری
اور ارکان اربعہ تصنیف بحر العلوم ملک العلما مولانا عبد العلی محمد الحنفی اللکھنوی اور شرح مقدمۃ العزیۃ للجماعۃ الازہریۃ
تصنیف شیخ الاسلام عبد الباقی بن یوسف المالکی الزرقانی اور کفایۃ الطالب الربانی شرح رسالہ ابن ابی زید قیروانی
تصنیف علامہ مولانا ابو الحسین المالکی اور میزان شعرانی تصنیف عارف الصمدانی عبد الوہاب الشافعی الشعرانی
اور رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ تصنیف علامہ مولانا صدر الدین محمد بن عبد الرحمن بن حسین القریشی العثمانی الشافعی اور کافی

ناصری اس لیے کہتے ہیں کہ نسب انکا منتہی ہوتا ہے تیس واسطوں سے طرف حضرت ناصر کے جو فرزند ہیں حضرت عبد اللہ بن حضرت عمر فاروق کے

Marfat.com

تصنیف مولانا موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن محمد بن قدامۃ الحنبلی المقدسی اور ہدایۃ الراغب شرح عمدۃ الطالب
تصنیف علامہ مولانا عثمان بن احمد الحنبلی النجدی رحمہم اللہ تعالیٰ اور معدن الفقہ وغیرہ[1] سے جمع کرکے شرح الحظ
المذاہب تاریخی نام رکھا دینی برادران سے امید ہے کہ اگر اس رسالے مین کہین سہو اور خطا پاوین تو چادر
عفو سے چھپا دین اور قلم اصلاح سے آراستہ فرما دین وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فِي الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ

# كِتَابُ الطَّهَارَةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو جب تم کھڑے ہو نماز کے یعنی جب تم ارادہ کرو نماز پڑھنے کا جس حال مین کہ تم محدث ہو حدث اصغر سے پس دھولو اپنے منھ کو اور ہاتھون کو کہنیون تک اور مسح کرو اپنے سر کا اور دھوؤ اپنے پاؤن کو ٹخنون تک معلوم کیجیے کہ خداوند عالم اس آیہ شریفہ مین وضو کے چار فرضون کو بیان فرمایا ہے اور ان چار فرضون پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ پہلا فرض غسل وجہ یعنی منھ دھونا غسل کے معنی پانی بہانا ہے اگر پانی سے فقط تر کرے تو فرض ادا نہ ہوگا منھ کا حد طول مین سر کے بالون سے جہان سے اُگتے ہین وہان سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور عرض مین ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔ دوسرا فرض دھونا دونون ہاتھونکا کہنیون سمیت۔ تیسرا فرض مسح کرنا سر کا اس مین اختلاف ہے۔ نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے پاؤ سر کا مسح فرض ہے اور تمام سر کا سنت۔ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام سر کا مسح فرض ہے لیکن نزدیک امام احمد کے عورت اگر بعض سر کا مسح کرے تو کافی ہوگا اور نزدیک امام شافعی کے ایک بال[2] کے مسح کرنے سے بھی فرض ادا ہوجاتا ہے لیکن تمام سر کا سنت ہے۔ چوتھا فرض۔ دھونا دونون پاؤن کا ٹخنون سمیت اور ان چار فرضون کے سوائے اور بھی چند فرائض ہین جن مین ائمہ اربعہ کا اختلاف ہے ان مین سے ایک نیت ہے کہ وہ فرض ہے دلمین نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور زبان سے کہنا مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور زبان سے نہ کہنا افضل ہے نزدیک امام مالک کے ترتیب فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے یعنی اول منھ دھونا اسکے بعد ہاتھ پھر سر پھر مسح پھر پاؤن دھونا

[1] یعنی ہر ہر مذہب کی متعدد و معتبر کتب فقہ سے جاننا چاہیے کہ اس کتاب کا ہر ہر مسئلہ متعدد کتب سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور جسپر جس مذہب والو نکا فتوی ہے وہی لکھا گیا ہے ۱۲ [2] مگر درازی کے سبب سے سر سے تجاوز کیے ہوئے بال پر مسح کرنا کافی نہ ہوگا ۱۲ منہ

Marfat.com

اور سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور موالات یعنی اعضا پے درپے دھونا فرض ہے
نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور دلک یعنی رگڑنا اعضا
کا فرض ہے نزدیک امام مالک کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔ اور مضمضہ اور استنشاق یعنی کلی کرنا اور
ناک میں پانی لینا فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
اگر روزہ دار نہ ہو مبالغہ کرنا کلی کرنے میں تاکہ پانی حلق تک پہنچے اور ناک میں پانی لینے میں تاکہ پانی نتھنوں
کے آخر تک پہونچے اور افضل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے تین دفعہ مضمضہ کرنا پھر تین دفعہ
استنشاق کرنا اور دونوں کے لیے چھ دفعہ تازہ پانی لینا اور نزدیک امام شافعی کے افضل ہے ایک ہی چلو سے
مضمضہ اور استنشاق کرنا اور تین ہی دفعہ تازہ پانی لینا اور نزدیک امام احمد کے اختیار ہے چاہے ایک ہی
چلو سے تین دفعہ کلی بھی کرے اور ناک میں پانی بھی لیوے یا تین چلو سے یا چھ دفعہ بھی تازہ پانی
لے۔ اور تسمیہ[1] یعنی بسم اللہ کہنا فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ
ثلثہ کے بیس فرائض وضو نزدیک امام ابوحنیفہ کے چار ہیں اور نزدیک امام شافعی کے چھ اور
نزدیک امام مالک کے سات اور نزدیک امام احمد کے دس۔ اور سنت ہے مسواک کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے
لیکن مکروہ ہے روزہ دار کو بعد زوال کے نزدیک امام شافعی کے اور ایک قول سے امام احمد کے مگر
دوسرے قول میں امام احمد کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے مکروہ نہیں اگر مسواک نہو تو انگلی سے
دانتوں کو ملے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے دہونا دونوں ہاتھوں کا پہنچوں تک تین دفعہ اور ہر عضو کا
تین بار دھونا اور نزدیک امام شافعی کے سر کا مسح بھی تین بار سنت ہے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہے
مسح کانوں کا بھی تین بار نزدیک امام شافعی کے اور ایک بار نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مسح کانوں کا اُسی تری سے
کرے جو باقی رہے مسح سر سے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور تازہ پانی لینا بھی سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور
سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے خلال کرنا انبوہ ڈاڑھی کا اور پاؤں کی انگلیوں کا اور واجب ہے ہاتھ کی انگلیوں
کا خلال نزدیک امام مالک کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔ اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے تیامن[1] یعنی
سیدھی جانب سے ہر عضو کا دھونا مثلاً پہلے دایاں ہاتھ دھوئے پھر بایاں مگر رخساروں اور پہنچوں[2] کو ملا کے دھوئے اور دونوں

---

[1] حنفی مذہب میں بعض فقہا تیامن کو سنت کہتے ہیں بعض مستحب ۱۲ [2] حنفی مذہب میں دونوں پہنچوں کو پہلے تین بار
جدا کر کے بھی دھو لیں آگے دایاں پھر بایاں پھر دونوں کو ملا کر تین بار دھو دیں ۱۲

Marfat.com

کانون کا مسح ملا کے کرے اور مستحب ہے گردن کا مسح نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور مستحب نہین نزدیک امام
مالک اور امام شافعی کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے منھ دھونا زیادہ مقدار فرض سے اسیطرح
دھونا ہاتھون اور پاؤن کو کاندھون اور زانوؤن تک اور سنت نہین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے مگر
نزدیک امام ابوحنیفہ کے مقدار فرض سے منھ زائد دھونا اور ہاتھ کا دوسے ڈنڈ تک اور پاؤن کو آدھی پنڈلی تک سنت

## باب نواقض الوضوء

وضو باطل ہوتا ہے نکلنے سے کسی چیز کے آگے یا پیچھے سے معتاد ہو یعنی اسکے نکلنے کی عادت ہو جیسے بول [illegible]
غائط اور ہوا دبر سے یا غیر معتاد رہے جیسے کیڑا[1] اور سنگریزہ فرج سے یا ذکر سے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نزدیک امام [illegible]
کے معتاد سے وضو باطل ہے غیر معتاد سے باطل نہین اور منی نکلنے سے وضو باطل نہین ہوتا نزدیک امام شافعی
کے اور باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ہوا فرج اور ذکر سے نکلے تو وضو باطل نہین ہوتا نزدیک امام ابوحنیفہ
اور امام مالک کے مگر باطل ہوتا ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ
نکلنے سے کسی نجس چیز کے سوا ان دو راہون سے مانند خون اور پیپ کے جب بہ آوے اس جگہ تک کہ اس کا
دھونا وضو یا غسل مین واجب ہے پس اگر فصد لیوے اور نکلے بہت خون لیکن زخم کی جگہ نہ بھرے تو بھی وضو
باطل ہوگا اور اگر دبایا[2] زخم کو اور اُس سے خون نکلا اور تجاوز کر گیا اگر نہ نچوڑتا تو نہ تجاوز کرتا تو بھی وضو باطل ہوگا
اور اگر کسی چیز کو دانت سے کاٹا اور خون کا اثر دیکھا یا خلال کیا اور خون خلال پر ظاہر ہوا یا ناک مین انگلی کی اور
انگلی پر خون دیکھا یا ناک جھاڑی اُسمین سے جما ہوا خون مثل مسور کے دانے کے نکلا تو ان سب صورتون
مین وضو باطل نہوگا اور ایسا ہی سوئی گڑ جاوے اور خون اپنے مقام تک چڑھ آوے لیکن نہ بہے [illegible]
اسیطرح آنکھ کے اندر آبلہ ہو اور اسپر سے پوست اُتار اجاوے اور خون بہ نکلے مگر آنکھ کے اندر رہے
وضو باطل نہ ہوگا کیونکہ آنکھ کے اندر وضو اور غسل مین دھونا واجب نہین۔ اسیطرح باطل نہین ہوتا
کیڑا نکلنے سے زخم یا ناک یا کان یا منھ سے اور گوشت کا ٹکڑا نکلنے سے اور نزدیک امام مالک اور
امام شافعی کے ان سب چیزون سے وضو باطل نہین ہوتا اور نزدیک امام احمد کے زائد نکلے تو باطل ہوگا

[1] حنفیہ کی ایک روایت غیر مفتی بہ مین ہے کہ کیڑا ذکر سے نکلے تو وضو نہ ٹوٹے گا مگر در مختار شرح در مختار مین لکھا ہے کہ کیڑا اور سنگریزہ نکلنا ذکر اور فرج سے ناقض وضو ہے اجماعا۔ ۱۲ منہ [2] ایک روایت غیر مفتی بہ مین ہے کہ زخم کو نچوڑنے سے خون نکلے اور تجاوز کرے تو وضو نہ ٹوٹے گا مگر بہت سی کتب مین وضو ٹوٹ جانے پر فتویٰ ہے جیسے خلاصہ اور بزازیہ و فتح القدیر اور کافی اور قنیہ و جامع الفتاوی اور ذخیرہ اور حلیہ و [illegible]

Marfat.com

تھوڑا نکلے تو نہیں اور قے سے بھی وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے کھانا ہو یا تلخہ یا خون بندھا ہوا اور خون جو تھوک کے برابر ہو ایسا کہ تھوک سرخ ہو جائے اگر تھوک خون سے زیادہ ہووے اور تھوک زرد ہو جاوے تو وضو نہیں باطل ہوتا ہے اور بلغم سے بھی نہیں باطل ہوتا ہے اور شرط ہے واسطے وضو باطل ہونے کے قے منہ بھر کے ہووے اگر تھوڑی تھوڑی قے ہووے ایک متلی سے اور سب جمع کرے تو منہ بھر کے ہووے تو بھی وضو باطل ہے مگر خونِ سائل ناقض وضو ہے اگرچہ منہ بھر کے نہ ہو اور وہ چیز کہ جسکے نکلنے سے وضو باطل نہیں ہوتا وہ نجس بھی نہیں ہے جیسے خون جبکہ مقام زخم سے جدا نہ ہووے پاک ہے اسیطرح تھوڑی سی قے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے قے سے بھی وضو باطل نہیں ہوتا اور نزدیک امام احمد کے زائد ہو تو باطل ہے نہیں تو باطل نہیں اور مرتد ہونے یعنی کافر ہو جانے سے مسلمان کے نعوذ باللہ منہا وضو نہیں باطل ہوتا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور باطل ہوتا ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور وضو باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے عقل زائل ہونے سے بسبب جنون یا نشہ یا بیہوشی کے یا سونے سے چت یا کروٹ یا اٹھنگ کے سہارا اپنا دونوں زانو پر یا دونوں ہاتھوں پر رکھے ہوئے یا ایک سرین پر ایسا کہ مقعد اسکی [illegible] یا کسی چیز پر تکیہ کر کے سووے اسطرح سے کہ اگر وہ چیز نکالی جاوے تو سونے والا گر پڑے اور مقعد زمین پر مضبوط نہ ہے اور نہیں باطل ہوتا وضو نزدیک امام ابوحنیفہ کے سونے سے [illegible] نماز کے قیام میں ہو یا قعدے میں یا رکوع میں اگر سجدہ میں سووے [illegible] وضو باطل نہ ہونے کے لیے ہیئت مسنون پر مرد کے سونا ایسا کہ بازو بغل سے پیٹ ران [illegible] پنڈلی سے جدا رہے نماز میں ہو یا خارج نماز میں اور نزدیک امام مالک کے رکوع یا سجدے میں [illegible] سووے تو وضو باطل ہوتا ہے بشرطیکہ سونا دراز ہو اور قیام اور قعدے میں سونے سے باطل نہیں ہوتا اور نزدیک امام شافعی کے سب طرح کے سونے سے وضو باطل ہوتا ہے مگر جسوقت کہ مقعد زمین پر مضبوط رکھکر سووے تو نہیں باطل ہوتا ہے وضو نزدیک امام احمد کے کسی ایک ہیئت پر دیر تک سووے تو وضو باطل ہوتا ہے۔ اور باطل ہوتا ہے وضو نزدیک امام احمد کے اونٹ کا گوشت کھانے سے اور نہیں باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نماز میں قہقہہ کرنے سے وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے بشرطیکہ نماز ادا کرنے والا بالغ ہے اور وہ نماز رکوع

Marfat.com

اور سجود کی ہے پس لڑکے کا قہقہہ کرنے سے وضو باطل نہین ہوتا اور ایسا ہی نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت مین قہقہہ کرنے سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے قہقہہ کرنے سے وضو باطل نہین ہوتا مطلقا اور نہین باطل ہوتا ہے وضو نزدیک امام ابوحنیفہ کے چھونے سے فرج اور ذکر کے اور باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے بغیر حائل کے چھونے سے اور بھی شرط ہے نزدیک امام شافعی کے باطن کف سے یا انگلیون کے باطن سے چھونا پشت کف سے چھووے تو وضو باطل نہ ہوگا مگر باطل ہوگا نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور نہین باطل ہوتا ہے وضو چھونے سے حلقۂ دُبر کو نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور باطل ہوگا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور انثیین کے چھونے سے وضو باطل نہ ہوگا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نہین باطل ہوتا ہے وضو چھونے سے کسی مرد کے کسی عورت کو نزدیک امام ابوحنیفہ کے لیکن مباشرت فاحشہ ہو یعنی شرمگاہ مرد اور عورت کی یا دو عورت یا دو مرد کی برہنہ چھوئی جاوے ساتھ انتشار کے تو دونون کا وضو باطل ہوتا ہے لیکن عورت کا وضو باطل ہونے کے واسطے انتشار ذکر شرط نہین ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے باطل ہوتا ہے وضو[1] مرد کا چھونے سے عورت کو اگر حد شہوت کو پہنچے ہون لیکن نزدیک امام احمد کے شرط ہے شہوت سے چھونا محرم رہے یا غیر محرم اور نزدیک امام مالک کے چھونے کے وقت لذت پانا شرط ہے اگرچہ نہ قصد کرے لذت کا محرم رہے یا غیر محرم قصد کرے لذت کا اور نہ پاوے لذت تو بھی وضو باطل ہے غیر محرم کو چھونے سے اگر محرم کو چھوا تو باطل نہین بغیر لذت کے اور نزدیک امام شافعی کے شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے وضو باطل ہوتا ہے لیکن شرط ہے غیر محرم کو چھونا اگر محرم کو چھووے تو وضو باطل نہ ہوگا جیسے مان اور ساس اور دایہ اور سوائے ان کے جو ہمیشہ محرم ہین اگر سالی کو یا مانند اسکے لیکن عورت کے نکاح مین رہنے تک محرم ہین اُن کو چھوا تو وضو باطل ہوتا ہے اور چھوئی ہوئی عورت[2] کا بھی وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور امام احمد کے ایک قول سے اور دوسرے قول مین امام احمد کے باطل نہین اور باطل ہوگا وضو نزدیک امام مالک کے چھونے سے امرد کو شہوت سے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کسی شخص کو یقین ہووے اپنے طہارت کا اور شک ہووے حدث مین تو وہ محدث ہے نزدیک امام مالک کے اور

[1] اور اسیطرح وضو باطل ہوتا ہے عورت کا چھونے سے مرد کو ۱۲ [2] اور ایسا ہی عورت کے چھوئے ہوئے مرد کا بھی وضو باطل ہوتا ہے ۱۲

Marfat.com

نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر یقین ہووے کہ حدث ہے اور شک ہووے طہارت مین تو وہ محدث ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور حرام ہے محدث کو نماز پڑھنا اور سجدۂ تلاوت اور سجدۂ سہو اور طواف کرنا اور قرآن شریف کو چھونا بغیر غلاف کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور غلاف کے ساتھ چھونا جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور نہین جائز ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے غلاف سے بھی لیکن دوسرے اسباب کے ساتھ قرآن شریف ہو تو بغیر قصد قرآن شریف کے اٹھانا جائز ہے۔

## باب الغسل

غسل مین دو چیزین فرض ہین نزدیک امام شافعی کے اور تین نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پانچ نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام بدن پر پانی ڈالنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ملنا بدن کا فرض ہے نزدیک امام مالک کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نیت سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مضمضہ اور استنشاق فرض ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور سنت نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور تسمیہ فرض ہے نزدیک امام احمد کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور موالات اور خلال کرنا بالون کا فرض ہے نزدیک امام مالک کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور عورتون پر واجب نہین کہ اپنی چوٹی کھولین لیکن بالون کے اندر پانی نہ پہنچے تو نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کھولنا واجب ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے پانی اندر پہنچانا ضرور نہین لیکن بالون کی جڑ کو تر کرین نہین تو کھولنا واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اجماع ہے ائمہ اربعہ کا غسل واجب ہونے پر غائب ہونے سے حشفہ یعنی سر ذکر کے قبل یا دبر مین فاعل و مفعول پر انزال ہو یا نہ ہو اگر بعد انزال کے پیشاب سے پہلے غسل کرے پھر بقیہ منی[1] نکلے تو غسل واجب ہوگا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اگر بعد پیشاب کے نکلے تو واجب نہین مگر واجب ہوگا نزدیک امام شافعی کے دونون صورت مین اور نہین واجب ہوگا نزدیک امام مالک کے دونون صورت مین اور میت اور چارپائے کے ساتھ وطی کرنے سے غسل واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن نزدیک امام ابوحنیفہ کے انزال

---

[1] مجمع الانہر اور رد المحتار شرح در مختار مین جو فقہ حنفیہ مین مذکور ہے اگر بعد انزال قبل پیشاب کرنے یا سونے یا مشی کے غسل کرے پھر بقیہ منی نکلے تو غسل واجب ہوتا ہے اگر بعد سونے یا پیشاب یا مشی کے بقیہ منی نکلے تو غسل واجب نہین بشرطیکہ بدون شہوت کے نکلی ہو اگر شہوت سے ہو تو غسل واجب ہوگا کیونکہ یہ انزال جدید ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

شرط ہے اور واجب ہے[1] غسل نزدیک ائمہ اربعہ کے منی نکلنے سے کود کر شہوت کے ساتھ اگر بغیر شہوت کے انزال ہو تو غسل واجب ہے نزدیک امام شافعی کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر سونے والا جاگے اور پاوے منی کو تو غسل واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگرچہ احتلام یاد نہ رہے اگر مذی پاوے اور احتلام یاد رہے تو غسل واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر احتلام یاد رکھے اور تری نہ ہو تو غسل واجب نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہے غسل منقطع ہونے سے حیض ونفاس کے اگر بغیر خون کے بچہ پیدا ہو تو بھی غسل واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہے غسل نزدیک امام مالک اور امام احمد کے نومسلم پر اور مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے لیکن جنب یا حائضہ یا نفساء ہو تو فرض ہے اور حرام ہے جنب کو جو حرام ہے محدث کو اور سوائے اس کے تلاوت قرآن شریف کی اور مسجد مین جانا اور ٹھہرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے داخل ہونا واسطے گزرنے کے حرام نہین۔

## باب المیاہ

جائز ہے وضو اور غسل پانی سے برسات کے اور زمین کے مانند چشمے اور حوض اور کنوئین اور تالاب اور دریا وغیرہ کے تھوڑا ہو یا بہت جبکہ پاک اور پاک کرنے والا ہو اگر نجس ہو تو جائز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور پانی مین نجاست پڑے اور رنگ بو مزہ نہ بدلے تو پاک ہے بشرطیکہ دہ دردہ ہو نزدیک امام ابوحنیفہ کے یا قلتین ہو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور بغیر شرط کے نزدیک امام مالک کے اگر کوئی ایک صورت بدلے تو نجس ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے پانی تھوڑا ہو یا بہت۔ اور دہ دردہ وہ ہے جو مربع دس دس گز ہووے گز سے چوبیس انگل کے اور نہ کھل جاتی ہو زمین چلو لینے سے اگر پانی جاری ہو تو دہ دردہ کی شرط نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قلتین ضرور ہے جاری ہو تو بھی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور قلتین وہ ہے جو پانسو رطل بغدادی ہووے تقریب پیمایش اسکی یون ہے کہ طول سوا ہاتھ عرض سوا ہاتھ عمق سوا ہاتھ اور جو پانی کہ مستعمل ہو واسطے رفع حدث[2] مین

---

[1] واجب سے مراد فرض ہے سب موجبات غسل مین ۱۲ منہ [2] اور پانی مستعمل ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ساقط ہونے سے فرض کے مثلا ہاتھ وغیرہ دھونے سے جو فرض ہو محدث ہو تو اگر جنب ہو تو کوئی ایک عضو دھونے سے اسیطرح ہاتھ پاؤن پانی مین ڈالنے سے مگر برتن سے یا چلو سے پانی لینے کے قصد سے ہاتھ ڈالے تو مستعمل نہین اور نزدیک امام شافعی کے بھی ایسا ہی ہے نیت رفع حدث ہو تو نہین تو مستعمل نہین اور حائض و نفساء

Marfat.com

بیماری اور نہ میسر ہونے پانی کے اور جائز ہے تیمم نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اُس چیز سے جو جنس زمین سے ہو اور پاک ہو جیسے خاک اور ریگ اور پتھر اور سرمہ اور ہرتال وغیرہ اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہین جائز ہے تیمم سوائے پاک خاک کے اور شرط ہے نزدیک امام شافعی کے خالص خاک کی اگر اسمین آٹا وغیرہ ملا ہے تو تیمم جائز نہین اور جائز ہے نزدیک امام احمد کے اُس خاک سے جسمین آٹا وغیرہ پاک چیزین مخلوط ہین لیکن شرط ہے سب چیزون مین غبار رہنا اور فرض ہے نیت تیمم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے طہارت کی یا مباح ہونے نماز یا رفع حدث یا جنابت کی یا عبادت مقصودہ کی جو نہین صحیح ہے بغیر طہارت کے اور نزدیک امام مالک کے نیت مباح ہونے نماز کی کرے اور لازم نہین نیت حدث اصغر کی اگر حدث اصغر ہو تو۔ اگر حدث اکبر ہو تو ضرور ہے نیت حدث اکبر کی۔ اور جائز نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نیت رفع حدث اور جنابت اور طہارت کی بلکہ نیت نماز مباح ہونے کی کرے اور امام احمد کی دوسری روایت مین ضرور ہے نیت حدث اصغر اور اکبر کی اور تعین کرنا ان دونون مین سے جسکی طہارت ضرور ہے اور تیمم کے واسطے دو ضرب مارنا فرض ہے ایک سے مسح تمام مُنھ کا کرے دوسرے سے مسح ہاتھونکا کہنیون سمیت ایسا کہ ذرا بھی نہ چھوٹے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور ایک ضرب فرض ہے دوسری سنت نزدیک امام مالک کے پہلی سے مسح منھ کا کرے دوسری سے ہاتھون کا پہنچون تک فرض ہے اور کہنیون تک سنت اور نزدیک امام احمد کے سنت ہے ایک ضرب مارے اور اُس سے مسح کرے مُنھ کا اور ہاتھون کا پہنچون تک اگر دو ضرب مارکے ایک سے مسح مُنھ کا اور دوسری سے ہاتھون کا کہنیون تک کرے تو بھی مضائقہ نہین۔ لیکن فرض ہے مسح منھ اور ہاتھون کا پہنچون تک فقط اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ایک تیمم سے فرض و نوافل جتنے چاہین پڑھین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوائے ایک فرض کے دوسرا ادا نہ کرے لیکن نوافل جتنے چاہین ادا کرین اور قضا نماز بھی پڑھنا جائز ہے نزدیک امام احمد کے اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے تیمم آگے وقت کے کرنا اور باطل نہین ہوتا وقت جانے سے اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک جائز نہین اور باطل ہوتا ہے تیمم وقت جانے سے اور ایک روایت سے امام احمد کے باطل نہین ہوتا اور جائز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے نفل نماز کے واسطے تیمم کرکے فرض نماز ادا کرنا اور ایسا ہی مطلق نماز کی نیت کرکے اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے

Marfat.com

اور اسیطرح جائز ہے سجدۂ تلاوت یا نماز جنازہ کی نیت کر کے فرض نماز ادا کرنا مگر نیت مس مصحف یا مسجد مین داخل ہونے کی کی تو اُس تیمم سے نماز جائز نہین اور جائز ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے کہ تیمم کیا ہوا شخص وضو کیے ہوئے لوگون کی امامت کرے اور سنت ہے تیمم مین موالات اور ترتیب نزدیک امام ابوحنیفہ کے مانند وضو کی اور نزدیک امام مالک کے موالات فرض ہے اور ترتیب سنت اور نزدیک امام شافعی کے ترتیب فرض ہے اور موالات سنت اور نزدیک امام احمد کے دونون فرض ہین اور تسمیہ فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز ہے تیمم نزدیک ائمہ اربعہ کے مسافر کو جبکہ تشنگی کے خوف سے اُسکے پاس پانی ہو۔ اور جائز ہے تیمم اُس شخص کو جو مقید ہے شہر مین اور قادر نہین پانی پر لیکن نماز کا اعادہ کرے بعد زوال عذر کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے۔ اور اعادہ ضرور نہین نزدیک امام مالک اور امام احمد کے۔ اگر کسیکو تھوڑا پانی میسر ہو جو طہارت کو کافی نہین تو تیمم کرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور جتنا ہو سکے اتنا دھووے اور باقی کے واسطے تیمم کرے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر کسی جگہہ پانی میسر نہو اور نہ تیمم کے لائق کوئی شئے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے تشبہ کرنا ساتھ حالت مصلی کے واجب ہے پس رکوع کرے اور سجدہ کرے لیکن قرارت اور نیت نکرے حدث اکبر ہو یا اصغر۔ مگر جاے پاک نہو تو اشارہ کرے کھڑے رہکر اور دونون صورت مین اعادہ کرے نماز کا جب پانی یا تیمم کے لائق کوئی چیز ملے اور نزدیک امام مالک کے نہ تیمم کرے نہ نماز پڑھے جب تک کہ پانی یا کوئی چیز لائق تیمم کے نہ ملے اور امام ابوحنیفہ سے ایک روایت اور امام شافعی کا قول قدیم اسیطرح ہے اور قول جدید مین فرض نماز پڑھے اور اعادہ کرے جسوقت کہ پانی یا تیمم کے لائق کوئی چیز ملے۔ اور امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت مین ایسا ہی ہے اور امام مالک کے تیسرے قول مین اور امام احمد کی دوسری روایت سے نماز پڑھے اور اعادہ نہ کرے اور ردّہ ناقض تیمم نہین ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ناقض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جو ناقض وضو ہے وہ ناقض تیمم ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے۔ اور لغو ہے تیمم کا فرکا وضو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دونون لغو ہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہوتا ہے تیمم اُس شخص کا جو بسبب نہونے پانی کے تیمم کیا ہے اگر پانی ملے آگے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے۔ اگر نماز شروع کرنے کے بعد پانی ملے تو باطل ہے نماز اور تیمم نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور صحیح ہے نزدیک امام مالک کے

نماز اور نزدیک امام شافعی کے اگر مسافر ہو تو نماز صحیح ہے لیکن نماز قطع کر کے طہارت کرنا افضل ہے اگر وقت تنگ ہو تو قطع کرنا حرام ہے اور مقیم کی نماز باطل ہے ایسا ہی مسافر نیت اقامت کی کرے تو بھی باطل ہے۔ اگر یاد دے پانی بعد نماز کے تو اعادہ نہ کرے نماز کا نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مسافر کے اسباب مین پانی رہے اور وہ بھول کے تیمم سے نماز پڑھے پھر پانی یاد آوے تو نماز کا اعادہ نہ کرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور اعادہ فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جائز ہے تیمم واسطے نماز جنازہ اور عید کے فوت کا اندیشہ ہو تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور جائز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور خوف سے فوت ہونے وقت اُس نماز کے جسکا بدل ہے تیمم نکرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور بعض علماے حنفیہ کہتے ہین احتیاطاً تیمم کرے اور نماز پڑھے پھر اعادہ کرے اور نزدیک امام شافعی کے بھی ایسا ہی ہے اور نزدیک امام مالک کے تیمم کر کے نماز پڑھے اور اعادہ نہ کرے اور امام احمد سے دو روایت ہین ایک مین تیمم جائز ہے دوسری مین نہین۔ اگر دو برتنون مین پانی بھرا ہے اور اُن مین سے ایک کا پانی پاک اور دوسرے کا نجس ہے اور مصلی نہین جانتا کہ نجس کون ہے اور پاک کون ہے تو تیمم کرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور تحری کرے نزدیک امام شافعی کے اور وضو کرے اُس پانی سے کہ جسکی طہارت کا ظن غالب ہو اور امام مالک سے دو روایتین ہین ایک مین تحری کرے اور دوسری مین نہ کرے +

## باب مسح الخفین

مسح موزون کا خصائص سے اسی امت کے ہے اور وہ جائز ہے بے وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جنب کو جائز نہین ہا اور جائز ہے نزدیک امام مالک کے بغیر حصر ایام کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مسافر کو تین رات دن اور مقیم کو ایک رات دن اور مسح فقط اوپر موزون کے کرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور اوپر اور نیچے بھی کرے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر اقتصار کرے اوپر فقط تو جائز ہے بالاتفاق اور تین انگلیون کی مقدار مسح فرض ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور تمام موزے کا مسح نزدیک امام مالک کے اور اکثر موزے کا مسح نزدیک امام احمد کے اور اُس قدر کہ جس پر اطلاق مسح کا آوے نزدیک امام شافعی کے فرض ہے اور ایک بار مسح کافی ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مسح درست ہونے کے لئے شرط ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے بعد پہنے کے حدث کے وقت

Marfat.com

طہارت تمام رہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے پہننے کے وقت طہارت تمام رہے اگر کسی نے دونوں پاؤن دھو کے موزے پہنے بعد اسکے باقی اعضا دھوئے اسکے بعد حدث ہوا یا وضو ترتیب سے کیا اور داہنے پاؤن کو دھو کے موزہ پہنا اور دوسرے پاؤن کو دھو کے دوسرا موزہ پہنا بعد اسکے حدث لاحق ہوا تو دونون صورت مین مسح جائز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے کیونکہ وقت حدث کے دونون صورت مین طہارت کامل تھی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دونون صورت مین مسح جائز نہین کیونکہ پہلی صورت مین موزہ پہننے کے وقت طہارت تمام نہ تھی اور دوسری صورت مین دایان موزہ پہننے کے وقت طہارت کامل نہ تھی۔ اور واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے نکالنا دوسرے موزے کا جب نکلے ایک موزہ ابتدا مدت مسح کی حدث کے وقت سے ہے بعد مسح کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن ایک روایت سے امام احمد کے مسح کے وقت سے ہے اور باطل ہوتی ہے طہارت گذرجانے سے مدت مسح کی نزدیک ائمہ ثلثہ کے نہ نزدیک امام مالک کے اور باطل ہوتی ہے طہارت نکالنے سے موزون کے پس دھووے دونون پاؤن کو فقط نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی کے لیکن باطل ہوتا ہے پورا وضو نزدیک امام مالک کے زیادہ وقت ٹھہرے تو موزہ نکالنے کے بعد اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک مشہور روایت مین باطل ہوتا ہے پورا وضو اور دوسری روایت مین کافی ہے دونون پاؤن کا دھونا اور مسح درست ہونے کے واسطے شرط ہے کہ وہ موزہ پہن کر چلنے کے لائق اور ساتر ہو تمام قدم کو مع ٹخنون کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز نہین مسح نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر موزہ تین انگلیون کی مقدار مین پھٹا ہو تو اور نزدیک امام مالک کے جائز نہین جبکہ پھٹ جاوے [illegible] قدم کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر تھوڑا سا بھی پھٹا ہو تو مسح درست نہین مسح کرکے ایک رات دن گزرنے کے آگے مسافر ہوا تو تین رات دن تک مسح کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایک رات دن تک نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر مسافر ایک رات دن گزرنے کے آگے مقیم ہوا تو ایک رات دن کے بعد موزہ اتارے نزدیک ائمہ ثلثہ کے نہ نزدیک امام مالک کے اور مسافر سفر معصیت مین مانند مقیم کے ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ساقط کرتی ہے مسح موزہ کو جو چیز کہ ساقط کرتی ہے وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

Marfat.com

# باب الحیض والنفاس

حیض وہ خون ہے جو رحم سے عورت بالغہ کے آتا ہے اور کم مدت حیض کی مقرر نہین نزدیک امام مالک کے اور تین رات دن ہے کم مدت نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ایک رات دن نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور اکثر ایام حیض کے دس رات دن نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پندرہ رات دن نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک قول سے امام احمد کے سترہ دن اور اقل طہر درمیان دو حیض کے پندرہ رات دن نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایک قول سے امام احمد کے تیرہ رات دن اور نہین ہے حد واسطے اکثر ایام طہر کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے نماز اور روزہ حالت حیض ونفاس مین یہان قضا کرنا روزہ کا فرض ہے اور نماز کا نہین کیونکہ نماز کے قضا کرنے مین حرج ہے بخلاف روزے کے اور ایک حکمت اسکی یون بیان کی گئی ہے کہ جب حوا علیہا السلام پہلے وقت حائضہ ہوئین تو پوچھا آدم علیہ السلام سے آیا نماز پڑھون یا نہین فرمایا آدم علیہ السلام نے کہ مین نہین جانتا ہون پس وحی بھیجی اللہ تعالے نے طرف اُنکے واسطے ترک کرنے نماز کے اور جسوقت کہ پاک ہوئین حوا علیہا السلام تو پوچھا آدم علیہ السلام سے واسطے قضا کرنے نماز کے فرمایا آدم علیہ السلام نے مین نہین جانتا ہون پس وحی بھیجی اللہ تعالے نے طرف اُنکے کہ نہین ہے قضا اوپر حوا کے اور جبکہ حائضہ ہوئین روزے کی حالت مین پھر پوچھا آدم علیہ السلام سے تب حکم کیا آدم علیہ السلام نے واسطے ترک کرنے روزے کے اور نہین قضا کرنے پر اُسکے قیاس کیا اُنھون نے اوپر نماز کے اُسوقت حکم فرمایا اللہ تعالے نے اُنکو واسطے قضا کرنے روزے کے اس وجہ سے کہ آدم علیہ السلام نے حکم کیا بغیر حکم اللہ تعالے کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ قیاس حوا علیہا السلام ہی سے صادر ہوا اور حرام ہے حائضہ نفساء کو جو حرام ہے جنب کو اور حرام ہے وطی کرنا حائض ونفساء سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مباشرت کرے سوائے فرج کے تو یہ جائز ہے نزدیک امام احمد کے اور نہین جائز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے مابین ناف اور زانو کے لذت حاصل کرنا اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے وطی کرنا آگے غسل کے اگر خون موقوف ہووے بعد دس دن کے اگر آگے دس دن کے موقوف ہووے موافق عادت کے تو نہین جائز ہے یہان تک کہ غسل کرے یا گزرے وقت موافق غسل اور تکبیر تحریمہ کے یا تیمم کرکے نماز پڑھے پانی نہ ہو تو۔ اگر عادت سے کم مدت مین خون موقوف ہو تو وطی جائز نہین جب تک کہ عادت کے موافق

Marfat.com

مدت نہ گذرے اور جائز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے وطی آگے غسل کے لیکن جائز ہے بعد تیمم کے
پانی نہ ہو تو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام مالک کے اور نفاس وہ خون ہے
جو بعد تولد کے نمود ہوتا ہے۔ اگر کامل بچہ پیدا ہونے کے آگے یا حمل کے دنون مین خون آوے
تو استحاضہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نہ نفاس ہے نہ حیض اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی
کے حیض کی صلاحیت اس مین ہو تو حیض ہے نہین تو استحاضہ۔ اور نزدیک امام احمد کے بچہ پیدا ہونے
کے دو تین دن آگے خون نمود ہووے تو نفاس ہے اُسکے آگے حمل کے دنون مین نمود ہو تو
استحاضہ ہے۔ اور نفاس توآمین کا یعنی اُن دو بچون کا جن کی ولادت مین فاصلہ کم چھے مہینون
سے رہے پہلے بچے سے ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اگر پہلے بچے سے چالیس دن گزرنے کے بعد
خون رہے تو نفاس نہین اور نزدیک امام مالک کے بھی پہلے بچے سے ہے لیکن ساٹھ دن کے
بعد بھی خون رہے تو دوسرا نفاس ہے اور نزدیک امام شافعی کے دوسرے بچے سے نفاس
شروع ہوتا ہے اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک روایت مین پہلے بچے سے ہے دوسری
روایت مین پہلے بچے سے شروع ہوتا ہے بعد پھر دوسرے بچے سے اور منقضی ہوتی ہے عدت
دوسرے بچے سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اقل مدت نفاس کی مقرر نہین نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور اکثر چالیس دن نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور ساٹھ دن نزدیک امام مالک
اور امام شافعی کے اگر منقطع ہو خون نفاس کا آگے اکثر مدت کے تو جائز ہے وطی بعد غسل کے
نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن مستحب ہے نزدیک امام احمد کے جب تک چالیس روز نہ گذرین وطی نکرے
اور استحاضہ وہ خون ہے جو جاری ہوتا ہے رحم سے بغیر ایام حیض و نفاس کے اور حکم اسکا یہ
ہے کہ اس مین نماز اور روزہ اور دوسری عبادتین اور مجامعت منع نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور ایک قول سے امام احمد کے وطی کرنا جائز نہین مگر اس عورت کا شوہر زنا کا اندیشہ رکھتا ہو تو
جائز ہے اور فرض ہے ہر فرض نماز کے وقت ایسی عورت تازہ وضو کرے ایسا ہی اگر کسی کو
سلسل بول ہو تو نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد کے اور واسطے ہر فرض نماز کے
بھی تازہ وضو کرے نزدیک امام شافعی کے فقط اور نزدیک امام مالک کے اگر مدت انقطاع
خون کی اکثر خون جاری رہنے کی مدت سے ہو تو وضو فرض ہے۔ اگر دونون برابر یا مدت

Marfat.com

انقطاع کی کم رہے یا کسیکو سلسل البول ہووے تو وضو مستحب ہے واسطے ہر فرض نماز کے۔

## باب النجاستہ

شراب نجس ہے مگر سرکہ ہو جاوے بغیر علاج آدمی کے تو پاک ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر آدمی کے علاج سے ہو تو پاک ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور نجس نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور منی نجس ہے نزدیک امام مالک کے اگر وہ کسی چیز کو لگجاوے تو وہ چیز پاک نہین ہوتی سوائے دھونے کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بھی نجس ہے لیکن اگر سخت اور سوکھی ہو تو کھرچ ڈالنے سے بھی پاک ہو جاتی ہے بشرطیکہ سر ذکر کا پاک رہے ایسا کہ پیشاب نے اپنے مخرج سے تجاوز نہ کیا ہو یا بعد پیشاب کے پانی سے پاک کیا ہو نہین تو سوائے دھونے کے پاک نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے منی پاک ہے بشرطیکہ پیشاب کے بعد پانی سے پاک کیا ہو نہین تو نجس ہے اور بھی پاک ہے نزدیک امام شافعی کے منی سب جانوروں کی سوائے خنزیر اور کُتے کے۔ اور پاک ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے کپڑا وغیرہ پانی سے اور اُس چیز سے جو بہتی ہو مانند پانی کے جیسے سرکہ گلاب وغیرہ اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوائے پانی کے اور کسی چیز سے پاک نہین ہوتا اور مستعمل پانی سے بھی پاک ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نہین پاک ہوتا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے مستعمل پانی سے طہارت کرنا دوسرا پانی موجود ہونے پر اور موزہ پاک ہوتا ہے رگڑنے سے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نجاست جرم دار ہو تو وگرنہ دھونا ضرور ہے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سوائے دھونے کے پاک نہین ہوتا مطلقاً۔ اور امام احمد سے تین روایتین ہین ایک روایت مین رگڑنا کافی ہے دوسری روایت مین دھونا واجب ہے تیسری روایت مین بول و براز ہو تو دھونا واجب ہے نہین تو رگڑنا کافی ہے۔ اور مَلنے سے پاک ہوتی ہے تلوار اور چھری اور مانند اسکے اور زمین پاک ہوتی ہے خشک ہونے اور اثر نجاست زائل ہونے سے نزدیک امام ابو حنیفہ کے لیکن اُس خاک سے تیمم جائز نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوائے دھو ڈالنے کے پاک نہین اور دھونے سے پاک ہوتی ہے وہ چیز جو نجاست مرئیہ رکھتی ہے جب زائل ہو جاوے عین نجاست اور اسکا اثر نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جو نجاست مرئیہ نہین وہ ایکبار دھونے سے پاک نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے تین دفعہ دھونا ضرور ہے اور ہر بار خوب نچوڑے اگر نچوڑنا ممکن نہ ہو تو تین دفعہ دھووے اور

Marfat.com

ہر دفعہ خشک کرے ایسا کہ قطرہ نہ بہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایکبار دھونا کافی ہے اور ایک روایت مین امام احمد کے تین دفعہ دھونا شرط ہے اور ایک روایت مین سات دفعہ لیکن زمین کی نجاست کو ایک دفعہ کافی ہے۔ اور زائل ہوتی ہے نجاست کتے کی دھونے سے مانند دوسری نجاستون کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور ساتھ بار دھونا ضرور ہے ایک دفعہ مٹی رگڑکے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور خنزیر کی نجاست بھی مانند دوسری نجاستون کے ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور سات دفعہ دھونا ضرور ہے ایک دفعہ مٹی رگڑکے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور پاک ہوتا ہے کپڑا جسپر پیشاب ایسے لڑکے کا ہو جو دودھ کے سوائے کچھ نہین کھاتا پانی چھڑکنے سے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور سوائے دھونے کے پاک نہین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے۔ اگر ایسے لڑکے کا پیشاب ہو تو سوائے دھونے کے پاک نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے۔ اور معاف ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نجاست خفیفہ کم پاؤ کپڑے سے جیسے پیشاب گھوڑے کا اور جسکا گوشت حلال ہو اور بیخال ہوا مین اُڑنے والے پرندونکی جنکا گوشت حلال نہین۔ اگر گوشت حلال ہے تو پاک ہے اور نجس غلیظ ہے بیخال ان پرندون کا جو ہوا پر نہین اُڑتے مانند مُرغ کے اور معاف ہے نجاست غلیظہ کم درہم سے جیسے خون جاری اور شراب اور بول و براز آدمی کا اور بیخال مرغیون کی اور پیشاب جانورونکا جنکا گوشت حلال نہین اور پس انداختہ چارپایون کا خواہ انکا گوشت حلال رہے یا حرام اور درہم سے مراد ہتیلی کے گڑھے کی چوڑائی ہے نجاست پتلی ہو تو اگر گاڑھی ہو تو مثقال کا وزن مراد ہے۔ اگر نجاست غلیظہ کم درہم سے ہو تو دھونا سنت ہے برابر ہو تو واجب زائد ہو تو فرض ہے۔ اور نجاست خفیفہ پاؤ عضو یا پاؤ کپڑے برابر ہو تو دھونا فرض ہے کم ہو تو سنت اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے کوئی ایک نجاست معاف نہین کسی چیز پر ہو مگر تھوڑا خون اور پیپ کپڑے اور بدن کو لگ جاوے تو معاف ہے لیکن پاک ہے بول و براز حلال جانورونکا نزدیک امام احمد اور امام مالک کے نہ نزدیک امام شافعی کے۔

## باب الاستنجا

استنجا کرنا کلوخ سے یا پانی سے فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت مؤکدہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے لیکن نجاست درہم برابر ہو تو دھونا واجب ہے زائد ہو تو فرض ہے۔ حدیث شریف مین ہے پاکی کرو پیشاب

لے یعنی چھہ دفعہ سادے پانی سے اور ایک دفعہ مٹی رگڑنے سے ۱۲ منہ کے یعنی چھہ دفعہ سادے پانی سے اور ایکدفعہ مٹی رگڑنے سے ۱۲

Marfat.com

سے کیونکہ اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہوتا ہے۔ اور حرام ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے پنجانہ مین مُنھ اور پیٹھ قبلہ کی طرف کرنا ایسا ہی میدان مین بھی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فقط میدان مین حرام ہو مگر کوئی چیز حائل ہو تو جائز ہے اور پنجانے مین جاتے وقت نام خدا تعالے کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آیت قران شریف کی نہ لیجاوے اور نہ پڑھے اگر بھولے سے لیجاوے تو دستار مین یا رومال یا جیب مین چھپا لیوے اور مکروہ ہے پیشاب کرنا راستے مین یا لوگون کے چلنے پھرنے کی جگہہ مین۔ اور پھلدار درخت کے نیچے اور سائے مین لوگون کے نفع کے اور سخت چیز پر اور ہوا کے سامنے اور سوراخ مین اور مکروہ ہے پیشاب اور پنجانے کے وقت بے ضرورت بات کرین۔ اور پنجانے مین جاتے وقت بایان پاؤن پہلے رکھے اور باہر نکلتے وقت دایان پاؤن نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

## کتاب الصلوۃ

قال اللہ تعالیٰ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ یعنی فرماتا ہے اللہ تعالے محافظت کرو تم نمازون پر اور نماز وسطی پر اور وہ عصر کی نماز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور صبح کی نماز نزدیک امام مالک کے اور حدیث شریف مین ہے جو شخص کہ محافظت کرے نماز پر تو ہوگی وہ نماز واسطے اسکے نور اور برہان اور نجات قیامت کے روز اور جس نے محافظت نہ کی تو نہ ہوگی اُسکے لیے نور اور نہ برہان اور نہ نجات اور رہیگا وہ قیامت کے دن ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور اُبی بن خلف کے اور بھی حدیث مین ہے کہ حکم کرو تم اپنی اولاد کو واسطے نماز کے جسوقت کہ ہو دین وہ سات برس کے اور مارو اُنکو واسطے نماز کے دس برس کی عمر مین اور نماز ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور اُسکی سترہ رکعتین ہین ہر رات دن مین فجر کے دو ظہر کے چار عصر کے چار مغرب کے تین عشا کے چار نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان عاقل و بالغ پر مرد ہو یا عورت جو خالی رہے حیض و نفاس سے اور منکر نماز کی فرضیت کا کافر ہے اور واجب ہے قتل اُسکا بسبب ردت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تارک نماز کا عمداً جو معتقد ہے اُسکے وجوب کا قید کیا جاوے نماز پڑھنے تک نزدیک امام ابوحنیفہ اور قتل کیا جاوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے حداً تلوار سے اور احکام اسکے مانند مسلمانون کے ہین غسل اور دفن اور نماز اور وراثت مین اور نماز مین نیابت صحیح نہین نہ نفس سے نہ مال سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور وقت ظہر کا زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور دو سایے تک رہتا ہی

Marfat.com

سوائے سایہ اصلی کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے وہان سے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک قول سے امام ابو حنیفہ کے ایک سائے تک ہے سوائے سایہ اصلی کے وہان سے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور نزدیک امام مالک کے ایک سائے تک وقت اختیاری ظہر کا وہان سے وقت اختیاری عصر کا شروع ہوتا ہے اور آفتاب زرد ہونے تک رہتا ہے اور وقت ضروری دونون کا آفتاب غروب ہونے تک ہے۔ اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بھی وقت عصر کا آفتاب غروب ہونے تک رہتا ہے اور وقت مغرب کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے غروب شمس سے شفق ابیض غائب ہونے تک ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک قول سے امام ابو حنیفہ کے شفق احمر غائب ہونے تک ہے اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری مغرب کا تنگ ہے، نماز ساتھ شرائط کے ادا کرنے تک باقی رہتا ہے اور عشا کا وقت اختیاری غروب شفق احمر سے ثلث لیل تک ہے، اور دونون کا وقت ضروری طلوع صبح صادق تک ہے۔ اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بھی عشا کا وقت غروب شفق سے طلوع صبح صادق تک رہتا ہے۔ اور وقت اختیاری صبح کا طلوع صبح صادق سے تھوڑی روشنی ہونے تک ہے نزدیک امام مالک کے اور وقت ضروری آفتاب طلوع ہونے تک ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بھی وقت صبح کا طلوع صبح صادق سے آفتاب طلوع ہونے تک ہے، اور سخت حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے وقت پر نماز نہ پڑھنا اگر عذر شرعی نہ ہو جیسا غفلت سے سو جاوے یا نماز کا خیال نہ رہے اور وقت نماز کا گزر جاوے لیکن دونون صورت مین نماز قضا کرنا فرض ہے اور پہلی صورت مین توبہ اور استغفار بھی کرے اور بھی حرام ہے نزدیک امام مالک کے تاخیر کرنا وقت ضروری تک اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے صبح کی نماز پڑھنا اسفار یعنی روشنی کے وقت سوائے مزدلفہ[1] کے ایسا کہ چالیس آیتین پڑھ سکین اور پھر اگر باطل ہووے وضو یا نماز تو اعادہ کر سکین چالیس آیتین پڑھ کے اور عورت کو تغلیس یعنی اندھیرے مین افضل ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سب کو تغلیس افضل ہے لیکن ایک روایت مین امام احمد کے اعتبار کیا جاوے حال مقتدیون کا اگر دشوار ہو ان پر تغلیس تو اسفار افضل ہے۔ اگر صبح کی نماز مین آفتاب طلوع ہو جاوے تو نماز باطل ہوتی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور صحیح ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر عصر کی نماز مین آفتاب غروب ہو جاوے تو نماز صحیح ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحب ہے تاخیر نماز ظہر کی حرارت کے موسم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے

[1] یہ ایک مقام ہے مکہ معظمہ مین کہ وہان حجاج شب دہم ذی‌الحجہ کو رہتے ہین ۱۲ منہ

Marfat.com

لیکن نزدیک امام شافعی کے گرم ملکون مین لوگ دور سے آکے جماعت سے پڑھتے ہون تو مستحب ہے تاخیر ظہر کی نہین تو تعجیل افضل ہے اور مستحب ہے تعجیل ظہر کی ٹھنڈ کے موسم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تاخیر عصر کی نزدیک امام ابوحنیفہ کے آفتاب زرد ہونے تک مستحب ہے اور تقدیم افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مغرب مین تعجیل افضل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور عشا مین تعجیل افضل ہے نزدیک امام شافعی کے اور تاخیر افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور منع ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نماز اور سجدۂ تلاوت اور نماز جنازہ[1] آفتاب طلوع ہونے کے وقت یہان تک کہ ایک نیزہ کی مقدار بلند ہووے اور استوا اور غروب آفتاب کے وقت بھی مگر اسی دن کی عصر جائز ہے[2] غروب کے وقت اور مکروہ ہے نفل نماز بعد نماز فجر اور عصر کے اور بعد طلوع فجر کے سوائے سنت فجر کے اور حرام ہے نزدیک امام مالک کے نماز سوائے فرائض خمسہ کے وقت طلوع اور غروب آفتاب کے اور مکروہ ہے بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعتین سنت فجر اور وتر کے آگے اسفار کے اور مکروہ ہے بعد نماز عصر کے مگر نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت بعد نماز صبح کے آگے اسفار کے اور آگے آفتاب زرد ہونے کے جائز ہے۔ اور مکروہ نہین کوئی نماز وقت استوا کے اور نزدیک امام شافعی کے ان سب اوقات مین نماز پڑھنا منع ہے مگر جس نماز کا سبب مقدم ہے جیسے نماز جنازہ اور کسوف اور طواف اور نذر اور قضا اور تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو اور سجدۂ تلاوت اور شکر لیکن جائز ہین تمام نمازین مکہ کی مسجد مین اور جمعہ کے روز استوا کے وقت اور جائز ہے بعد فجر کے آگے نماز فجر کے اور نزدیک امام احمد کے قضا نمازین ان سب اوقات مین جائز ہین اور نفل نمازین جائز نہین اور نماز جنازہ اور دو رکعتین طواف کی بعد فجر اور عصر کے جائز ہے اور باقی اوقات مین دو روایتین ہین ایک روایت مین جائز ہے دوسری مین نہین۔

## باب الاذان

اذان اور اقامت فرض کفایہ ہے واسطے فرض نماز کے نزدیک امام احمد کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور اذان سنت نہین واسطے عورات کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اقامت مستحب ہے واسطے عورات کے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اگر سب لوگ شہر کے اذان اور اقامت ترک کرین تو قتل کیے جائین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اذان مین شروع اللہ اکبر چار دفعہ

---

[1] یہ اس صورت مین ہے کہ اوقات ممنوعہ کے آگے جنازہ حاضر کیا گیا ہو یا سجدہ کی آیت تلاوت کی گئی ہو مگر اوقات ممنوعہ مین ہی جنازہ حاضر ہو اور اسی وقت پڑھ لیوے ایسا ہی سجدہ کی آیت تلاوت کی گئی اوقات ممنوعہ مین تو سجدہ کرنا منع نہین مگر مکروہ تنزیہی ہے ۱۲ منہ [2] کراہت تحریمی کے

Marfat.com

بعدہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو دفعہ اور اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو دفعہ۔ اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو دفعہ۔ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو دفعہ۔ اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ دو دفعہ۔ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک دفعہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایسا ہی ہے نزدیک امام مالک کے بھی لیکن شروع مین اللہ اکبر دو دفعہ ہے۔ اور سنت ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اللہ اکبر کہے بعدہ شہادتین دو بار آہستہ کہہ کے پھر دو بار پکار کے کہے اور سنت نہین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور قضا نماز مین بھی اذان اور اقامت کہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے لیکن ایک سے زائد قضا ہون تو ایک کے واسطے اذان کہنا اور تمام کیلئے اقامت کہنا سنت ہے اور نزدیک امام مالک کے قضا نماز کو فقط اقامت کہے اور سننے والا اذان کا وہی کلمہ کہے جو موذن کہتا ہے لیکن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن بعض علمائے حنفیہ کہتے ہین حی علی الفلاح کے وقت مَا شَاءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَکُنْ کہے۔ اور اقامت نزدیک امام ابوحنیفہ کے مانند اذان کے ہے ساتھ زیادہ کرنے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے دو دفعہ بعد حی علی الفلاح کے اور نزدیک امام مالک کے ایک ایک بار کہے سب کلمے اور قد قامت الصلوٰۃ سوائے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کے۔ اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دو بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ باقی کلمے ایک ایک بار اور قد قامت الصلوٰۃ کے جواب مین کہے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز نہین اذان آگے وقت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن واسطے صبح کی نماز کے جائز ہے دو اذان ایک آگے وقت کے اور ایک بعد وقت کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور صبح کی نماز مین بعد حی علی الفلاح کے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو دفعہ کہے اور اُسکے جواب مین صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ کہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اذان کھڑے رہ کے کہے قبلے کی طرف منھ کر کے اور دونون شہادت کی اُنگلیون کو کانون مین رکھے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کے وقت داہین طرف منھ پھیرے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت بائین طرف اور اذان کے بعد درود شریف پڑھ کے یہ دعا مانگے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ۔ نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

## باب شروط الصلوٰۃ

طہارت کپڑے کی اور بدن کی نجاست حقیقی اور حکمی سے اور طہارت جاگے نماز کی اور استقبال قبلہ

Marfat.com

اور وقت اور شرمگاہ چھپانا یہ سب شرائط ہین واسطے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے آور شرمگاہ مرد کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ناف کے نیچے سے گھٹنون کے نیچے تک ہے، اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مابین ناف اور زانو کے آور شرمگاہ عورت حُرّہ کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے تمامی بدن ہے سوائے مُنھ اور ہتھیلیون اور قدمون کے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سوائے مُنھ اور ہتھیلیون کے اور نزدیک امام احمد کے سوائے مُنھ کے اور شرمگاہ کنیز کی مانند مرد کے ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن پیٹ اور پیٹھ مانند عورت حرہ کے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور باطل ہوگی نماز نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر ظاہر ہووے چوتھائی اُس عضو کی جو شرمگاہ مین داخل ہے جیسے چوتھائی ران وغیرہ کی۔ آور نزدیک امام مالک کے اگر ذکر یا انثیین یا مقعد سے کوئی شے نظر آوے تو نماز کا اعادہ کرے وقت باقی رہے یا نرہے اگر سرین یا زیر ناف نظر آئے تو اعادہ کرے اگر وقت باقی رہے اگر ران نظر آئے تو اعادہ نہین اور عورت کے اعضا مین چھاتی یا گردن یا سر یا ہاتھ یا ظاہر قدم یا پشت سے کل عضو یا بعض نظر آوے تو اعادہ کرے اگر وقت باقی رہے آور قدم کا باطن نظر آوے تو اعادہ ضرور نہین آور سوائے انکے کوئی عضو نظر آوے تو اعادہ کرے وقت باقی رہے یا نرہے اور نزدیک امام شافعی کے تھوڑا بھی نظر آوے تو نماز باطل ہے اسیواسطے مرد کو ضرور ہے کچھ ناف اور زانو سے بھی چھپانا۔ آور نزدیک امام احمد کے زائد نظر آوے تو نماز باطل ہوگی۔ اور مونڈھے پر کپڑا رہنا فرض ہے نزدیک امام احمد کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کسی کے پاس دو کپڑے ہون ایک طاہر اور ایک نجس اور معلوم نہین کہ طاہر کونسا ہے اور نجس کونسا تو تحری کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور جسکے طہارت کا ظن غالب ہو اُسی سے نماز پڑھے۔ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے ہر کپڑے سے نماز پڑھے۔ اگر نہ پاوے مصلی کپڑا واسطے نماز کے تو افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نماز پڑھنا بیٹھکر اشارے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کھڑے رہکر پڑھے اور نزدیک امام احمد کے ایک روایت مین بیٹھکر پڑھے اشارے سے دوسری روایت مین کھڑے رہکر پڑھے رکوع وسجود سے نیت دل سے فرض ہے واسطے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور زبان سے نہ کہنا اولیٰ ہے نزدیک امام مالک کے اور کہنا مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے آور نیت اللہ اکبر کے مقارن رہنا فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے۔

Marfat.com

## باب صفۃ الصلوٰۃ

تکبیر تحریمہ ساتھ تلفظ کے فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین یعنی دونون ہاتھ اُٹھانا ایسا کہ دونون انگوٹھے دونون کانون کی لَو تک آوین لیکن نزدیک امام ابوحنیفہ کے لَو کو انگوٹھے سے مس کرے مگر عورت مونڈھون تک ہی اُٹھاوے اور سنت ہے باندھنا سیدھا اوپر بائین کے نیچے ناف کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے لیکن عورات چھاتی کے اوپر باندھین اور نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت سے امام مالک اور امام احمد کے مرد ہو یا عورت نیچے چھاتی کے اوپر ناف کے باندھے لیکن مشہور روایت مین امام مالک کے ہاتھ باندھنا سنت نہین اور مشہور روایت مین امام احمد کے ناف کے نیچے باندھے اور قیام فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بعد تکبیر تحریمہ کے ثنا پڑھنا سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے نزدیک امام مالک کے اور ثنا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ اور نزدیک امام شافعی کے ثنا یہ ہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلٰوتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اور بعد ثنا کے مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے یہ دعا پڑھنا اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ لیکن اگر وقت جانے کا خوف ہو یا امام کے پیچھے قرارت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو مستحب نہین اور امام کو مستحب ہے اگر مقتدی راضی ہون تو۔ اور قرارت یعنی قرآن شریف کی ایک آیت جسمین دو کلمے یا زائد ہون پڑھنا فرض ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے امام اور منفرد کو ہر رکعت مین نفل اور واجب کے اور دو رکعتون مین فرض کے خواہ پہلے دو رکعتین ہون یا آخر کی یا پہلے کی ایک اور آخر کی ایک لیکن واجب ہے پہلی دو رکعتون مین اور واجب ہے سورۂ فاتحہ اور ضم سورہ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتین بعد سورۂ فاتحہ کے ہر رکعت مین واجب اور نفل کی اور پہلے دو رکعتون مین فرض کے اور دوسری رکعتون مین فرض کی سورہ فاتحہ مستحب ہے اور ضم سورہ مستحب نہین اور سورہ فاتحہ فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے ہر رکعت مین سب

نمازون کے امام اور منفرد کو ضم سورہ سنت ہے نوافل کی سب رکعتون مین اور فرض کی پہلے دو رکعتون مین فقط۔ اور قرارت نکرے مقتدی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض ہے نزدیک امام شافعی کے سورۂ فاتحہ مقتدی پر بھی اور دوسری سورۃ سنت ہے لیکن جہریہ نمازمین دوسری سورۃ نہ پڑھے امام کی قرارت سنی جاوے تو اور مستحب ہے امام کو توقف کرنا سورۂ فاتحہ پڑھ کے مقتدی کی سورہ فاتحہ پڑھنے تک اور اسوقت امام کو مستحب ہے کچھ قرارت یا ذکر یا دعا کرنا آہستہ ایسا کہ اپنے کو سنی جاوے اور فرض نہین قرارت مقتدی پر نزدیک امام مالک اور امام احمد کے لیکن مستحب ہے نزدیک امام مالک کے سریہ نماز مین اور مکروہ ہے جہریہ نماز مین قرارت امام کی سُنے یا نہ سُنے اور سنت ہے نزدیک امام احمد کے سریہ نماز مین۔ اور مکروہ نہین جہریہ نماز مین امام کی قرارت نہ سُنے تو اگر قرارت سُنے تو مکروہ ہے لیکن مستحب ہے امام کو توقف کرنا سورۂ فاتحہ پڑھ کے مقتدی کی سورۂ فاتحہ پڑھنے تک اور سنت ہے قرارت کے واسطے أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے فرض نماز مین اور بسم اللہ آیت ہے سورہ فاتحہ کی نزدیک امام شافعی کے پس فرض ہے قرارت اسکی ساتھ سورۂ فاتحہ کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے آیت سورۂ فاتحہ کی نہین لیکن سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے آگے سورۂ فاتحہ کے پڑھنا اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے فرض نماز مین اور علمائے مالکیہ کہتے ہین کہ بسم اللہ پڑھے مالکی آہستہ بغیر نیت فرض اور نفل کے واسطے خروج کے خلاف سے امام شافعی کے اور بسم اللہ جہر سے پڑھنا سنت ہے جہریہ نماز مین نزدیک امام شافعی کے اور آہستہ پڑھنا سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے آمین کہنا آہستہ سورہ فاتحہ تمام ہونے کے بعد اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے آمین جہر سے کہے جہریہ نماز مین اور واجب ہے قرارت جہر سے کرنا امام کو فجر مین اور مغرب و عشا کی پہلی دو رکعتون مین اور آہستہ پڑھنا ظہر اور عصر مین اور مغرب کی اخیر کی ایک رکعت اور عشا کی اخیر دو رکعتون مین امام اور منفرد کو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور منفرد کو اختیار ہے جہریہ نماز مین خواہ پکار کے پڑھے خواہ آہستہ لیکن افضل ہے پکار کے پڑھنا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت ہے پکار کے پڑھنا نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب نہین نزدیک امام احمد کے لیکن پکار کے پڑھے تو مضائقہ نہین اور بعد قرارت کے رکوع کرنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تکبیر واسطے رکوع اور سجود کے اور سجدے سے

Marfat.com

اور پہلے قعدے سے اُٹھتے وقت واجب ہے نزدیک امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔ اور
رکوع کے وقت سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین ایسا کہ رفع ساتھ ابتدا تکبیر کے کرے
جب ہاتھ کان تک اُٹھاوے رکوع مین جاوے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے رفع یدین
اور رکوع مین تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنا تین بار سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے امام احمد کے
نزدیک ایکبار اور تین بار سنت اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے منفرد کو یہ دعا بھی زیادہ کرنا اَللّٰھُمَّ لَكَ
رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَشَعْرِیْ وَ
بَشَرِیْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور امام ہی اسکو پڑھے اگر قوم راضی ہو نہین تو مکروہ
ہے اور اقل رکوع اتنا جھکنا کہ دونون ہاتھ گھٹنون تک پہنچین نہین تو رکوع ادا نہین ہوگا نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے دونون پنجون سے گھٹنون کو پکڑنا اُس وقت
انگلیان کشادہ رہین اور سر پیٹھ کے برابر رہے اور مرد کہنیون کو پسلیون سے جدا رکھے۔ اور عورت
ملاوے اور رکوع مین طمانیت یعنی آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام
ابوحنیفہ کے اور قومہ یعنی رکوع سے قیام مین آنا اور اُسمین آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور
سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے لیکن علمائے محققین حنفیہ کہتے ہین کہ واجب ہے۔ اور رکوع سے
سر اُٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا اور قومہ مین اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا سنت ہے
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے
ربنا لك الحمد کے بعد یہ زیادہ کرنا مِلْاءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاءَ الْاَرْضِ وَمِلْاءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ
اور منفرد یہ دعا بھی پڑھے اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا
اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اور اسکو امام بھی پڑھے اگر قوم راضی
ہو اور سنت ہے رفع یدین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رکوع سے سر اُٹھاتے وقت ایسا کہ سر
اُٹھاتے وقت ہاتھ اُٹھانا شروع کرے اور سیدھا کھڑا ہوکر ہاتھ چھوڑ دیوے اور مکروہ ہے نزدیک امام
ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور دو سجدے کرنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے تین بار سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا سجدے مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے ایک دفعہ اور تین دفعہ

لہ سبحان ربی العظیم کے ساتھ وبحمدہ زیادہ کرنا افضل ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ۱۲ منہ

Marfat.com

سنت اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے منفرد کو اور امام کو اگر قوم راضی ہو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اور سجدے مین آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام ابو حنیفہ کے۔ اور مستحب ہے نزدیک امام مالک کے سجدہ مین جاتے وقت اول دونون ہاتھ رکھے پھر زانو پھر پیشانی اور ناک اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے اول زانو رکھے پھر ہاتھ پھر پیشانی اور ناک لیکن نزدیک امام ابو حنیفہ کے اول ناک رکھے پھر پیشانی اور اٹھاتے وقت اول پیشانی پھر ناک اٹھاوے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دونون ایک ساتھ رکھے اور سجدے سے اور پہلے قعدے سے اٹھتے وقت اول زانو اٹھاوے اور ہاتھ زمین پر ٹیک کے اٹھے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اول ہاتھ اٹھاوے اور زانو پر ٹیک کر اٹھے اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے سجدے مین دونون ہاتھ کانون کے مقابل اور انگلیان قبلہ کی طرف رہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مقابل کاندھون کے رہین اور کہنیون کو زمین اور پہلو سے اور پیٹ کو ران سے جدا رکھے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن عورتین ملاوین بعض اعضا کو اپنے ساتھ بعض کے۔ اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سجدہ مین نظر ناک اور رخسارہ پر رہے اور قعدہ مین گود مین اور قیام مین جائے سجدہ پر اور رکوع مین پاؤن کی پشت پر اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تمام نماز مین نظر جائے سجدہ پر رہے لیکن نزدیک امام شافعی کے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے وقت انگلی پر نظر رہے۔ اور سجدے مین فرض ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے پیشانی زمین پر رہنا اور واجب ہے ناک اور دونون ہاتھ اور زانو اور انگلیان قدم کی رکھنا مگر ایک انگلی پاؤن کی زمین پر رکھنا فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے سجدہ پیشانی پر فرض ہے۔ اور سنت ہے ناک اور گھٹنون اور پنجون اور قدمون پر اگر ناک پر سجدہ نہین کیا تو نماز کا اعادہ کرے اگر وقت باقی رہے نہین تو نہین۔ اور نزدیک امام شافعی کے پیشانی اور گھٹنے اور باطن ہاتھ کے پنجون کا اور پاؤن کی انگلیون کا زمین پر رہنا فرض ہے اور ناک رکھنا سنت ہے۔ اور نزدیک امام احمد کے ان سب اعضا پر سجدہ کرنا فرض ہے اگر سجدے کے وقت عمامے کا پیچ پیشانی پر آوے ایسا کہ پیشانی زمین پر قرار پکڑتی ہے تو نماز جائز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز نہین نزدیک امام شافعی کے اور جلسہ یعنی درمیان دو سجدون کے بیٹھنا اور اسمین آرام لینا بھی فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔ اور سنت نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور محقق علمائے حنفیہ

Marfat.com

کہتے ہین کہ واجب ہے لیکن سجدے سے سر اُٹھاوے ایسا کہ قریب سجدے کے رہے پھر دوسرے سجدے
مین ویسا ہی جاوے تو نماز جائز نہین کیونکہ دونون ایک ہی سجدے کے حکم مین ہین اگر قریب قعدے کے
ہو تو نماز جائز ہے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے جلسہ مین رَبِّ اغْفِرْ لِی ایکبار کہنا [illegible]
اور سنت ہی نزدیک امام شافعی کے یہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی وَارْحَمْنِی وَاجْبُرْنِی [illegible]
وَاھْدِنِی وَعَافِنِی اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے یہ دعا اور رکوع و سجود اور قومہ مین جو دعائین [illegible]
سب نفل نماز مین پڑھنا سنت ہے اور بعد دو سجدون کے جلسہ استراحت سنت ہے [illegible]
کے اتنا کہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہے اگر اس جلسہ کو زائد کیا مقدار فرض تشہد سے تو نماز باطل ہے [illegible]
جلسہ استراحت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دوسری رکعت مثل پہلی رکعت کے ادا کرے [illegible]
اور رفع یدین نہ کرے قیام مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تعوذ پڑھے نزدیک امام شافعی کے سورۂ فاتحہ
پر ہر رکعت مین اور نہ پڑھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے لیکن پہلی رکعت مین بھول گیا ہو تو دوسری رکعت مین [illegible]
پڑھے نزدیک امام احمد کے اور بسم اللہ پڑھے ہر رکعت مین ہر سورہ کے [illegible] تو بہتر ہے نزدیک
ائمہ ثلثہ کے سوائے امام مالک کے لیکن جہریہ نماز مین جہر سے پڑھے نزدیک امام شافعی کے [illegible]
کی نماز کی دوسری رکعت مین قنوت بھی پڑھے نزدیک امام مالک اور امام شافعی [illegible]
امام مالک کے مستحب ہے قنوت رکوع کے آگے قرارت سے فارغ ہو کے [illegible]
امام شافعی کے سنت ہے بعد رکوع کے دونون ہاتھ اُٹھا کے قنوت پڑھنا [illegible]
کے یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنُثْنِیْ [illegible]
کُلَّہٗ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ لَکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ [illegible]
نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی [illegible]

---

۱۵ طحطاوی نے شرح درمختار مین نہر سے نقل کیا ہے کہ بسم اللہ پڑھنا درمیان [illegible]
ہی اور شامی مین افضل ہونیکو نقل کیا ہی اور مفتاح الصلوۃ مین لکھی ہی بسم اللہ پڑھنا [illegible]
مگر خلاف ہے امام محمد کو اور کہا بحر الرائق مین خلاف سنت ہونے [illegible] لیکن کروہ نہین [illegible]
اور ذخیرہ مین اس بات پر کہ اگر بسم اللہ پڑھے درمیان الحمد اور سورہ کے تو افضل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے [illegible]
اور کہا مضمرات مین اسی پر فتوی ہے اور یہی مختار ہی اور اس سے ظاہر ہوا ضعف اسکا جو [illegible]

Marfat.com

بالکافرین مُلحق اور نزدیک امام شافعی کے یہ پڑہے اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ مِنَ الْخَیْرِ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا قَضَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اگر امام ہو تو اہدنا وغیرہ جمع سے کہے اور جہر سے پڑہے اور مقتدی آمین کہے لیکن فَاِنَّکَ تَقْضِیْ سے مقتدی بھی آہستہ پڑہے یا خاموش رہے اور درود پڑہتے وقت بھی آمین کہے اگر امام کی قنوت نہین سُنی جاتی ہو تو مقتدی بھی پڑہے اور منفرد آہستہ پڑہے اگر شافعی امام اور مقتدی مالکی ہو تو امام کی تابعداری کرکے امام کے ساتھ رکوع کے بعد قنوت پڑہے ایسا کہ فانک تقضی امام شروع کرے تو قنوت پڑہے اور اسکے آگے آمین کہتا رہے اور سنت نہین قنوت صبح کی نماز مین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے لیکن شافعی امام قنوت پڑہے تو حنبلی مقتدی متابعت کرے اور حنفی مقتدی تابعداری نہ کرے بلکہ ہاتھ چھوڑکے کھڑا رہے اگر مقتدی شافعی ہو اور امام کوئی ایک تین مذہبون مین سے ہو تو شافعی مقتدی امام کے سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے خواہ وہ شافعی قنوت پڑہے یا نہ پڑہے بسبب قنوت نہ پڑہنے حنفی اور حنبلی کے اور مالکی اگرچہ قنوت پڑہتا ہے لیکن آگے رکوع کے اور وہ کافی نہین نزدیک امام شافعی کے اگر شافعی آگے رکوع کے قنوت پڑہے تو بعد رکوع کے اعادہ کرکے سجدۂ سہو کرے اور واجب ہے دوسری رکعت مین قعدہ اور تشہد پڑہنا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور سنت نزدیک امام شافعی اور امام مالک کے تین یا چار رکعتون کی نماز ہو تو اگر دو رکعتین کی نماز ہے تو قعدہ فرض ہے ایسا ہی تیسری رکعت مین تین رکعتون کی نماز ہو تو اور چوتھی رکعت مین چار رکعتون کی نماز ہو تو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اسمین تشہد پڑہنا فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت نزدیک امام مالک کے اور درود پڑہنا بھی فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور سنت نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور پہلے قعدے مین درود نہ پڑہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی کے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ پڑہنا اور قعدہ مین مفترش بیٹھنا سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور متورک نزدیک امام مالک کے پہلا ہو یا آخر اور نزدیک امام شافعی کے پہلے مین مفترش بیٹھنا سنت ہے دوسرے مین

Marfat.com

متورک اگر ایک ہی قعدہ ہو تو متورک بیٹھے لیکن سجدہ سہو ہو تو مفترش بیٹھے بعد سجدہ سہو کے متورک بیٹھکر سلام کہے اور نزدیک امام احمد کے جہان دو قعدے ہون پہلے مین مفترش دوسرے مین متورک بیٹھنا سنت ہے اگر ایک ہی ہو تو مفترش بیٹھے اور جلسے مین درمیان دو سجدونکے متورک بیٹھے نزدیک امام مالک کے اور مفترش نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔ اور **مفترش** اُسکو کہتے ہین کہ بائین پاؤن کو بچھاکے اُسپر بیٹھے اور داہنے پاؤن کو کھڑا کرے اور اُنگلیون کو پاؤن کی قبلہ کی طرف کرے اور **متورک** یہ کہ سرین زمین پر رکھے اور دونون پاؤن داہنی طرف نکالے مگر سیدھا پاؤن کھڑا کرے اور عورت دونون پاؤن سیدھی طرف نکالکے سرین پر بیٹھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے سب قعدون مین اور نزدیک امام شافعی کے مانند مرد کے بیٹھے اور جب پہلے قعدے سے اُٹھکر تیسری رکعت کے قیام مین آوے تو سنت ہے دونون ہاتھ کان تک اُٹھاکے باندھنا نزدیک امام شافعی کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔ اور یہ تشہد پڑھے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور نزدیک امام مالک کے یہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الزَّاكِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور نزدیک امام شافعی کے یہ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور مستحب ہو نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہادتین کے وقت سیدھے ہاتھ کی خنصر اور اُسکے بازو کی اُنگلی کو بند کرے اور بیچ کی اُنگلی اور انگوٹھے سے حلقہ کرکے شہادت کی اُنگلی کو اُٹھاوے جب اِلَّا اللّٰہ پر پہنچے تو چھوڑ دیوے اور نزدیک امام احمد کے ایسا ہی اُٹھاوے لیکن حلقہ باندھے اول تشہد سے اور نزدیک امام شافعی کے اول تشہد سے سیدھے ہاتھ کی اُنگلیون کو بند کرے لیکن کلمہ کی اُنگلی کو کھولے اور انگوٹھے کو اُسکی جڑ کے پاس رکھے اور شہادت کے وقت اُٹھاکے تھوڑا جھکا کے رکھے۔ اور نزدیک امام مالک کے بھی ویسا ہی اُنگلیون کو بند کرے مگر شہادت کی اُنگلی کو شہادت کے وقت سے آخر تک حرکت دیتا رہے اور یہ درود ابراہیم کہے نزدیک

Marfat.com

[illegible] اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [illegible] نزدیک امام احمد کے [illegible] اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [illegible] مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [illegible] کوئی دعا چاہیے [illegible] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اور حدیث شریف میں ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص سے کہ کہتا تھا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ یعنی یا اللہ مغفرت کر میری پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس ہے تجھ پر اگر تو عام دعا کرتا تو ہر آئینہ قبول کیجاتی واسطے تیرے یعنی وہ دعا قبول ہوتی ہے جو شامل ہو سب مسلمانوں کو جیسا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ [3] وَلِاُسْتَاذِيْ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور دعا کے بعد سلام کہے پہلا سلام واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے لیکن فرض ہے اپنے کام سے نماز کے باہر آنا اور سلام سے باہر آنے سے فرض

---

۱؎ درالمختار مین جو فقہ حنفیہ ہے لکھا ہے کہ مندوب ہے یعنی مستحب ہے سیدنا کہنا درود ابراہیم مین اسلیے کہ خبر دینا حقیقت حال کا عین ادب کی راہ چلنا ہے یعنی حقیقت حال یہ ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم ہمارے سردار مین سو اس بات کی خبر دینا عین ادب کی راہ چلنا ہے پس سیدنا یعنی ہمارے سردار کہنا بہ نسبت اسکے چھوڑنے کے افضل ہی اور طحطاوی اور شامی مین تصریح کی ہے سیدنا کہنے کو اسمار مبارکہ ہمارے نبی کریم اور ابراہیم علیہما الصلوۃ والسلام کے اور رملی شافعی نے بھی اپنی شرح منہاج نووی مین سیدنا کہنا افضل ہونیکو تحریر کی ہی اور کتب مالکیہ اور حنبلیہ مین بھی سیدنا کہنے کو لکھا ہی ۱۲ منہ ۲؎ فی العالمین کہنا بعض روایت مین آیا ہی اور بعض مین مذکور نہین پس فی العالمین کہے بھی تو مضائقہ نہین ۱۲ منہ ۳؎ درمختار مین لکھا ہی کہ دعا کرے اپنے لیے اور اپنے ماں باپ اور استاد کے لیے جو مسلمان ہوں اور شامی

اور واجب دونون ادا ہوتے ہین - اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سلام فرض ہے اور سلام کے وقت نماز سے باہر ہونے کی نیت سنت ہے اور دوسرا سلام فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت نزدیک امام شافعی کے اور ارادہ کرے پہلے سلام سے اُن لوگون کا جو سیدھے طرف ہین مسلمان اور فرشتون سے اور مُنھ پھیرے سیدھی طرف ایسا کہ رخسارہ نظر آوے پیچھے والون کو اس طرف کے اور بائین طرف بھی ایساہی اور امام کی بھی نیت کرے جسطرف امام ہو اور نزدیک امام مالک کے دوسرا سلام سنت نہین امام اور منفرد کو مگر سنت ہے مقتدی کو دوسرا سلام بائین طرف اور نیت کرے ان لوگون کی جو بائین طرف ہین اور ایک سلام رو برو سنت ہے نیت کرے اس سے امام کی اور سیدھی طرف کے سلام سے بھی ان لوگون کے جو سیدھی طرف ہین اور ترتیب فرض ہے ان ارکان مین جو مکرر نہین ہر رکعت مین جیسے ترتیب قیام اور رکوع اور سجود اور قعدہ اخیرہ کی نزدیک ائمہ اربعہ کے - اگر ہر رکعت مین مکرر ہے جیسا سجدہ ترتیب اسکی ساتھ مابعد اسکے واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے

## باب الجماعۃ

جماعت سنت مؤکدہ ہے واسطے فرض نماز کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور فرض کفایہ نزدیک امام شافعی کے اور واجب نزدیک امام احمد کے اور مکروہ تحریمی ہے جماعت عورتون کی جس مین عورت امام ہو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور جائز نہین نزدیک امام مالک کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے لیکن افضل یہ ہے کہ جماعت گھر مین کرین اور جو عورت کہ امام ہوتی ہے درمیان صف کے کھڑی رہے اور فرض ہے مقتدی کو نیت کرنا اقتدا کی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت کرنا امامت کی امام کو بھی فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے مگر جمعہ مین فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور فرض ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے عورات مقتدی ہون تو نیت کرنا عورت کی امامت کی سب نمازین سوائے جنازہ کے نہین تو عورتون کی نماز صحیح نہین اگر جماعت سے نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ امام محدث تھا تو نماز کا اعادہ کرے امام اور مقتدی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مقتدی کو قضا کرنا ضرور نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لیکن جمعہ مین اگر امام چالیس آدمیون مین داخل ہے تو نماز سب کی فاسد ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر چالیس آدمیون سے زیادہ ہون تو مقتدیون کی نماز صحیح ہے اگر عین نماز مین معلوم ہو کہ امام محدث ہے تو اس سے مفارقت کرنا فرض ہے نزدیک امام شافعی کے اور اعادہ کرے نماز کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے

Marfat.com

اور افضل واسطے امامت کے فقیہ ہے پھر قاری نزدیک ائمۂ ثلثہ کے اور قاری افضل ہے فقیہ سے نزدیک امام احمد کے اور نہین جائز ہے اقتدا مرد کی ساتھ نابالغ لڑکے کے فرض نماز[1] مین نزدیک ائمۂ ثلثہ کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے ساتھ ممیز بچے کے اور اقتدا فرض پڑھنے والے کی ساتھ نفل پڑھنے والے کے اور فرض نماز پڑھنا پیچھے اُسکے جو دوسری فرض نماز پڑھتا ہے ایسا ہی ادا نماز پڑھنا پیچھے قضا نماز پڑھنے والے کے جائز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی اور احمد کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اقتدا کرنا مسبوق کی بعد سلام امام کے اور جائز نہین نزدیک ائمۂ ثلثہ کے لیکن اگر اُس مسبوق نے ایک رکعت بھی اپنے امام سے نہ پائی ہو تو جائز ہے نزدیک امام مالک کے اگر رکوع پاوے تو وہ رکعت پائی نہین تو وہ رکعت قضا کرنا ضرور ہے نزدیک ائمۂ اربعہ کے۔ اور جائز ہے اقتدا نفل پڑھنے والے کی ساتھ فرض پڑھنے والے کے نزدیک ائمۂ اربعہ کے اور جائز نہین نزدیک امام مالک کے اقتدا کھڑے رہکر پڑھنے والے کی ساتھ بیٹھ کر پڑھنے والے کے عذر سے اور جائز ہے نزدیک ائمۂ ثلثہ کے لیکن نزدیک امام احمد کے شرط ہے کہ وہ امام حی رہے اور عذر دفع ہونے کی امید رہے اور مقتدی بھی بیٹھکر نماز پڑھین نہین تو جائز نہین اور جائز نہین اقتدا مرد کی ساتھ عورت کے اور قاری کی ساتھ امی کے نزدیک ائمۂ اربعہ کے اگر امام امی ہو اور مقتدی قاری اور امی تو نماز سب کی باطل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فقط قاری کی نماز باطل ہے نزدیک ائمۂ ثلثہ کے اور جائز ہے اقتدا رکوع اور سجدہ کرنے والے کی ساتھ اُس شخص کے جو اشارہ کرتا ہے رکوع اور سجود کو اور اقتدا طاہرہ کی ساتھ مستحاضہ کے جو متحیرہ نہین ہے نزدیک امام شافعی کے اور جائز نہین نزدیک ائمۂ ثلثہ کے۔ اور جائز نہین اقتدا صحیح کی ساتھ معذور کے جسکو سلس البول ہو یعنی ہمیشہ پیشاب ٹپکتا ہو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور جائز ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر امام سے کچھ سہو ہو تو مقتدی سبحان اللہ کہے نزدیک امام مالک کے مرد ہو یا عورت اور نزدیک ائمۂ ثلثہ کے مرد سبحان اللہ کہے اور عورت ہاتھ[2] پر ہاتھ مارے اور مسبوق یعنی جسکو پہلی رکعت امام کے ساتھ نہ ملی ہو جو پایا اُس نے نماز سے امام کے سو وہ آخر نماز ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے

---

[1] اور نفل نماز مین بھی جائز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے ۱۲ منہ [2] جیسا پہلی رکعت پڑھ کر بیٹھے یا دوسری رکعت پڑھکر اُٹھنا چاہے۔ ۱۲ منہ [3] نزدیک امام ابو حنیفہ کے سیدھے ہاتھ سے انگلیون کی پشت سے بائین ہاتھ کی ہتیلی پر مارے اور نزدیک امام شافعی کے سیدھے ہاتھ کی ہتیلی یا پشت سے بائین ہاتھ کی پشت پر مارے ۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اور اول نماز نزدیک امام شافعی کے اور اول نماز ہے واسطے تشہد کے اور آخر واسطے قرارت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور مکروہ ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے تنہا کھڑا رہنا ایک شخص کا صفون کے پیچھے اور نزدیک امام احمد کے تنہا کھڑے رہنے سے نماز باطل ہوتی ہے مگر امام رکوع سے اُٹھنے کے آگے صف مین داخل ہوا یا دوسرا آکے اُسکے ساتھ ملا تو نماز جائز ہے اور اقل جماعت سوائے جمعہ کے امام اور ایک مقتدی ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقتدی ایک ہو تو سیدھی طرف امام کے کھڑا رہے اگر بائین طرف یا پیچھے کھڑا رہا تو نماز مکروہ ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہے نزدیک امام احمد کے اگر دو یا زائد مقتدی ہون تو امام کے پیچھے کھڑے رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا رہا تو نماز باطل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور صحیح ہے نزدیک امام مالک کے لیکن مکروہ ہے اگر بغیر ضرورت کے ہو اور جماعت مین اول مرد رہین پھر لڑکے پھر خنثے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نزدیک امام مالک کے دو دو مرد کے بیچ مین ایک ایک لڑکا کھڑا رہے اور عورات سب کے پیچھے رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر عورت مرد کے محاذی ہووے تو نماز نہین باطل ہوتی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ وہ عورت قابل جماع کے رہے اگرچہ نابالغہ ہو خواہ محرم ہو یا نامحرم یا زوجہ لیکن مجنونہ ہو تو نماز باطل نہین اور وہ نماز رکوع اور سجود کی رہے جنازہ کی نماز مین ہو تو باطل نہین اور وہ دونون ایک مکان مین بغیر حائل کے ایک ہی نماز پڑھتے ہووین ساتھ امام کے اور امام نے نیت عورتون کی امامت کی کی ہو اور محاذات ایک رکن کامل مین رہے اگر تکبیر تحریمہ کے وقت ایک صف مین رہے اور رکوع کے وقت دوسری صف مین اور سجدے کے وقت تیسری صف مین تو ہر صف کے تین شخص کی نماز باطل ہے جو پیچھے اور سیدھی اور بائین طرف عورت کے ہین اگر عورت پہلی صف مین امام کے برابر کھڑی رہے تو نماز سب کی باطل ہوتی ہے اگر مرد اور عورت لاحق ہو کے محاذی ہووین یعنی دونون کو نماز مین حدث ہووے اور وضو کر کے اسی پر بنا کرین اُسوقت عورت محاذی مرد کے ہووے تو نماز مرد کی باطل ہے اگرچہ امام نماز سے فارغ ہونے کے بعد محاذی ہو لیکن مسبوق کے محاذی ہووے امام کے فارغ ہونے کے بعد تو نماز مسبوق کی باطل نہین ہوتی۔

## باب الحدث فی الصلوٰۃ

نماز مین حدث ہونے سے نماز باطل ہوتی ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگرچہ حدث بغیر اختیار کے ہوا اور نزدیک

Marfat.com

امام ابوحنیفہ کی بارہ[1] شرطین پائی گئین تو نماز باطل نہین ہوتی اسی پر بنا کرنا جائز ہے یعنی جس رکن مین حدث ہووے مثلاً رکوع مین تو پھر وضو کرکے اسی رکن سے نماز شروع کرنا جائز ہے لیکن استیناف یعنی شروع سے پڑھنا افضل ہے اگر کوئی ایک شرط فوت ہو تو بنا نہ کرے پہلی شرط یہ کہ حدث بے اختیاری ہو اگر مصلی کے یا اور کسی کے سبب سے ہو تو بنا نہ کرے جیسا کہ گھٹنے پر دنبل ہووے اور اسپر ہاتھ ٹیکنے سے خون بہے یا کانٹا چبھے یا زنبور کاٹے یا پتھر یا بندوق سے کوئی مارے اور بسبب اسکے خون بہے یا چھینکے یا کھکارے اور بسبب اسکے حدث سبقت کرے تو بنا نہ کرے اگر کرسف ساقط ہووے ساتھ تری کے بغیر حرکت عورت کے تو بنا جائز ہے اگر حرکت سے ہو تو جائز نہین۔ دوسری شرط حدث موجب وضو کا ہووے اگر موجب غسل کا ہو جیسا کہ مصلی سویا اور احتلام ہوا یا نجاست پہنچی بغیر حدث کے تو بنا نکرے۔ تیسری شرط حدث نادر نہ ہو جیسے قہقہہ اور بیہوشی۔ چوتھی شرط وہ فعل نکرے جس کی ضرورت نہ ہو جیسا کہ پانی نزدیک ہوتے دور جانا بغیر نسیان کے مگر نزدیک کنوان ہے تو دور جانا جائز ہے لیکن کنوئین سے پانی نکالنے سے نماز باطل ہوتی ہے مختار قول پر اگر استنجے کے وقت شرمگاہ نظر آوے تو بنا نہ کرے اگر برتن سے پانی لیوے دو ہاتھ سے بغیر ضرورت کے تو بنا نکرے ایک ہاتھ سے ہو تو جائز ہے اور وضو موافق سنت کے کرے جیسے تمام سر کا مسح اور تین دفعہ دھونا اعضائے وضو کو اگر چار دفعہ دھووے تو بنا جائز نہین اگر وضو کرکے نکلے پھر یاد آوے کہ مسح بھول گیا ہے تو جا کر مسح کرے اور بنا جائز ہے اگر نماز کو کھڑے ہونے کے بعد یاد کیا تو بنا نہ کرے اگر کپڑا بھول جاوے اور پھر آکے کپڑا لیوے تو بنا نکرے پانچوین شرط نماز کا منافی نہ کرے بعد حدث کے جیسے کلام اور کھانا اور پینا اور قہقہہ اور حدث عمداً وغیرہ اور چھٹے شرط حدث ہوتے ہی نکلے اگر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار مین ٹھہرے بغیر عذر کے تو بنا نہ کرے۔ ساتوین شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن ساتھ حدث کے مثلاً حدث سجدہ مین ہوا اور سر اٹھاوے سجدے سے تکبیر کہتے ہوئے تو بنا نہ کرے اور وضو کرنے جاتے وقت بھی قرارت نہ کرے آٹھوین شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن وضو کرکے آتے وقت نوین شرط آگے کا حدث پھر نہ آوے مثلاً پٹی پر مسح کیا تھا اور وضو کرتے وقت زخم درست ہو گیا یا موزہ پر

---

[1] بعض کتب مین تیرہ شرطین لکھی گئی ہین پہلی شرط حدث بے اختیاری سے ہونا دوسری شرط نجاست نہ پہونچنا بغیر حدث کے تیسری شرط حدث موجب غسل کا نہ ہونا اور اس کتاب مین دوسری شرط تیسری شرط مین داخل کی گئی ہے اسلیئے بارہ ہوئین ۱۲ منہ

Marfat.com

مسح کیا تھا اور وضو کرتے وقت مدت مسح کی تمام ہوئی یا تیمم کیا تھا بعد حدث کے پانی پایا تو بنا نہ کرے دسوین شرط اگر مقتدی ہے تو آوے طرف امام کے جبکہ ہووے درمیان دونون کے حائل جو مانع ہو جواز اقتدا کو اور امام فارغ نہین ہوا ہے اگر امام فارغ ہوا یا درمیان دونون کے کچھ حائل نہین ہے تو وضو کی جگہہ پر نماز تمام کرے اور اول اُسکو پڑھے جو چھوٹا ہے حدث کی حالت مین بغیر قرارت کے بعدہٗ امام کے ساتھ ملے اگر امام فارغ ہوا ہے تو تمام نماز تنہا پڑھے بغیر قرارت کے۔ اور منفرد کو اختیار ہے چاہے آوے طرف پہلی جگہہ کے یا وضو کی جگہہ نماز تمام کرے لیکن افضل ہے رجوع طرف پہلی جگہہ کے اور امام بھی مانند منفرد کے ہے اگر خلیفہ نے نماز کو تمام کیا ہو نہین تو آوے اور تمام کرے پیچھے خلیفہ کے۔ گیارہوین شرط نہ یاد کرے بعد حدث کے قضا نماز کو صاحب ترتیب ہو تو بارہوین شرط اگر امام ہو تو خلیفہ کرے اسکو جو لائق امامت کے نہین ہے جیسے نابالغ لڑکا وغیرہ اور حکم بنا کرنے کا فقط نماز مین ہے نہ طہارت مین یعنی اگر اثنائے وضو یا غسل مین ناقض وضو کا یا موجب غسل کا حاصل ہووے تو پھر شروع سے وضو اور غسل کرنا فرض ہے پہلی طہارت باطل ہوتی ہے اور جس حدث مین نماز بنا کرنا جائز ہے ویسا حدث امام کو ہو تو خلیفہ کرنا جائز ہے اور جس حدث مین بنا جائز نہین خلیفہ کرنا بھی جائز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے خلیفہ کرنا حدث ہو تو خواہ سہواً ہو یا عمداً اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے حدث سبقت کرے تو خلیفہ کرنا جائز ہے عمداً ہو تو جائز نہین۔

## باب مفسدات الصلوٰۃ

باطل ہوتی ہے نماز ترک ہونے سے کسی ایک فرض کے شرائط یا ارکان سے اور کلام کرنے [illegible] نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کلام مصلحت سے ہو تو باطل نہین نزدیک امام مالک کے [illegible] ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بھولکر کلام کرنے سے بھی باطل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام [illegible] اور باطل نہین نزدیک امام مالک کے کلام تھوڑا ہو یا بہت مگر سجدہ سہو کرے اور نزدیک امام شافعی کے زائد ہو تو باطل ہے تھوڑا ہو تو سجدہ سہو کافی ہے اور باطل ہے رونے سے [illegible] حروف ظاہر ہون نزدیک امام ابوحنیفہ کے بسبب مصیبت یا درد کے ہو تو اگر جنت یا دوزخ [illegible] سے رووے تو باطل نہین اور نزدیک امام مالک کے خشوع سے رووے تو باطل نہین اگر بغیر خشوع کے ساتھ آواز کے رووے تو مانند کلام کے ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دو حرف

Marfat.com

ظاہر ہووین بغیر غلبہ کے تو باطل ہے وگرنہ باطل نہین اور باطل ہے عمل کثیر سے اور ہنسنے سے ساتھ آواز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن نزدیک امام شافعی کے دو حرف ظاہر ہونا شرط ہے نہین تو باطل نہین اور باطل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے ایسی دعا کرنے سے جو آدمیون سے مانگ سکتے ہین جیسا کہ کہے یا اللہ فلانی عورت سے میرا نکاح کر دے یا مجکو ہزار دینار دے اور باطل نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور باطل ہے کھکارنے سے بغیر عذر کے کہ جس سے دو حرف نکلین جیسا اخ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل نہین نزدیک امام مالک کے اور باطل ہے کھانے اور پینے سے نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر سہواً تھوڑا کھا دے تو باطل نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لیکن سجدۂ سہو کرے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے سہواً کھانے سے بھی باطل ہے بشرطیکہ چنے کے برابر بھی منھ کے اندر کا بچا کھا دے اور باہر سے تل کے برابر کھا دے تو بھی باطل ہے اور باطل ہے یرحمک اللہ کہنے سے جواب مین چھینک کے اور سلام اور جواب سلام زبان سے کہنے سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تحمید سے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اشارے سے ہاتھ کے یا سر کے سلام کا جواب دینا اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مارنا سانپ اور بچھو کا مکروہ نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے ۔

## باب الوتر والنوافل

وتر کی نماز واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت موکدہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور اس کی تین رکعتین ہین ایک سلام سے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ایک رکعت ہے اور آگے اس کے شفع نزدیک امام مالک کے اور اقل شفع دو رکعتین ہین اور اکثر کی حد نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ادنیٰ ایک رکعت اور اکثر گیارہ اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے پہلی رکعت مین سبح اسم پڑھنا دوسری مین قل یا تیسری مین قل ہو اللہ اور سورہ فلق اور سورۂ ناس زیادہ کرنا سنت ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نہ نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور مداومت ان سورتون کی مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے تاکہ کوئی واجب نہ سمجھے اور وقت اسکا نزدیک ائمہ ثلثہ کے بعد نماز عشا کے صبح صادق تک ہے اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری صبح صادق تک ہے اور وقت ضروری طلوع آفتاب تک اور دعا قنوت پڑھنا تیسری رکعت مین آگے رکوع کے واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور واجب ہے تکبیر واسطے قنوت کے اور سنت ہے دونون ہاتھ کان تک اٹھا کے

Marfat.com

پھر باندھنا تکبیر کے وقت اور قنوت یہ پڑھے آہستہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَ
نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ
بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰھُمَّ[۱] صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اور نزدیک امام احمد کے سنت ہے قنوت
پڑھنا جہر سے اخیر رکعت مین وتر کی بعد رکوع کے ہاتھون کو چھاتی تک اُٹھاکر اور قنوت یہ ہے اَللّٰھُمَّ
اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ
شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ
تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ قنوت کے بعد درود بھی پڑھے اور قنوت رکوع کے آگے پڑھنا بھی جائز ہے اگر
امام ہو تو مقتدی آمین کہے اگر قنوت امام کی نہین سُنی جاتی ہو تو مقتدی بھی پڑھے اور قنوت پڑھنے
کے بعد مُنھ پر ہاتھ پھیرے اور قنوت وتر مین ہمیشہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور رمضان
شریف کے نصف اخیر مین فقط نزدیک امام شافعی کے اور قنوت نزدیک امام شافعی کے مانند صبح کے
ہے لیکن مستحب ہے یہ دعا بھی زیادہ کرنا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنَسْتَھْدِیْکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ

[۱] اس درود شریف کو قنوت مین پڑھنے کے لیے بحر الرائق مین واقعات سے نقل کیا ہے اور طحطاوی نے شرح دُر مختار مین وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قنوت مین پڑھنے کے لیے حلبی سے نقل کیا ہے پس چاہیے ان دونون درود شریف مین کوئی ایک پڑھے اور بحر الرائق مین لکھا ہے کہ اختیار کیا فقیہ ابواللیث نے درود کو قنوت مین اور یہی حق ہے کیونکہ روایت کی نسائی نے حدیث قنوت مین درود پڑھنے کو اور روایت کی طبرانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ ہر دعا محجوب ہے یہانتک کہ درود پڑھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور نور الایضاح مین دعاء قنوت کے اخیر درود شریف لکھا ہے اور مراقی الفلاح شرح نور الایضاح مین بھی درود پڑھنے کو اختیار کیا ہے اور منیۃ المصلی مین لکھا ہے کہ اور درود پڑھے قنوت مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یا نہین کہا فقیہ ابواللیث نے درود پڑھے اور ذکر کیا گیا بعض فتاوی مین نہین خوف ہے درود پڑھنے سے اور غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی مین فقیہ ابواللیث کے قول کی دلیل پر لکھا ہے کہ درود پڑھنا سنتون سے دعا کی ہے اور بعض فتاوی مین جو لکھا ہے کہ درود پڑھنے مین خوف نہین اسکی تحت مین لکھا ہے کہ یہ قول ... نہین ہے قول سے فقیہ ابواللیث کے اور مراد خوف نہین ہونے سے یہ ہے کہ وہ اولیٰ ہے نظر کرنے دلیل پر اور درمختار مین لکھا ہے کہ قنوت مین درود پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی قول پر فتوی ہے۔ اور شافعی نے شرح درمختار مین چند مقام پر ذکر کیا ہے جنمین درود پڑھنے پر علما نے نص کیا ہے ان مقامون سے ایک دعاء قنوت کے اخیر مین بھی درود کہنا ہے۔ اور محقق شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر شرح ہدایہ مین درود قنوت مین پڑھنے کو اختیار کر کے لکھا ہے کہ درود پڑھنا سنت دعا کی ہے اور تحقیق کہ معلوم کرایا ہم نے تجھ کو روایت سے نسائی کی ثبوت درود کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

Marfat.com

ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیر کلہ نشکرک ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک
اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجوا رحمتک ونخشی عذابک
ان عذابک الجد بالکفار ملحق اللھم عذب الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک و
یکذبون رسلک ویقاتلون اولیائک اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین و
المسلمات واصلح ذات بینھم والف بین قلوبھم واجعل فی قلوبھم الایمان والحکمۃ
وثبتھم علی ملۃ رسولک واوزعھم ان یوفوا بعھدک الذی عاھدتھم علیہ وانصرھم
علی عدوک وعدوھم الہ الحق واجعلنا منھم اور افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے وتر فصل سے
پڑھنا لیکن مقتدی حنفی ہوں تو وصل سے پڑھے نہیں تو اقتدا حنفی کی صحیح نہیں۔ اور حنفی مقتدی تابعداری
کرے شافعی اور حنبلی امام کی قنوت میں بعد رکوع کے اور بھی ضرور ہے شافعی امام کو رکوع دراز کرنا
نصف اول میں رمضان کے تاکہ مقتدی حنفی قنوت پڑھکر رکوع میں ملجاوے اگر امام رکوع دراز نکرے تو
مقتدی اور کوئی دعا چھوٹی بدل میں قنوت کے پڑھے جیسا ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ
وقنا عذاب النار یا اللھم اغفر لی یا یارب تین بار پڑھے اگر حنفی امام ہو اور شافعی مقتدی تو مقتدی
امام کے ساتھ ایک سلام سے پڑھے یا دو رکعت پڑھ کے سلام پھیر کر تیسری رکعت میں ملجاوے اگر مالکی
اور حنبلی حنفی کی اقتدا کرے تو وصل سے پڑھے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے قنوت سوائے صبح کے
اگرچہ واسطے دفع بلا کے ہو اور نزدیک امام شافعی کے تمام فرض نمازوں میں قنوت پڑھنا جائز ہے واسطے
دفع بلا کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے صبح کی نماز میں پڑھے امام نہ دوسری نمازوں میں اور
سنت ہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے دو رکعتین آگے نماز فجر کے اور سنت ہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے چار
رکعتین آگے ظہر کے ایک سلام سے اور دو بعد ظہر کے اور پھر دو مستحب اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے چار رکعتین
آگے ظہر کے اور چار بعد دو دو سلام سے پڑھے اور مستحب ہیں چار رکعتین آگے عصر کے نزدیک ائمہ اربعہ
اور سنت ہیں نزدیک امام شافعی کے دو رکعتین آگے مغرب کے اور بعد مغرب کے دو رکعتین سنت ہیں
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور چھ مستحب لیکن نزدیک امام شافعی کے اقل دو رکعتین اور غالب چھ اور
اکثر بیس رکعتین مستحب ہیں اور سنت ہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے دو رکعتین بعد عشا کے اور مستحب چار آگے
اور بعد عشا کے اور نزدیک امام احمد کے مستحب ہیں چار بعد عشا کے اور نزدیک امام شافعی کے دو رکعتین

Marfat.com

سنت ہین بعد عشا کے آور نزدیک امام مالک کے جتنی ممکن ہون پڑھین بعد عشا کے اور سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے دو رکعتین تحیۃ المسجد کی اور استخارے کی اور سنت ہے ضحی کی نماز اور وقت اُسکا آفتاب ایک نیزہ بلند ہونے کے بعد سے استوا تک ہی لیکن افضل ہے پہر دن چڑھے پر پڑھنا اور اقل اُسکی دو رکعتین ہین اور اکثر آٹھہ آور سنت ہے نماز تہجد کی اور سنت ہین رمضان شریف مین بیس رکعتین تراویح کی دو ایک سلام کے ساتھہ دس سلام سے بعد نماز عشا کے آگے وتر کے اور وتر بھی جماعت سے پڑھے اور مستحب ہین چار رکعتین صلوٰۃ تسبیح کی اور حدیث شریف مین ہے جو شخص کہ اس نماز کو پڑھے گا اللہ تعالی اُسکے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیگا صغیرہ ہون یا کبیرہ خطا سے ہون یا عمدًا پوشیدہ ہون یا علانیہ اگر فرصت ہو تو یہ نماز ہر روز پڑھا کرے نہین تو ہفتہ مین ایکبار یا مہینے مین ایکبار نہ ہوسکے تو سال مین ایکبار یا تمام عمر مین ایکبار اور اُسکی چار رکعتین ہین ان مین تین سو مرتبہ یہ تسبیح کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہر رکعت مین پچہتر بار اور اُسکے دو طریق ہین ایک طریق مین یہ تسبیح پندرہ بار کہے آگے قرارت کے اور دس دس بار کہے بعد قرارت کے اور رکوع و سجدہ مین بعد تسبیح رکوع و سجود کے اور اعتدال مین بعد تحمید کے اور جلوس مین درمیان دو سجدون کے اور دوسرے طریق مین قرارت کے بعد پندرہ بار کہے اور آگے قرارت کے نہ کہے مگر بعد دونون سجدونکے بیٹھکر دس دس بار کہے اور تشہد بعد تسبیح کے پڑھے اور جائز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے فرض نماز کے سوا تمام نمازین بیٹھکر پڑھنا بغیر عذر کے آور نزدیک امام ابوحنیفہ کے فرض و واجب اور سنت فجر کے سوائے باقی نمازین بیٹھکر پڑھنا جائز ہین لیکن بے عذر بیٹھکر پڑھنے والے کو آدھا ثواب ہے کھڑا ہوکر پڑھنے والے کا نزدیک ائمہ اربعہ کے آور قیام کی حالت مین تربع بیٹھے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور مفترش نزدیک امام شافعی کے مرد ہو یا عورت اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے مرد مفترش اور عورت متورک بیٹھے۔

## باب ادراک الفریضۃ

اگر تنہا فرض نماز شروع کرے پھر جماعت اسی نماز کی ہووے تو مستحب ہے نزدیک امام احمد کے نیت توڑکے جماعت مین ملنا آور نزدیک امام شافعی کے اگر صبح کی نماز مین ہے یا دوسری نمازون کی تیسری رکعت مین ہے تو نماز تمام کرکے جماعت مین داخل ہووے اگر تیسری رکعت کے واسطے نہین اُٹھا ہی تو اُس نماز کو نفل کی نیت کرکے دو رکعتون پر سلام پھیرے اور جماعت مین داخل ہووے اگر دو رکعتین پڑھ کے سلام پھیرا ہے جماعت نہین ملتی ہو تو نماز کو توڑے آور نزدیک امام مالک کے اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی تو

Marfat.com

سجدہ سہو نماز توڑے اور جماعت مین داخل ہووے اگر پہلی رکعت کا سجدہ کیا ہے اور نماز فجر یا مغرب کی ہے تو نماز کو توڑے اور جماعت مین ملے۔ اگر دو رکعتین پڑھی ہین تو نماز تمام کرے اور صبح کی جماعت مین ملے اور مغرب مین نہ ملے اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہے اور ایک یا دو رکعتین پڑھی ہین تو دو رکعتون پر نماز تمام کرے ایسا ہی تیسری رکعت کا سجدہ نہین کیا ہے تو بیٹھکر سلام پھیرے اگر سجدہ کیا ہے تو نماز تمام کرے اور جماعت مین داخل ہووے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر فجر کی نماز یا مغرب کی نماز ہے تو نیت توڑے اور جماعت مین داخل ہووے دوسری رکعت کا سجدہ نہین کیا ہے تو اگر سجدہ کیا ہے تو نماز تمام کرے اور اقتدا نہ کرے اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہے تو توڑے پہلی رکعت کا سجدہ نہین کیا ہو تو اگر سجدہ کیا ہے تو دو رکعت پر تمام کرکے جماعت مین داخل ہووے اگر تیسری رکعت مین ہے اور سجدہ نہین کیا ہے تو توڑے اگر سجدہ کیا ہے تو نماز تمام کرے اور پھر جماعت سے نفل پڑھے اور عصر مین نہ پڑھے اگر نماز نہ توڑے نیت اقتدا کی کرکے اقتدا کی اثناء نماز مین تو جائز نہین ہو نماز باطل ہوجاتی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے لیکن جماعت کا ثواب نہین ملیگا اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک مین جائز نہین دوسری مین جائز ہے اگر مسجد مین داخل ہووے جماعت کے وقت تو سنت نماز نہ پڑھے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر جماعت کے بعد پڑھے اور سنت نماز فوت ہو تو قضا کرنا بھی سنت ہے اور نزدیک امام مالک کے مسجد مین رہے تو سنت نہ پڑھے جماعت مین داخل ہووے اگر خارج مسجد رہے اور اس وقت جماعت صبح کی ہووے تو سنت پڑھے بشرطیکہ پہلی رکعت فرض کی فوت نہ ہوتی ہو نہین تو سنت نہ پڑھکے جماعت مین ملے اور بعد طلوع آفتاب کے قضا کرے اور مکروہ ہے نماز قضا پڑھنا سوائے فرائض کے مگر یہ دو رکعتین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر داخل ہووے مسجد مین فجر کی جماعت کے وقت تو سنت پڑھکے جماعت مین داخل ہووے بشرطیکہ جماعت[1] ملتی ہو نہین تو سنت نہ پڑھے اور جماعت مین داخل ہووے اور بعد طلوع آفتاب کے زوال تک قضا کرے اگر فرض کے ساتھ سنت قضا ہو تو بھی زوال تک قضا کرے اور دوسری کوئی سنت قضا نہ کرے بعد وقت کے اگر ظہر کی جماعت کے وقت آوے تو سنت پڑھکے جماعت مین داخل ہووے پہلی رکعت[2] جماعت سے ملتی ہو تو نہین تو سنت نہ پڑھکے جماعت مین داخل ہووے اور بعد جماعت کے سنت پڑھے وقت ظہر مین اور سنت نماز پڑھنا

---

[1] یعنی التحیات ملنے کی امید ہو تو سنت کو ترک نہ کرے ۱۲ منہ [2] فقہا کہتے ہین کہ سنت پڑھنے سے پہلی رکعت نہین ملتی ہو تو سنت کو ترک کرے اگر پہلی رکعت ملتی ہو تو سنت پڑھے لیکن سنت پڑھ کر پہلی رکعت ملنا دشوار ہے بس چاہئے کہ جماعت مین ملجاوے ۱۲

Marfat.com

جماعت کی صفوں کے پیچھے بغیر کسی حائل کے مکروہ ہے اور صف کے ساتھ ملکر پڑھنا سخت کراہت ہے۔

## باب قضاء الفوائت

اگر کسی شخص کی ایک رات دن کی نمازیں یعنی پانچ فرض نمازیں اور وتر یا اس سے کم فوت ہوں تو ترتیب سے پڑھنا فرض ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور اول نماز قضا پڑھے اگرچہ وتر ہو بعدہ ادا نماز اگر اول ادا نماز پڑھے تو صحیح نہیں اور ترتیب کو ساقط کرتی ہے وقت کی تنگی اور بھولجانا اور پانچ نماز دن سے زیادہ قضا ہونا لیکن تمام قضا نمازیں ادا کیں تو پھر ترتیب لازم ہوتی ہے ایک بھی باقی رہے تو ترتیب لازم نہیں اور نزدیک امام مالک کے ترتیب فرض ہے قضا نمازدن میں اور قضا و ادا میں چار پانچ نمازیں فوت ہوں تو زائد ہو تو نہیں اور فرض ہے ترتیب ادا نمازوں کی جو مشترک ہیں وقت میں جیسے ظہر اور عصر کی اور مغرب اور عشا کی اور نزدیک امام شافعی کے قضا نمازیں ترتیب سے ادا کرنا سنت ہے اگرچہ وقتیہ نماز کی جماعت فوت ہوتی ہو مگر وقتیہ نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو اول وقتیہ پڑھے پھر قضا اور نزدیک امام احمد کے ترتیب فرض ہے قضا [illegible] یا کم لیکن ادا نماز کا وقت تنگ رہے تو اول ادا پڑھے اور نماز قضا مانند ادا کے ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے پکار کر پڑھنے اور آہستہ پڑھنے میں اور نزدیک امام شافعی کے جہریہ کو سریہ کے وقت میں قضا کرے تو آہستہ پڑھے اور سریہ کو جہریہ کے وقت میں قضا کرے تو پکار کر پڑھے اور نزدیک امام احمد کے جہریہ کو جہریہ کے وقت قضا کرے ساتھ جماعت کے تو پکار کے پڑھے اگر سریہ کے وقت پڑھے یا سریہ نماز کو جہریہ کے وقت پڑھے تو آہستہ پڑھے

## باب سجود السہو

سجدہ سہو واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے واجب ترک ہونے سے سہواً اگر عمداً ترک کرے تو نماز کا اعادہ کرے وجوباً اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے واجب فرض کو کہتے ہیں۔ اور سجدۂ سہو سنت ہے نزدیک امام مالک کے سنت موکدہ ترک ہونے سے سہواً اگر عمداً ترک ہو تو نماز باطل ہوتی ہے ایک قول سے دوسرے قول میں ایک سنت ترک ہو تو باطل نہیں اور سجدۂ سہو بھی نہیں اگر دو ترک ہوں تو باطل ہے اور وہ چھ ہیں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ پڑھنا یا ایک آیت اگرچہ چھوٹی ہو فرض نمازیں دو پہلی پکار کے پڑھنا جہریہ فرض نمازیں اور آہستہ سریہ نمازیں اور قعدۂ اولیٰ اور تشہد اول اور تشہد آخر اور بھی

[1] مثلاً ظہر اور عصر فوت ہوئیں اور مغرب کا وقت اتنا باقی ہو کہ سات رکعتیں پڑھ سکتا ہے تو ظہر اور مغرب پڑھ لیوے [illegible] اور یہ جنبی کر وقت قضا پڑھے [illegible]

کرے دوبارہ سنت خفیفہ ترک ہونے سے اور وہ تسبیح اور تکبیر ہے سوائے تکبیر تحریمہ کے اور نزدیک امام شافعی کے سجدۂ سہو سنت ہے سنت ابعاض سے کوئی ایک ترک ہو تو سہواً ہو یا عمداً وہ چھ ہین قنوت صبح کی نماز مین اور وتر مین رمضان شریف کے نصف اخیر مین اور قیام واسطے قنوت کے اور تشہد اول اور قعدۂ اولی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قنوت اور تشہد اول مین اور درود آل پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قنوت اور تشہد اخیر مین اور سجدۂ سہو بعد سلام کے ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ایسا کہ اخیر رکعت مین بعد تشہد کے ایک سلام سیدھی طرف کو کر دو سجدے کرے پھر بیٹھکر تشہد اور درود اور دعا پڑھکر سلام پھیرے لیکن مسبوق ہو تو بغیر سلام کے سجدۂ سہو کرے ساتھ امام کے اور پھر سجدۂ سہو کا اعادہ نکرے اور مسبوق امام سلام پھیرنے کے بعد آپ سلام نہ پھیر کر اُٹھ کے باقی کی نماز ادا کرے اگر سلام کرے عمداً تو نماز باطل ہوتی ہے اگر سہواً سلام پھیرے ہمراہ یا آگے امام کے تو مضائقہ نہین اگر امام کے بعد سلام پھیرے تو سجدۂ سہو کرے آخر نماز مین اور نزدیک امام مالک کے نماز مین کچھ زیادہ کیا ہو تو سجدۂ سہو بعد سلام کے کرے اور اسوقت مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو نکرے مگر آخر نماز مین کرے اگر نماز مین کچھ نقصان واقع ہو یا دونون جمع ہون تو آگے سلام کے کرے اور اسوقت مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے بشرطیکہ ایک رکعت پائی ہو نہین تو آخر نماز مین کرے اور نزدیک امام شافعی کے سب صورتون مین آگے سلام کے بعد تشہد اور درود اور دعا کے دو سجدے کرے پھر بیٹھکر دعا سلام پھیرے اور مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے اور پھر اعادہ کرے آخر نماز مین اور نزدیک امام احمد کے آگے سلام کے سجدۂ سہو کرے مگر جس وقت کہ بھول کر سلام پھیرے آگے اتمام نماز کے تو بعد سلام کے کرے اور مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اور اعادہ نکرے اور حنفی مقتدی تابعداری کرے شافعی امام کی سجدۂ سہو مین اور شافعی مقتدی حنفی امام کی تابعداری نکرے اور مفارقت کی نیت کرکے تنہا سجدۂ سہو کرے اور سلام پھیرے اگر کوئی اخیر قعدہ بھولکر اُٹھے جب یاد آوے بیٹھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سجدۂ سہو کرے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے اگر یاد آوے سجدہ کرنے کے آگے تو بیٹھے اور سجدۂ سہو کرے اگر سجدہ کرنے کے بعد یاد آوے تو فرض باطل ہے چاہیے اور ایک رکعت پڑھے تاکہ سب نفل ہو جاوین لیکن قعدۂ اخیر بیٹھ کے بھولکر اُٹھے اور سجدہ کے بعد یاد کرے تو فرض باطل نہین چاہیے اور ایک رکعت پڑھے تاکہ دو رکعتین نفل اور باقی فرض ہون اور سجدۂ سہو کرے اگر پہلا قعدہ بھولکر اُٹھے تو بیٹھے

Marfat.com

نزدیک امام ابوحنیفہ کے قریب قعدہ کے ہو تو اور سجدہ سہو نہ کرے اگر قریب قیام کے ہو نہ بیٹھے اور سجدۂ سہو کرے اور نزدیک امام مالک کے اگر ہاتھ اور گھٹنے زمین سے اُٹھائے ہون تو نہ بیٹھے۔ اور سجدہ سہو کرے مگر نہین اُٹھائے ہون تو بیٹھے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سیدھا کھڑا ہونے کے آگے یاد آوے تو بیٹھے اگر سیدھا کھڑا ہوگیا تو نہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اگر پہلے قعدے مین درود یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھے تو سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے بسبب تاخیر ہونے قیام کے اگر اُس سے کم پڑھے تو سجدۂ سہو واجب نہین اور نزدیک امام احمد کے سجدہ سہو سنت ہی درود پڑھنے سے پہلے قعدے مین اور نزدیک امام مالک کے سجدۂ سہو سنت نہین اور نزدیک امام شافعی کے درود نہ پڑھنے سے سجدۂ سہو کرے اگر کسیکو شک ہووے کہ کتنی رکعتین پڑھی ہین مثلاً تین یا چار تو کم کو اختیار کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سجدہ سہو کرے اور نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے نماز شروع پڑھے پہلے وقت شک واقع ہو تو اگر اکثر ہو تو دل جو یقین کرے اُسکو اختیار کرے اگر یقین نہ ہو تو کم کو اختیار کرے اور قعدہ بھی کرے وہان جہان گمان ہو قعدۂ اخیر کا اور سجدۂ سہو کرے اور سجدۂ سہو لازم ہے مسبوق پر امام کے سلام پھیرنے کے بعد سہو کیا تو اگر اقتدا کے وقت سہو ہو تو سجدہ سہو لازم نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام سہو سے سجدہ سہو نہ کرے تو مقتدی کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نہ کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو سجدے کافی ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے متعدد سہو ہون تو لیکن نزدیک امام شافعی کے بھول کر سجدۂ سہو کیا تو پھر سجدہ سہو کرے۔

## باب صلوٰۃ المریض

[illegible] اگر [illegible] آوے کھڑے رہنے سے تو بیٹھکر نماز پڑھے [illegible] بیٹھنے سے [illegible] سر کے اوا کرے اور منھ قبلہ کی طرف رہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر اشارہ [illegible] تاخیر نماز کی کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قضا ضرور ہے ایک رات دن [illegible] ہو تو قضا ضرور نہین اور نزدیک [illegible] کے آنکھ کے اشارے سے [illegible] اگر [illegible] قادر ہو [illegible] رکوع اور سجود ادا نہ کر سکے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے [illegible] اشارے سے [illegible] اور نزدیک [illegible] کھڑے ہوکر رکوع اور بیٹھکر سجود اشارے سے ادا کرے اگر کوئی پانچ نمازون تک جنون یا بیہوشی میں ہو تو اُن نمازون کو قضا کرنا ضرور ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اگر چھ یا زیادہ ہون تو قضا نکرے بشرطیکہ اس [illegible]

Marfat.com

کھانے پینے سے ہوا اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کسی ایک نماز کا وقت جنون یا بیہوشی میں گزرے بسبب بیماری یا مباح سبب کے تو قضا ضرور نہین اور نزدیک امام احمد کے جنون ہو تو قضا نہ کرے اگر بیہوشی ہو تو قضا کرے کتنی بھی نمازین ہون اگر کافر اصلی ہو یا مرتد ایمان لاوے تو عمر کے دنون کی نماز قضا کرنا ضرور نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قضا فرض ہے نزدیک امام شافعی کے مرتد پر اصلی کافر پر نہین

## باب سجود التلاوۃ

سجدۂ تلاوت واجب ہے قاری اور سامع پر سجدہ کی آیت سے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سامع کا قصد سے سننا اور شرط نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور سجدے تمام قرآن مین گیارہ ہین نزدیک امام مالک کے اور چودہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دس سجدون مین ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے پہلا سورہ اعراف مین دوسرا رعد مین تیسرا نحل مین چوتھا بنی اسرائیل مین پانچوان مریم مین چھٹا سورہ حج کا پہلا سجدہ ساتوان فرقان مین آٹھوان نمل مین نوان الم تنزیل السجدہ مین دسوان حم السجدہ مین گیارھوان نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے ص مین اور نزدیک امام شافعی اور احمد کے ص مین سجدۂ تلاوت نہین بلکہ سجدۂ شکر ہے مستحب ہے خارج نماز مین اگر نماز مین کیا تو نماز باطل ہوتی ہے۔ اگر حنفی امام نے سجدہ کیا تو مقتدی شافعی مفارقت کی نیت کر کے جدا ہوئے یا انتظار کرتا ہوا کھڑا رہے اور گیارھوان نزدیک امام شافعی و امام احمد کے سورہ حج کا دوسرا سجدہ بارھوان نزدیک ائمہ ثلثہ کے والنجم مین تیرھوان انشقت مین چودھوان اقرا مین اور کافی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک سجدہ اگر مکرر پڑھے تو آیت سجدہ کی ایک ہی مجلس مین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکرر کرے اگر شافعی امام سورہ حج کا دوسرا سجدہ کرے تو حنفی مقتدی سجدہ کرے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے سجدہ کی آیت پڑھنا امام کو سریہ نماز مین اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے فرض نماز مین اگرچہ جہریہ ہو اور مکروہ نہین نزدیک امام شافعی کے لیکن مستحب ہے امام کو سریہ نماز مین پڑھے تو نماز کے بعد سجدہ کرنا اور رکوع سے سجدہ ادا نہین ہوتا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ادا ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سجدے کی نیت کی تو اگر سجدہ کی آیت کے بعد تین[1] آیتین یا زائد پڑھین تو رکوع سے سجدہ ادا نہین ہوگا اور شرط لگے

[1] بعض روایات مین ہے تین آیت سے زائد پڑھے تو رکوع سے سجدہ ادا نہین ہوتا ہے اور تین آیت تک ادا ہو جاتا ہے لیکن اعداد مین ہے کہ احتیاط قول مین شیخ الاسلام خواہر زادہ کے ہے انکا قول ہے کہ تین آیت پڑھنے پر رکوع سے سجدہ ادا نہین ہوتا ذکر الرائق مین جیسے سی نقل کیا ہے کہ رکوع قائم مقام ہوتا ہے سجدہ کا شرط نیت اور افضل ہے کرے

سجدہ تلاوت کے تمام شرائط نماز کی ہین نزدیک ائمہ ثلثہ اربعہ کے اور سجدہ مین جاتے وقت اور سر اٹھاتے وقت تکبیر کہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور رفع یدین اور سلام نہ کرے اور نزدیک امام شافعی کے بھی ایسا ہی ہے نماز مین ہو تو اگر خارج نماز ہے تو نیت اور تکبیر تحریمہ فرض ہے اور مستحب ہے اسوقت رفع یدین اور سجدہ مین جاتے وقت اور سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا بغیر رفع یدین کے اور فرض ہے سلام بغیر تشہد کے اور نزدیک امام احمد کے تکبیر کہے واسطے سجدے کے اور رفع یدین کرے اگرچہ نماز مین ہو اور سر اٹھاتے تکبیر کہے اور سلام پھیرے نماز مین نہ ہو تو اور سجدے مین یہ کہے نزدیک امام احمد کے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ اور نزدیک امام مالک کے اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاقْبَلْهَا مِنِّي كَمَا قَبِلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ اور نزدیک امام شافعی کے سَجَدَ وَجْهِيَ سے مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ تک پڑھنا مستحب ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بھی یہ مستحب ہے نفل نماز مین یا نماز کے باہر ہو تو اگر فرض نماز مین ہے تو تسبیح پڑھے سجدے کی۔

## باب صلوٰۃ المسافر

مسافر وہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے جسکا سفر تین دن کی مسافت کا رہے کم دلون سے چال اونٹ یا پیادہ کی چال سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو دن کی مسافت کا سفر رہے معتدل دلون سے چال سے اور دو دن کی مسافت زائد ہے امام ابو حنیفہ کے تین دن کی مسافت سے کیونکہ ائمہ ثلثہ کے نزدیک صبح سے شام تک چلنے کی مسافت شرط ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے صبح کی نماز پڑھکر زوال تک چلنے کی مسافت بس ہے اور یہ مسافت سولہ فرسخ کی ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک فرسخ کے تین میل سے اور تین سے اعتبار فرسخون کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایک میل کے تین ہزار پانسو ہاتھ ہین نزدیک امام مالک کے اور ایک ہاتھ کے چھتیس ۳۶ انگل اور انگریزی میلون سے چھبیل ہوتے ہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ایک میل کے چھ ہزار ہاتھ اور ایک ہاتھ کے چوبیس انگل اور انگریزی ... میل ہین اور واجب ہے مسافر کو قصر کرنا یعنے چار رکعتون کی فرض نماز کو دو رکعتین پڑھنا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر چار رکعتین پڑھے گا تو گنہگار رہیگا اگر نماز ادا ہو جائیگی اگر دوسری رکعت مین قعدہ کیا ہو ورنہ نہیں تو نماز باطل ہے اور وہ نماز نفل ہوگی اور نزدیک امام مالک کے قصر کرنا سنت موکدہ ہے اگر قصر نہیں ہو تو اعادہ کرے وقت باقی رہنے تک اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قصر کرنا افضل ہے اگر قصر نہیں ...

Marfat.com

مضائقہ نہین اور جائز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے قصر کرنا مغرب اور صبح کی نماز کو اگر اثنا سے نماز مین قصر کی نیت اقامت کی کی تو چار رکعتین پڑھنا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نماز توڑے نزدیک امام مالک کے ایک رکعت نہین پڑھی ہو تو اگر ایک رکعت پڑھی ہو تو دو رکعت پر تمام کرکے نفل گردانے اور پھر چار رکعت فرض پڑھے اور سفر باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے پندرہ رات دن رہنے کی نیت کرنے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے چار دن کی نیت کرنے سے اور نزدیک امام احمد کے اکیس فرض نماز پڑھنے تک رہنے کی نیت کرنے سے اگر مسافر کسی شہر مین سفر کے دنون سے زائد رہے بغیر نیت اقامت کے اس ارادے سے کہ کل یا پرسون چلا جاونگا تو قصر کرے جتنی مدت رہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اٹھارہ دن تک قصر کرنا اُس سے زیادہ جائز نہین اگر مسافر مقیم کی اقتدا کرے تو قصر نکرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقیم مسافر کی اقتدا کرے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی پھر دو رکعتین پڑھے سلام پھیرے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن اُن دو رکعتون مین قراءت نکرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قراءت کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر نماز سفر کی مقیم ہوئے بعد قضا کرے تو قصر کرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور قصر نہ کرے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر نماز اقامت کے دنون کی قضا کرے سفر مین تو قصر نکرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سفر گناہ کا نہ رہنا شرط ہے واسطے قصر کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جمع کرنا دو نمازون کو یعنی ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو سفر مین جمع تقدیم کرے یا جمع تاخیر یعنی عصر کو ظہر کے وقت یا ظہر کو عصر کے وقت اور مغرب کے عشا کے وقت یا عشا کو مغرب کے وقت پڑھے لیکن شرط ہے واسطے جمع تقدیم کے پہلی نماز اول پڑھنا اور نیت کرنا جمع کی اور پے در پے نماز پڑھنا اور سفر مین رہنا دوسری نماز شروع کرنے تک اگر جمع تاخیر ہو تو پہلی نماز کا وقت گذرنے کے آگے اور نماز شروع کرنے کے وقت جمع تاخیر کی نیت کرے اور نزدیک امام مالک کے جمع جائز ہے خشکی کے سفر مین فقط اور جمع نہین کرنا اولیٰ ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جمع جائز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے مگر عرفات مین محرم کو جائز ہے عرفے کے دن ظہر اور عصر کو جمع کرنا ظہر کے وقت ساتھ ایک اذان اور دو اقامت کے جماعت سے اور جائز ہے اُسی روز مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو جمع کرنا عشا کے وقت اگر مغرب کو عشا کے وقت کے آگے پڑھے تو اعادہ کرے مغرب کا طلوع فجر تک اور جمع جائز ہے بیمار کو جبکہ مشقت ہوتی ہو ہر ایک نماز وقت پر پڑھنے سے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سوائے امام ابوحنیفہ کے

Marfat.com

اور جائز ہے جمع تقدیم نزدیک امام شافعی کے بسبب برسات کے بشرطیکہ پہلی نماز کے سلام کے وقت برسات ہو اور لوگ دور سے آکے جماعت سے نماز پڑھتے ہوں اور راستے میں اذیت ہو بسبب برسات کے اور جائز نہیں جمع تاخیر اور اولے اور برف مانند برسات کے ہیں جبکہ گھلیں اور کپڑے تر ہو دیں اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے جائز ہے تقدیم درمیان مغرب اور عشا کے فقط اور جائز نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے۔

## باب صلوٰۃ الجمعہ

جمعہ کی نماز فرض ہے ہر مرد پر جو مسلمان اور عاقل و بالغ رہے اور غلام اور مسافر اور بیمار نر ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اسکے واسطے کئی شروط ہیں از انجملہ شرط ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہر ہونا یعنی ایسا مقام ہو کہ جس وقت وہاں کے لوگ جمع ہوں تو وہاں کی بڑی مسجد میں نہ سماویں یا شہر کا کنارہ رہے۔ اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے جمعہ فرض ہے اس جگہہ کہ جہاں اتنے لوگ ہوں کہ جنکی ضرورت جماعت میں ہے اور اذن امام اور سلطان کا حاضر ہونا یا حکم ہونا شرط ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جماعت شرط ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کافی ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے تین مرد عاقل و بالغ رہنا سوائے امام کے اور نزدیک امام مالک کے شرط ہے بارہ[12] آدمی رہنا سوائے امام کے متوطن اسی شہر کے جن پر نماز جمعہ فرض ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے چالیس[40] آدمی ضرور ہیں امام مالک متوطن اسی شہر کے جن پر نماز جمعہ فرض ہے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے امامت غلام اور مسافر اور تمیز لڑکے کی امام کے سوائے چالیس آدمی ہوں تو اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے جائز نہیں اور شرط ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اتنے لوگ امام کے سلام تک رہنا اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے پہلی رکعت کا سجدہ کیے تک رہے تو جمع صحیح ہے نہیں تو باطل ہے اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے متعدد مسجدوں میں جمعہ کی نماز پڑھنا اور جائز نہیں نزدیک ائمہ ثلثہ کے لیکن شہر بڑا ہے اور سب لوگوں کا ایک مسجد میں جمع ہونا ممکن نہیں تو بقدر حاجت تعدد مساجد کا جائز ہے اور ایک خطبہ شرط ہے اور دو سنت آگے نماز کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو خطبے شرط ہیں آگے نماز کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تین شرط ہیں نزدیک امام شافعی کے ہر خطبہ میں حمد اللہ تعالی کی ساتھ لفظ حمد اور اللہ کے رہنا۔ اور صلوۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ساتھ لفظ صلوۃ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کوئی ایک اسم مبارک صراحتہً ہے اگر حضرت کا اسم مبارک آگے مذکور ہونے کے سبب سے ضمیر لاوے مثلاً کہے صلی اللہ علیہ تو صحیح نہیں اور وصیت

تقوی کی اور یہ دونون[1] لفظ رہنا شرط نہین اگر اطیعوا اللہ کہے تو بھی کافی ہے اور شرط ہے دوسرے خطبے
مین دعا واسطے مومنین کے اور قرآن شریف کی ایک آیت رہنا شرط ہے پہلے مین ہو یا دوسرے مین
لیکن پہلے مین سنت ہے اور نزدیک امام احمد کے حمد اور صلوۃ اور وصیت اور تقویٰ اور قرآن شریف کی ایک
آیت شرط ہے ہر خطبے مین اور دعا واسطے مومنین کے سنت ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک
کے یہ سب سنتین ہین اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ منبر پر پڑھنا اور خطبہ اور نماز ظہر کے وقت پڑھنا
شرط ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز ہے نزدیک امام احمد کے آگے زوال کے مانند عید کے اور مستحب ہے
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سلام کرنا خطیب کا جس وقت ممبر کے نزدیک پہونچے نزدیک کے لوگون
پر اور جسوقت ممبر پر چڑھے تمام پر سلام کہہ کے بیٹھے اور سلام کرنا مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور
مستحب ہے نزدیک امام مالک کے سلام جب نکلے امام ممبر پر چڑھنے کے لیے اور مکروہ ہے ممبر پر چڑھے بعد
اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ پڑھتے وقت عصا یا تلوار پکڑنا۔ اور فرض ہے نزدیک امام مالک
اور امام شافعی کے کھڑے رہکر دونون خطبے پڑھنا اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور شرط
ہے طہارت اور ستر عورت اور بیٹھنا درمیان دونون خطبون کے نزدیک امام شافعی کے اور سنت نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور شرط ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ اتنے لوگونکا سننا کہ جنکی ضرورت جماعت مین ہے
اور خطبہ پڑھتے وقت نماز نہ پڑھے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن تحیۃ المسجد پڑھے اُسی وقت آوے تو
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور خطبہ پڑھتے وقت بات
کرنا حرام ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مکروہ نزدیک امام شافعی کے اور شرط ہے نزدیک امام مالک
کے جو شخص خطبہ پڑھتا ہے وہی نماز پڑھاوے مگر خطبہ پڑھے بعد کچھ عذر ہووے جیسے جنون وغیرہ
تو دوسرے امام کے ساتھ نماز پڑھے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے خطیب اور امام ایک ہی رہنا شرط
نہین لیکن مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک شخص خطبہ پڑھے اور دوسرا شخص نماز پڑھاوے
اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کی پہلی رکعت مین سورہ جمعہ یا سبح اسم پڑھنا دوسری مین سورہ
منافقون یا ہل اتی اور قرارت پکار کے کرنا واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ قعدہ مین ملے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے جمعہ صحیح ہے اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے دوسری رکعت کے رکوع مین ملا ہے تو ایک رکعت پڑھے جمعہ کی اگر رکوع کے بعد ملا ہے

[1] یعنی وصیت اور تقویٰ ۱۲

توچار رکعتین پڑھے ظہر کی اگر جمعہ کی نماز مین سلام کے آگے عصر کا وقت داخل ہووے تو نماز باطل ہوتی ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور صحیح ہے نزدیک امام مالک کے مغرب تک اور نزدیک امام شافعی کے چار رکعتین پڑھے ظہر کی اور نزدیک امام احمد کے تکبیر تحریمہ کے بعد عصر کا وقت داخل ہووے تو جمعہ صحیح ہے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے سفر کرنا جمعہ کے روز بعد زوال کے نماز نہ پڑھکر اور آگے زوال کے مکروہ نہین۔ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے بعد زوال کے حرام ہے اور آگے زوال کے مکروہ اور نزدیک امام شافعی کے حرام ہے آگے اور بعد زوال کے مگر راستے مین نماز ملتی ہے یا ضرر ہے بسبب چھوٹ جانے رفیقون کے اور سفر معصیت کا نہین ہے تو جائز ہے اور حرام ہے بیع پہلی اذان سے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دوسری اذان سے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کے روز غسل کرنا اور بہتر کپڑے پہننا اور خوشبوئی لگانا واسطے نماز کے اور سورہ کہف اور درود بہت پڑھنا۔

## باب صلوٰۃ العیدین

عید کی نماز واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت موکدہ نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور فرض کفایہ نزدیک امام احمد کے اور شرائط عیدین کے مانند جمعہ کے ہین سوائے خطبے کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور کوئی شرط نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور اسکی دو رکعتین ہین بغیر اذان اور اقامت کے اور نماز کے بعد دو خطبے پڑھنا سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور وقت نماز کا آفتاب ایک نیزہ بلند ہونے سے زوال تک ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور طلوع آفتاب سے زوال تک نزدیک امام شافعی کے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نفل نماز پڑھنا آگے نماز عید کے نماز کی جگہہ مین اور گھر مین اور بعد نماز کے فقط نماز کی جگہہ مین لیکن عوام لوگ کسی جگہ مین نماز پڑھین تو منع نہ کرے اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے مکروہ ہے نماز کی جگہہ مین مگر مسجد مین نماز پڑھتے ہین تو نزدیک امام مالک کے مکروہ نہین اور نزدیک امام شافعی کے فقط امام کو مکروہ ہے اور سنت ہے عید کے روز غسل کرنا اور بہتر کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا اور مسواک کرنا اور عید الفطر مین آگے نماز کے خرما یا اور کوئی چیز کھانا اور عید اضحیٰ مین آگے نماز کے کچھ نہ کھانا اور تکبیر کہتے ہوئے عیدگاہ کو جانا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تکبیرات زوائد عیدین مین نزدیک امام ابوحنیفہ کے ہر رکعت مین تین ہین اور نزدیک امام شافعی کے پہلی رکعت مین سات دوسری مین پانچ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے پہلی مین چھہ دوسری مین پانچ۔

Marfat.com

اور تکبیرین پہلی رکعت مین بعد ثنا کے کہے دوسری مین بعد قرارت کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ہر رکعت مین آگے قرارت کے کہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہی تسبیح درمیان ہر دو تکبیر کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور مستحب نہین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور تسبیح یہ کہے نزدیک امام شافعی کے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور نزدیک امام احمد کے یہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا اور سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے ہر تکبیر زائد کے وقت ہاتھون کو اُٹھانا اور نزدیک امام مالک کے نہین اُٹھانا اولی ہے اور مستحب ہے نزدیک امام احمد کے پہلی رکعت مین سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری مین ھَلْ اَتٰی پڑھنا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مستحب ہے پہلی رکعت مین سورہ قاف یا سبح اسم اور دوسری مین اقتربت یا ہل اتی اور امام کو قرارت پکار کے کرنا واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے تکبیرات تشریق کہنا اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تکبیرات تشریق عرفہ کی صبح سے شروع کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ظہر سے روز عید کے نزدیک امام مالک کے اور انتہا نزدیک امام مالک کے تیرہوین کی صبح تک ہے اور مذاہب ثلثہ مین تیرہوین کی عصر تک ہے اور تکبیر بعد ہر نماز کے کہے نزدیک امام شافعی کے خواہ فرض ہو یا نفل یا جنازہ خواہ ادا ہو یا قضا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فقط فرض کے بعد کہے لیکن قضا نماز مین تکبیر نہ کہے نزدیک امام مالک کے اور کہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے بشرطیکہ انہین روزون کی نماز ہووے اور تکبیر نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے یہ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور نزدیک امام شافعی اور امام مالک کے یہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اگر عیدین مین امام حنفی ہو اور مقتدی شافعی یا شافعی امام اور مقتدی حنفی تو تکبیرون کے عدد مین اور تقدیم و تاخیر مین امام کی تابعداری کرے۔

## باب صلوٰۃ الکسوف والخسوف

سنت ہین دو رکعتین سورج گہن کے وقت نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ہر رکعت مین نزدیک امام ابوحنیفہ کے ایک رکوع ہے مانند دوسری نمازون کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو رکوع اور دو قیام اور دو قرارت ہین اور قرارت جہر سے کرے نزدیک امام احمد کے اور آہستہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہے جماعت سے پڑھنا اور قرارت اور رکوع کو دراز کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن نزدیک امام ابوحنیفہ کے امام جمعہ کا رہے

Marfat.com

توجماعت سے پڑھے نہین تو تنہا اور سنت ہین دو رکعتین چاند گہن کی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جماعت سے پڑھنا ساتھ دو رکوع اور دو قیام اور دو قرارت کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے تنہا تنہا پڑھے ایک رکوع سے اور قرارت آہستہ کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پکار کر نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دو خطبے بھی پڑھے نزدیک امام شافعی کے سورج گہن ہو یا چاند گہن بعد نماز کے اور ارکان اور سنن مانند جمعہ کے ہین اور خطبہ نہین ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے لیکن ذکر اور دعا کرتے رہین گہن چھوٹنے تک۔

## باب صلوٰۃ الاستسقاء

جب برسات موقوف ہووے تو دعا اور استغفار کرے اور نماز تنہا تنہا پڑھے آہستہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو رکعتین جماعت سے پڑھنا پکار کر سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے اور تکبیرات بھی کہے مانند عید کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے فقط اور نہین ہے خطبہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو خطبے پڑھے بعد نماز کے نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور امام محمد کے اور ایک خطبہ ہے نزدیک امام احمد اور امام ابو یوسف کے اور خطبہ مین استغفار بہت کرے اور خطبہ ثانیہ کے درمیان امام قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر چادر کو اُلٹے اور مقتدی مرد بھی بیٹھے ہوئے اپنی اپنی چادر اُلٹین نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایسا کہ جو سیدھے کاندھے پر ہے اُسکو بائین پر کرے جو بائین کاندھے پر ہے اُسکو سیدھے پر لیکن چادر مدور اور مثلث اور زائد لمبی نہین ہے تو اوپر کی جانب کو نیچے اور نیچے کی جانب کو اوپر بھی کرے نزدیک امام شافعی کے فقط ایسا کہ سیدھی طرف کے نیچے کے کنارے کو بائین ہاتھ سے پکڑے اور بائین طرف کے نیچے کے کنارے کو سیدھے ہاتھ سے پکڑ کر دونون ہاتھ پیچھے کرے تاکہ کنارہ سیدھے ہاتھ کا سیدھے کاندھے پر ہو اور بائین ہاتھ کا بائین کاندھے پر اور نزدیک امام ابو یوسف اور امام محمد کے چادر کو اُلٹے امام فقط ایسا کہ نیچے کی جانب کو اوپر اور اوپر کی جانب کو نیچے کرے ممکن ہو تو نہین تو جو سیدھے کاندھے پر ہے اُسکو بائین پر اور جو بائین پر ہے اُسکو سیدھے کاندھے پر کرے۔

## باب صلوٰۃ الخوف

جبکہ خوف دشمن کا ہو سفر یا حضر مین تو امام مقتدیون کو دو گروہ کرکے ایک کو دشمن کیطرف روانہ کرے دوسرے کے ساتھ ایک رکعت پڑھے دو رکعتون کی نماز ہو تو اگر تین یا چار رکعتون کی ہے تو پہلے گروہ کے ساتھ

Marfat.com

دو رکعت پڑھے پھر یہ گروہ دشمن کی طرف جاوے اور دوسرا گروہ جو دشمن کیطرف تھا آوے اور امام اُنکے ساتھ باقی نماز ادا کرے اور سلام پھیرے امام تنہا یہ گروہ دشمن کی طرف جاوے اور پہلا گروہ آکر اپنی نماز بغیر قرات کے تمام کرکے دشمن کے مقابلہ کو جاوے تب دوسرا گروہ آکر قرات سے نماز پڑھے نزدیک امام ابو حنیفہ کے خواہ دشمن قبلے کی طرف ہو یا نہ ہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دشمن قبلہ کی طرف نہ ہو تو دو گروہ کرے ایک کو دشمن کے مقابل کھڑا کرے دوسرے کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے جسوقت امام واسطے دوسری رکعت کے کھڑا ہو پہلا گروہ امام سے مفارقت کی نیت کرکے نماز کو تمام کرے اور مقابلے کو دشمن کے جاوے پھر دوسرا گروہ آکر امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کرے اور امام قیام کو دراز کرے تاکہ وہ لوگ آکر ملین جب امام واسطے تشہد کے بیٹھے تب وہ گروہ اٹھکر اپنی باقی نماز ادا کرے اور امام تشہد مین اُنکا انتظار کرے تاکہ اُنکے ساتھ سلام پھیرے اور نزدیک امام مالک کے بھی ایسا ہی ہے لیکن امام تشہد پڑھے پھر سلام کرے اور مقتدیون کا انتظار نہ کرے خواہ دشمن قبلے کی طرف ہو یا نہ ہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قبلے کی طرف دشمن ہو تو امام قوم کی دو صف کرے اور سب کے ساتھ احرام باندھے جب امام نے سجدہ کیا تو پہلی صف امام کے ساتھ سجدہ کرے دوسری نگہبانی کرتی ہوئی کھڑی رہے اور جب امام دونون سجدون سے فارغ ہو تب کھڑی ہوئی صف سجدہ کرکے کھڑی رہے اور پہلی صف موخر ہووے اور دوسری مقدم ہووے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے اور جو موخر ہے نگہبانی کرے اور جب امام اور صف اول سجدون سے فارغ ہون تب دوسری صف سجدہ کرکے تشہد پڑھے اور امام سبکے ساتھ سلام پھیرے۔

## باب الجنائز

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور افضل ہے گرم پانی سے غسل دینا نزدیک امام ابو حنیفہ کے لیکن بہت گرم نہ کرے کیونکہ اذیت ہوتی ہے میت کو مانند زندہ کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ٹھنڈے پانی سے غسل دیوے مگر گرم پانی کی ضرورت ہو بسبب ٹھنڈ وغیرہ کے تو گرم کرے اور نزدیک امام مالک کے گرم اور ٹھنڈا دونون برابر ہین افضلیت مین اور جائز ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل دینا عورت کا اپنے مرد کو اور جائز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دینا مرد کا اپنی عورت کو اور جائز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے عورت کو مرد اور مرد کو عورت کا غسل دینا اگرچہ محرم رہین۔ اگر کسی جگہ مرد کی میت رہے اور نہ رہین وہان سوائے عورتون کے یا عورت کی

Marfat.com

میت رہے اور نہ رہین سوائے مردوںکے تو میت کو تیمم کراوے مگر غیر محرم ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کراوے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جائز ہے غسل دینا مرد محرم کا عورتون کو اور عورتون محرم کا مردون کو اگر فقط غیر محرم ہون تو تیمم کراوے اور اولے واسطے غسل کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے مرد کو قرابتدار مرد اور عورت کو قرابتدار عورتین اور نزدیک امام مالک کے اولی مرد کو اسکی عورت ہے اور عورت کو اسکا مرد ہے اور نزدیک امام احمد کے وصی اولی ہے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل کی جگہہ کوئی نرہے سوائے غاسل اور اسکے مددگار دینکے اگر بچہ پیدا ہوا پھر علامت حیات کی پائی جاوے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دیوے اور نماز پڑھے اگر حیات نہ پائی جاوے تو غسل دیوے اور نماز نہ پڑھ کر کپڑے مین لپیٹ کے دفن کرے بچے کی صورت کامل ہو یا نہ ہو اور نزدیک امام مالک کے حیات پائی جاوے تو غسل اور نماز ہے نہین تو نہ غسل ہے نہ نماز مگر خون دھونا مستحب ہے اور کپڑے مین لپیٹ کر دفن کرنا واجب ہے۔ اور نزدیک امام شافعی کے حیات پائی جاوے تو نماز اور غسل ہے اگر حیات نہین اور صورت کامل ہے تو غسل دیکر کفن پہنا کے دفن کرے اور نماز نہ پڑھے اگر صورت کامل نہین ہے تو فقط کپڑے مین لپیٹ کر دفن کرے اور نزدیک امام احمد کے اگر چار مہینے یا زائد مین پیدا ہو تو غسل دے کر نماز پڑھکے دفن کرے اگرچہ حیات معلوم نہ ہو اگر کوئی حاملہ مر جاوے اور پیٹ مین اُسکے بچہ زندہ رہے تو پیٹ چیر کر بچہ نکال لیوے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور پیٹ چیرنا حرام ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے لیکن بچہ مرنے کے بعد میت کو دفن کرے اور نزدیک امام شافعی کے پیٹ چیرے اگر بچہ پیدا ہو کر جینے کی امید ہے نہین تو نہ چیرے بچہ مرنے کے بعد دفن کرے اگر آدمی کا بدن آدھے سے زائد ملے بغیر سر کے یا آدھا ساتھ سر کے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دیوے اور نماز پڑھکر دفن کرے اُس سے کم ملے تو فقط کپڑا لپیٹ کر دفن کرے۔ اور نزدیک امام مالک کے دو ثلث بدن کے ملین تو غسل اور نماز ہے اُس سے کم ہو تو نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے کوئی ایک جز آدمی کا ملے جس سے مرنا اُسکا یقین ہو تو غسل دیوے اور کپڑے مین لپیٹ کر نماز پڑھ کے دفن کرے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل کرنا غاسل میت کو غسل دینے کے بعد اور شہید کو غسل نہ دیوے اور نماز نہ پڑھے صرف ان کپڑون[1] سے خون آلودہ دفن کرے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگرچہ اُسپر غسل فرض رہے یا لڑکا یا مجنون رہے اور نزدیک امام احمد کے شہید پر غسل رہے تو غسل دیوے اور نماز پڑھے نہین تو

[1] اگر ان کپڑون پر خون کے سوائے اور کوئی نجاست ہو تو دھونا واجب ہے اور وہ کپڑے کافی نہ ہون تو پھر دوسرے کپڑے زیادہ کرین ۱۲

نہ غسل ہے نہ نماز اگرچہ لڑکا یا مجنون ہو اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہید پر غسل رہے یا مجنون یا لڑکا رہے
تو غسل وغیرہ نماز پڑھے نہیں تو بغیر غسل کے نماز پڑھے اور کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور کفن مسنون نزدیک امام ابوحنیفہ کے مرد کے واسطے تین کپڑے ہیں قمیص اور ازار اور لفافہ اور واسطے
عورت کے پانچ کپڑے قمیص اور دامنی اور ازار اور سینہ بند اور لفافہ اور نزدیک امام مالک کے واسطے مرد کے پانچ
کپڑے دو لفافے اور ازار اور قمیص او عمامہ اور سات کپڑے واسطے عورت کے ازار او قمیص و دامنی اور چار
لفافے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے واسطے مرد کے تین لفافے اور واسطے عورت کے پانچ کپڑے ازار اور دامنی
قمیص اور دو لفافے اور عورت کے سر کے بالون کو نزدیک امام ابوحنیفہ کے دو حصہ کرکے چھاتی پر قمیص کے
اوپر ڈالکر دامنی سے ڈھانکے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تین حصے کرکے پیچھے ڈالے اگر میت احرام حج کا باندھے
ہوئے ہو تو سیا ہوا کپڑا پہنانا اور مرد کا سر اور عورت کا مُنھ ڈھانکنا اور خوشبو لگانا جائز نہیں نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور نماز جنازہ کی فرض کفایہ ہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور مستحق واسطے امامت کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے سلطان ہے پھر قاضی پھر امام جامع مسجد کا
پھر محلے کی مسجد کا پھر ولی میت کا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے وصی اولیٰ ہے پھر سلطان پھر ولی۔
اور نزدیک امام شافعی کے ولی میت کا افضل ہے سب سے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے قبر پر اور
غائب پر نماز پڑھنا بشرطیکہ اُس میت کے دفن کے آگے نماز پڑھنے والا مکلف رہے نہیں تو صحیح نہیں اور
نزدیک امام احمد کے ایک مہینہ تک جائز ہے دفن کے دن سے اور جائز نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ اور
امام مالک کے لیکن بغیر نماز کے دفن کیے ہون تو جائز ہے نماز نزدیک امام ابوحنیفہ کے قبر پر جب تک
میت پارہ پارہ نہ ہو اور نزدیک امام مالک کے جائز ہے جب تک کہ گمان نہ ہو فنا کا اگر جنازہ کی نماز کی جماعت
کے ہونے کے بعد پھر دوسرے لوگ آوین تو نماز پڑھنا جائز ہے جماعت سے ہو یا تنہا نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور جائز نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور مکروہ ہے نماز جنازہ کی مسجد مین
پڑھنا جنازہ مسجد مین رکھکر اگر خارج مسجد مین رہے تو بھی بے ضرورت مسجد مین کھڑے رہنا مکروہ ہے
نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور مکروہ نہیں نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دونون صورتوں مین
اور افضل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے کھڑا رہنا امام کا میت کے سینے کے مقابل مرد ہو یا عورت اور نزدیک
امام مالک کے مرد کے جنازہ پر بیچ مین کھڑا رہے اور عورت کے کاندھے کے مقابل اور نزدیک

Marfat.com

امام شافعی کے مرد کے جنازے پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل کمر کے اور نزدیک امام
احمد کے مرد کے جنازے پر مقابل سینے کے اور عورت کے جنازے پر بیچ مین کھڑا ہے اور جنازے کی
نماز مین سب شرائط نماز کے ہین اور قیام اور چار تکبیرین فرض ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین ساتھ ہر تکبیر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے سنت ہے
پہلی تکبیر کے ساتھ فقط اور پہلی تکبیر کے بعد سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ثنا پڑھنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور سورۂ فاتحہ پڑھنا قرأت کی
نیت سے مکروہ ہے اور دعا کی نیت سے پڑھے تو مکروہ نہین اگر امام حنفی ہو تو ضرور سورۂ فاتحہ پڑھے دعا کی نیت
سے تاکہ شافعی اور حنبلی کی نماز صحیح ہو اور نزدیک امام مالک کے فرض ہے بعد ہر تکبیر کے سوائے چوتھی کے
دعا کرنا واسطے میت کے اور امام مالک فرماتے ہین احسن دعاؤن مین جنازے کی جو سنی مین نے دعا
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ
اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا
بَعْدَهٗ اور دعا کے آگے حمد اور صلوٰۃ کہنا مستحب ہے اگر لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ عَبْدُكَ وَابْنُ
عَبْدِكَ اَنْتَ خَلَقْتَهٗ وَرَزَقْتَهٗ وَاَنْتَ اَمَتَّهٗ وَاَنْتَ تُحْيِيْهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِوَالِدَيْهِ ذُخْرًا وَفَرَطًا وَ
اَجْرًا وَثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا وَاَعْظِمْ بِهٖ اُجُوْرَهُمَا وَلَا تَفْتِنَّا وَاِيَّاهُمْ بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ
الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ كَفَالَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَعَافِهٖ مِنْ فِتْنَةِ
الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے فرض ہے بعد پہلی تکبیر کے سورۂ فاتحہ
اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑھنا سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اور بعد تیسری تکبیر کے دعا کرنا سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اور یہ دعا پڑھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا
وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ
عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ
بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا

Marfat.com

خیرًا من دارہٖ واھلاً خیرًا من اھلہٖ وزوجًا خیرًا من زوجہٖ وادخلہ الجنۃ واعذہٗ من عذاب القبر وفتنتہٖ ومن عذاب النار اور یہ دعا بھی زیادہ کرنا مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے اللھم ھذا عبدک وابن عبدک خرج من روح الدنیا وسعتھا ومحبوبہ واحبائہ فیھا الی ظلمۃ القبر وما ھو لاقیہ کان یشھد ان لا الہ الا انت وان سیدنا محمدًا عبدک ورسولک وانت اعلم بہٖ اللھم انہ نزل بک وانت خیر منزل واصبح فقیرًا الی رحمتک وانت غنی عن عذابہٖ وقد جئناک راغبین الیک شفعاء لہ اللھم ان کان محسنًا فزد فی احسانہٖ وان کان مسیئًا فتجاوز عنہ ولقہ برحمتک رضاک وقہ فتنۃ القبر وعذابہ وافسح لہ فی قبرہٖ وجاف الارض عن جنبیہ ولقہ برحمتک الامن من عذاب القبر حتی تبعثہ الی جنتک یا ارحم الراحمین اگر میت لڑکے کی یا دیوانے کی ہو تو یہ پڑھے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اللھم اجعلہ لنا فرطًا واجعلہ لنا اجرًا وذخرًا واجعلہ لنا شافعًا ومشفعًا اور نزدیک امام شافعی کے میت لڑکے کی ہو تو اللھم اغفر لحیّنا سے فتوفہ علی الایمان تک پڑھ کر یہ پڑھے اللھم اجعلہ فرطًا لابویہ وسلفًا وذخرًا وعظۃ واعتبارًا وشفیعًا وثقل بہٖ موازینھما وافرغ الصبر علی قلوبھما ولا تفتنھما بعدہ ولا تحرمھما اجرہ اور نزدیک امام احمد کے یہ کہے اللھم اجعلہ لوالدیہ ذخرًا وفرطًا وسلفًا واجرًا اللھم ثقل بہٖ موازینھما واعظم بہٖ اجورھما والحقہ بصالح سلف المؤمنین واجعلہ فی کفالۃ ابراھیم وقہ برحمتک عذاب الجحیم اگر میت عورت یا لڑکی کی ہو تو ضمائر مونث کے کہے سب دعاؤں میں مذاہب اربعہ کے اور بعد چوتھی تکبیر کے کچھ نہ پڑھکر فقط سیدھی طرف سلام پھیرے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور یہ پڑھے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور دو طرف سلام پھیرے اور نزدیک امام شافعی کے اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ پڑھکر سلام پھیرے اور افضل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے جنازہ کے پیچھے چلنا اور نزدیک امام شافعی کے آگے چلنا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سوار ہو تو پیچھے چلے اور پیادہ آگے اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے جنازہ دیکھے تو کھڑا ہونا بیٹھے ہوئے شخص کو اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکروہ ہے مگر جنازہ کے ساتھ جانے کے ارادے سے کھڑا ہوا تو مکروہ نہیں اور افضل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے میت کو قبر میں داخل کرنا

Marfat.com

قبلے کی طرف سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے قبر کے بائین طرف سے داخل کرنا افضل ہے اگر عورت کی میت ہو تو قبر پر پردہ کرنا مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مرد کی میت ہو تو پردہ کرنا مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے اور نہ مکروہ ہے نہ مستحب نزدیک امام مالک کے اور میت کو قبر مین سیدھے بازو کے بل کر کھے ایسا کہ منھ قبلے کی طرف رہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بھی مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے میت کا کلہ کھولکر مٹی پر رکھنا اور افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے قبر کو مسنم بنانا یعنی مانند اونٹ کے کوہان کے اور نزدیک امام شافعی کے مسطح کرنا افضل ہے اور حدیث شریف مین ہے جو کہ رہا ساتھ جنازے کے نماز پڑھنے تک تو اُسکو اجر ایک قیراط کا ہے اور جو کہ رہا دفن تک تو اُسکو اجر دو قیراط کا ہی اور صحابہ نے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو قیراط کیا ہین تو فرمایا مانند دو بڑے پہاڑ کے ہین اور امام مالک رضی اللہ عنہ سے کسی نے خواب مین پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا کیا تو فرمایا مغفرت کی میری بسبب ایک کلمہ کے جو کہتا تھا مین جنازہ دیکھ کر اور اُسکو امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کہتے تھے یعنی سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ۔

## باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ

جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے کعبے کے اندر فرض اور نفل نماز پڑھنا بغیر کراہت کے اور کعبہ کے اوپر جائز ہے ساتھ کراہت کے بسبب تعظیم کے اور نزدیک امام شافعی کے جائز ہے کعبے کے اندر اور اوپر بشرطیکہ کعبے کے اندر دیوار کی طرف متوجہ ہووے یا دروازہ کی طرف جبکہ وہ بند رہے اگر کھلا رہے اُسوقت متوجہ ہووے تو شرط ہے چوکھٹ سولہ[۱۶] انگل کی بلند رہے نہین تو صحیح نہین اور کعبے کے اوپر شرط ہے کہ اُس شخص کے روبرو سولہ[۱۶] انگل کی کوئی بلند چیز اٹھی ہوئی رہے جو کعبہ کی جز ہو کر رہے نہین تو صحیح نہین اگر کعبے کے اندر مقتدی کی پیٹھ امام کے مُنھ کی طرف ہو تو مقتدی کی نماز باطل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور جائز نہین نزدیک امام مالک اور امام احمد کے فرض نماز کعبے کے اندر اور اوپر اور نفل جائز ہے اگر کعبے کے اطراف امام کے ساتھ لوگ اقتدا کرین اور بعض لوگ امام سے بڑھکر کعبہ کے نزدیک رہین تو جائز ہے بشرطیکہ امام ایک جانب اور مقتدی دوسری جانب ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام کے جانب مین امام سے آگے کھڑے رہین تو نماز مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے اور باطل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔

Marfat.com

# کتاب الزکوۃ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ یعنے دو تم زکوۃ - اور فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یعنی اور جو لوگ جمع کر رکھتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے اُسکو اللہ کی راہ مین یعنی زکوۃ نہین دیتے سو اُنکو خوشخبری سُنا عذاب دردناک کی جس دن آگ دھکاوینگے اُسپر دوزخ کی پھر داغین گے اُس اُنکے ماتھے اور پہلو اور پیٹھین یہ وہی ہے جو تم جمع کر رکھتے تھے اپنے نفسونکے واسطے سو چکھو مزا اُسکا جو تم جمع کر رکھتے تھے - اور بخاری اور مسلم روایت کرتے ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ بندون پر کوئی صبح نہین آتی مگر اسمین دو فرشتے اوترتے ہین ایک فرشتہ کہتا ہے یا اللہ تیری راہ مین خرچ کرنے والے کو اُسکا عوض دے اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے یا اللہ منع کرنے والے کے مال کو تلف کر دے - اور بخاری اور نسائی روایت کرتے ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ تعالیٰ مال دیوے اور وہ اُس مال کی زکوۃ ادا نہ کرے تو اُسکا مال قیامت کے دن صورت لے گا ایسے سانپ کی کہ جسکے سر کی کھال نکلگئی ہو بسبب زہر کی تیزی کے اور اُسکی دونون آنکھون مین دو کالے نقطے ہون وہ سانپ طوق ہوکے اُسکے گلے مین پڑیگا پس وہ سانپ اُس شخص کے مُنھ کے دونون جانب کو پکڑیگا اور کہے گا مین تیرا مال ہون مین تیرا گنج ہون اور زکوۃ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور منکر اُسکی فرضیت کا کافر ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی شخص فرضیت کا اقرار کرکے زکوۃ بخل سے نہ دیوے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اُسکو قید مین رکھے زکوۃ دینے تک اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے زکوۃ جبر سے لیوے اگرچہ جنگ سے ہو اور نزدیک امام احمد کے بھی جبر سے لیوے مگر مال پوشیدہ کر دیا ہو تو تین دن مین توبہ کرائے اگر توبہ کرے اور زکوۃ دیوے تو بہتر نہین تو قتل کرے اور زکوۃ اُسکے ترکہ سے لیوے اور زکوۃ فرض ہے بعد گزرنے سال کے نصاب کے موافق ہو تو ہر آزاد مسلمان پر نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر شرط ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے مالک عاقل و بالغ رہنا مجنون اور بچے پر زکوۃ فرض نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فرض ہے والی اُسکی طرف سے ادا کرے اُسکے مال سے اور نیت زکوۃ کی فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے

Marfat.com

اور نیت نزدیک امام ابوحنیفہ کے زکوۃ دیتے وقت کرے اگر دینے کے بعد کرے تو بھی صحیح ہے بشرطیکہ لیا سو شخص کے نزدیک وہ مال موجود رہے گا اگر خرچ کرنے کے بعد نیت کی تو صحیح نہین اگر زکوۃ کا مال جدا کرتے وقت نیت کی تو بھی کافی ہے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ضرور ہے نیت۔ زکوۃ کا مال جدا کرتے یا دیتے وقت اور نزدیک امام احمد کے زکوۃ دیتے وقت نیت کرنا اولی ہے اگر تھوڑا آگے کیا تو بھی کافی ہے اگر کسیکا مال غصب کیا گیا اور اُسپر گواہ نہین یا گم ہو گیا یا جنگل مین گاڑ دیا اور مقام اُسکا بھول گیا اور بعد کئی سال کے وہ مال ملے تو گزری ہوئی برسون کی زکوۃ دینا فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور گزری ہوئی برسون کی ضرور نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ایک سال کی زکوۃ دیوے نزدیک امام مالک کے اگر ایک شخص کا قرض دوسرے پر ہو اور وہ اقرار کرتا ہو یا انکار اور گواہ اُسکے لینے پر موجود ہون تو ایسا مال ملتے ہی زکوۃ گذری ہوئی برسون کی فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک ہی سال کی فرض ہے نزدیک امام مالک کے اگر ایک شخص صاحب نصاب ہو اور اُسپر دوسرے شخص کا قرض ہے تو بقدر قرض کے زکوۃ فرض نہین اور قرض وضع کرنے کے بعد جو باقی ہو اُسکی زکوۃ دیوے نصاب کے موافق ہو تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قرض مانع زکوۃ کا نہین ہے نزدیک امام شافعی کے چاہئے کل مال کی زکوۃ دیوے

## باب زکوۃ الاموال

جانورون مین جنکی زکوۃ فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے وہ اونٹ اور گائے اور بیل اور بھینس اور بھیڑ اور بکرے ہین اور شرط ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے وہ جانور سوائم رہنا یعنی جنگل سے چرائے جاتے ہون ورنہ تو زکوۃ فرض نہین اور نزدیک امام مالک کے سوائم کی شرط نہین۔ اور نصاب اونٹون مین پانچ ہے اور اُس مین ایک بکری فرض ہے دس مین دو۔ اور پندرہ مین تین اور بیس مین چار۔ اور جب پچیس اونٹ ہون تو ایک بنت مخاض یعنی ایک برس کی اونٹنی جسپر دوسرا برس شروع ہو اور جب چھتیس ہون تو ایک بنت لبون یعنی دو برس کی اور تیسرا برس شروع ہو اور جب چھیالیس ہون تو ایک حقہ یعنی تین برس کی اور چوتھا برس شروع ہو اور جب اکسٹھ ہون تو ایک جذعہ یعنی چار سال کی جسپر پانچوان سال شروع ہو۔ اور جب چھہتر ہون تو دو بنت لبون اور جب اکیانوے ہون تو دو حقے ایکسو بیس تک نزدیک ائمہ اربعہ کے۔ اور بعد اسکے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ہر پنجے مین ایک بکری یعنی ایک سو پچیس مین ایک بنت مخاض اور دو حقے اور ڈیڑھ سو مین تین حقے پھر ہر پنجے مین ایک بکری اور پچیس مین

Marfat.com

ایک بنت مخاض اور ہر چھتیس مین ایک بنت لبون پھر ایک سو چھیانوے مین چار حقے دو سو تک پھر
بعد دو سو کے شروع کیا جاوے نیچے سے جیساکہ بعد ڈیڑھ سو کے شروع کیا تھا اور نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے ایک سو اکیس[۱۲۱] ہون تو تین بنت لبون دیوے اور نزدیک امام مالک کے اختیار ہے
چاہے تین بنت لبون دیوے یا دو حقے مگر ہر چالیس مین بنت لبون اور ہر پچاس مین حقہ زائد کرے
نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایساکہ ایک سو تیس[۱۳۰] مین دو بنت لبون اور ایک حقہ اور ایک سو چالیس[۱۴۰] مین دو حقے اور
ایک بنت لبون اور ڈیڑھ سو[۱۵۰] مین تین حقے پھر ایسا ہی چلا جاوے اور نصاب گائے اور بیل اور بھینس
اور بھینسے مین تیس[۳۰] ہے اور واجب ہے اُس مین ایک تبیعہ مادہ ہو یا نر اور جب چالیس[۴۰] ہون ایک مسنہ
اور جب ساٹھ[۶۰] ہون تو دو تبیعے اور جب ستر ہون تو ایک تبیعہ اور ایک مسنہ پھر جب اسی ہون تو دو مسنے اور
جب نوّے[۹۰] ہون تو تین تبیعے اور جب سو ہون تو دو تبیعے اور ایک مسنہ پھر اسی طرح ہر ایک تیس مین تبیعہ
اور ہر چالیس مین مسنہ زیادہ کرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تبیعہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایک برس کی گائے
اور بھینس کو کہتے ہین جسپر دوسرا سال شروع ہو اور مسنہ دو برس کی جسپر تیسرا برس شروع ہو اور نزدیک
امام مالک کے دو سال کامل گذرے تو تبیعہ ہے اور تین سال کامل ہون تو مسنہ اور مسنہ مین نر دینا جائز
نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نصاب بکرون مین چالیس ہی اور واجب
ہی اُس مین ایک بکری پھر ایکسو اکیس[۱۲۱] مین دو اور دو سو ایک[۲۰۱] مین تین اور چار سو مین چار پھر ایک سو مین
ایک واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بکری نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے ایک سال کی رہنا واجب
ہے اور نزدیک امام شافعی کے مینڈھی ہو تو ایک سال کی اگر چھیلی ہو تو دو سال کی اور نزدیک امام احمد کے
مینڈھی چھ مہینے کی چھیلی ایک سال کی اور بکریون مین نر دینا بھی جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام
مالک کے اور جائز نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر فقط نر بکرے ہون تو نر دینا جائز ہے اور
اونٹون مین جو بکری واجب ہے تو وہ مادہ رہنا شرط ہے نزدیک امام احمد کے اور نر بھی جائز ہے نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اگر چند آدمیون کے جانور ملکر رہین ایساکہ تمام ملا دیے جاوین تو نصاب ہووے اور ہر ایک کا جدا
جدا حصہ نصاب کو پہونچتا نہین ہے تو اُس مین زکوۃ نہین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے
اور زکوۃ فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے بشرطیکہ اُن جانورون کی چرائی کا مقام ایک ہو
اور پانی پینے کی جگہہ ایک اور رات کو رہنے کی جگہہ ایک ہو اور دودھ نچوڑنے والا ایک اور چرانے والا

Marfat.com

ایک ہو اور ہر ایک کا نر خاص نہ ہووے مگر نوع مختلف ہونے کے سبب سے نر علحدہ ہو تو مضائقہ نہین
اور گھوڑے تجارت کے نہ ہون تو زکوٰۃ واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے
بشرطیکہ جنگل سے چرائے جاتے ہون اور نر اور مادہ ملکر رہین اگر فقط نر گھوڑے ہون تو زکوٰۃ نہین اگر فقط
مادہ ہون تو دو روایتین ہین ایک مین واجب نہین اور دوسری مین واجب ہی اور زکوٰۃ ہر گھوڑے کی عربی
ہو تو ایک دینار دیوے یا اُسکی قیمت کرکے دوسو درم مین پانچ درم دیوے اگر عربی نہ ہو تو فقط قیمت کر کے
دیوے اگر تجارت کے گھوڑے ہون تو زکوٰۃ فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایسا ہی تمام مال مین تجارت
کے اور اُسکی قیمت کرکے نصاب کے موافق ہو تو چالیسوان حصہ دیوے اگر چند آدمی ملکر تجارت کرین یا زراعت
یا نقد ایک کے پاس جمع کرین اور ہر ایک کا مال نصاب سے کم رہے اور سب کا مال ملاکر نصاب ہو تو زکوٰۃ
فرض نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہے نزدیک امام شافعی کے بشرطیکہ ہر ایک کا مال متمیز نہ ہو اور
نصاب سونے کی بیس مثقال اور چاندی کے دوسو درہم اور اس مین چالیسوان حصہ فرض ہی نزدیک ائمہ
اربعہ کے اور جب نصاب پر پانچوان حصہ زائد ہوگا تو ہر پانچوین حصے کی زکوٰۃ دیوے نزدیک امام ابوحنیفہ کے
پانچوین حصے سے کم ہو تو نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے پانچوین حصے سے کم ہو تو بھی دیوے اور زکوٰۃ واجب ہی
نزدیک امام ابوحنیفہ کے سونے چاندی کے زیور مین اگرچہ مباح رہے اور پہننے کے واسطے ہووے اور
نزدیک ائمہ ثلثہ کے مباح زیور مین پہننے کے زکوٰۃ فرض نہین۔

## باب الرکاز

معدن سے نکلنے والی چیزونمین جنکی زکوٰۃ فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سوا سونا اور
چاندی ہے۔ اور ان مین چالیسوان حصہ دیوے نصاب ہو تو اور باقی مالک زمین کو ہے اگر اسکا کوئی مالک
نہین ہے تو جو پایا اُسکا ہے مگر نزدیک امام مالک کے سونے اور چاندی کے ٹکڑے خالص نکلین جنکو صاف
کرنے کی احتیاج نہ ہو تو اُن مین سے پانچوان حصہ دیوے نصاب ہو یا نہو اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے معدن
سے جو نکلتی ہین وہ سخت چیزین ہین اور آتش سے نرم ہون تو اُس مین پانچوان حصہ دیوے نصاب ہو
یا نہ ہو جیسے سونا اور چاندی اور سیسہ اور تانبا اور پیتل اور لوہا اور پارہ وغیرہ اگر آتش سے نرم نہ ہوتے نہین
یا مانند پانی کے بہتی چیز ہے جیسے تیل وغیرہ تو اُسمین کچھ بھی واجب نہین اور نزدیک امام احمد کے غیر جنس سے
زمین کے جو نکلے اسمین چالیسوان حصہ دیوے بشرطیکہ نصاب کے موافق ہو خواہ وہ اشیا سخت رہین یا

Marfat.com

یا نہین مانند تیل کے خواہ وہ آتش سے نرم ہون یا نہون جیسے گچ اور چونا اور نمک اور سرمہ اور جواہر مانند یاقوت اور فیروزہ اور زمرد وغیرہ کے اور جاہلیت کے دفینون مین پانچوان حصہ دینا فرض ہے سب چیزون مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے خواہ وہ نصاب ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی کے فقط سونے اور چاندی مین پانچوا حصہ فرض ہے نصاب کے موافق ہو تو اور معدن اور دفینون مین برس گزرنا شرط نہین معاً دینا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

## باب الزروع والثمار

شہد مین دسوان حصہ فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور نصاب اُسکا ایک سو ساٹھ رطل عراقی ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے شہد مین دسوان حصہ دیوے تھوڑا نکلے یا زائد اور اُسکا کچھ نصاب نہین مگر خراجی زمین مین نکلے تو کچھ واجب نہین کیونکہ عشر اور خراج جمع نہین ہوتے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے شہد مین زکوۃ نہین اور زراعت مین دسوان حصہ دیوے اگر بغیر مشقت کے زراعت ہو جیسا برسات یا نہاری پانی سے۔ اگر مشقت سے ہو جیسا ڈول وغیرہ سے تو بیسوان حصہ دیوے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اناج مین جو زکوۃ فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے تو وہ اناج ہے جسکو قوت کر کے کھاتے ہین اور پھلون مین انگور اور خرما اور نزدیک امام احمد کے پھلون اور زمین سے نکلنے والی چیزو نمین جو ناپی اور تولی جاتی ہین اور ذخیرہ کی جاتی ہین تو اُنمین زکوۃ فرض ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے لکڑی اور بانس اور گھانس کی قسم کے سوائے زمین سے نکلنے والی چیزون مین اور میودن مین سوائے خراجی زمین کے زکوۃ فرض ہے اور نصاب ان سب چیزون کا پانچ وسق ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور مد اس کے حساب سے ایک سو بیس پڑی ہوتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے ان چیزون مین نصاب نہین پانچ وسق سے کم ہو تو بھی زکوۃ فرض ہے اور ان چیزو نمین برس گزرنا شرط نہین معاً دینا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

## باب المصارف

مصارف زکوۃ کے سات ہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور آٹھ نزدیک ائمہ ثلثہ کے تفصیل اُنکی یہ ہے فقیر[١] اور مسکین[٢] اور عامل[٣] یعنے جسکو حاکم زکوۃ وصول کرنے پر مقرر کرتا ہے اور رقاب[٤] اور قرضدار[٥] اور مجاہدین[٦] اور مسافرین[٧]۔ اور فقیر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اُسکو کہتے ہین کہ جس کے پاس کچھ مال ہے

Marfat.com

کہ غنی نہین ہے اور مسکین وہ کہ جسکے پاس کچھ بھی نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مسکین وہ ہی جسکے پاس کچھ مال لیکن غنی نہین ہے اور فقیر وہ جسکے پاس کچھ بھی نہین اور رقاب سے مراد نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکاتب ہین اور نزدیک امام مالک کے مکاتب کو نہ دیوے بلکہ غلام خرید کر کے آزاد کرے اور مولفۃ القلوب آٹھوان فریق ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے لیکن ایمان اُنکا ہنوز ضعیف ہی یا اُن کو کچھ دینے سے دوسرے لوگ ایمان لاتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اس فریق کا حکم منسوخ ہو گیا اگر سات فریق مین سے کسی ایک فریق کی جہت سے جسمین وہ داخل ہے دیوے تو جائز ہے۔ اور جائز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے زکوۃ اور فطرہ دینا ان سب مصارف کو یا بعض کو یا ایک کو اور نزدیک امام شافعی کے زکوۃ تمام مصارف کے لوگون کو دینا واجب ہے اگر تمام فریق کے سب لوگونکو دینا ممکن نہو تو ہر فریق سے تین تین اشخاص کو دینا ضرور ہے اور ہر فریق کو تقسیم مین برابر دینا فرض ہے لیکن سب فریق کے مستحق اُس شہر مین نہ رہین تو دوسرے شہر مین بھیجنا واجب ہے اگر بعض نہ رہین تو جو موجود ہین اُنھین پر تقسیم کرنا اور فطرہ مین مسکینوں کو دیوے تو کافی ہے اور حرام ہی زکوۃ دینا بنی ہاشم کو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے غلام کو زکوۃ دینا اور جائز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے مگر اپنے اور بنی ہاشم اور غنی کے غلامون کو دینا جائز نہین اور بنی ہاشم کے آزاد غلامونکو دینا جائز ہے نزدیک امام مالک کے اور جائز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز نہین نزدیک امام شافعی کے بنی مطلب اور اُنکے آزاد غلامونکو دینا اور جائز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز نہین کافر اور اپنی زوجہ کو دینا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز نہین زوجہ کا اپنے زوج کو دینا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے اور غنی کو زکوۃ دینا جائز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور غنی اُسکو کہتے ہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے جو مالک ہو نصاب کا کسی ایک مال سے اور فارغ ہو حاجت اصلی سے۔ اور نزدیک امام شافعی کے جسکے پاس اتنا مال ہے یا کسب سے اتنا حاصل کرے کہ اُسکی حاجتون کو کافی ہے تو وہ غنی ہے اور نزدیک امام احمد کے جسکے پاس پچاس درہم ہین۔ اور نزدیک امام مالک کے جسکے پاس اتنا مال ہے کہ برس تک اُسکو کافی ہے اگر برس بھر تک اُسکو کافی نہ ہو تو غنی نہین اور جائز نہین زکوۃ دینا اپنے مان باپ دادا دادی نانا نانی کو اصول سے اور بیٹا بیٹی اور پوتا پوتی اور نواسہ نواسی کو فروع سے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے مگر جائز ہے خمس رکاز کا دینا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام شافعی کے بھی

Marfat.com

اُن لوگون کو دینا جائز نہین فقیر اور مسکین کی جہت سے دوسری قسم مین داخل ہون تو دینا جائز ہے اور جائز ہے نزدیک امام مالک کے دادا۔ دادی۔ اور نانا۔ نانی اور اولاد کو اپنی اولاد کے دینا مگر ماں باپ اور اپنی اولاد کو دینا جائز نہین۔

# باب صدقۃ الفطر

صدقہ فطر واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ہر آزاد مسلمان پر جو مالک ہو نصاب زکوٰۃ کا کہ زیادہ ہو حاجت اصلی سے اور نصاب پر سال گزرنا شرط نہین واسطے صدقہ فطر کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے صدقہ فطر فرض ہے اس شخص پر کہ جسکے نزدیک عید کے رات اور دن کی ضروری خرچ سے اپنے اور اپنے عیال کے فاضل ہو اور صدقہ فطر واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے عید الفطر کی صبح ہونے سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے عید کی شب کو آفتاب غروب ہوتے ہی پس جو ایمان لایا یا پیدا ہوا رات کو عید کی تو اُسپر صدقہ واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کوئی شخص عید کی شب مین مرجاوے تو اسپر صدقہ واجب نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور واجب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے صدقہ فطر کا ادا ہوتے ہی جلد دینا نماز کو جانیکے پہلے اگر تاخیر کرے تو ساقط نہین ہوگا اُسکے ذمے سے بغیر دینے کے اور فطرہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے آدھا صاع دیوے گیہون سے یا اُسکے آٹے سے یا ستو سے اور ایک صاع خرمے سے یا جو سے اور قیمت دینا افضل ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سب چیزون مین ایک صاع ہے اور قیمت دینا درست نہین اور نزدیک امام مالک کے افضل ہے گیہون دینا اور نزدیک امام احمد کے کھجور اور نزدیک امام شافعی کے جس قسم کا اناج اُس شہر مین کھاتے ہین وہی دیوے اگر مختلف چیزین کھاتے ہین تو اعلےٰ قسم دینا افضل ہے اور ستو اور آٹا درست نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور صاع آٹھ رطل عراقی ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مدراس کے حساب سے تین پڑے ہوتے ہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے پانچ اور ایک ثلث رطل عراقی ہے۔ اور مدراس کے دو پڑے ہوتے ہین اور فطرہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے اور مجنون بڑے لڑکے کی طرف سے دیوے بشرطیکہ وہ دونون غنی نہ رہین اگر غنی ہون تو انھین کے مال سے دیوے اور اپنے غلام اور کنیز جو واسطے خدمت کے ہین اُنکی طرف سے بھی دیوے اور واجب نہین اپنی عورت اور بڑے لڑکے کی طرف سے جو عاقل ہے اور نزدیک

Marfat.com

ائمہ ثلثہ کے جسکا نفقہ[۱] اسپر لازم ہے اسکی طرف سے بھی دیوے اگر کسی شخص کو نفقہ دیوے کہ جسکا نفقہ اسپر لازم نہین تو اُسکا فطرہ دینا واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے بشرطیکہ رمضان کے تمام مہینے کا نفقہ دیا ہو اور واجب نہین فطرہ مکاتب پر اور نہ اُسکے مولے پر نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور واجب ہی مولے پر نزدیک امام مالک کے اور مکاتب پر واجب ہی نزدیک امام احمد کے اگر غلام آدھا حر ہے اور آدھا غلام تو فطرہ نہین اوسپر اور نہ مالک پر اُسکے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور آدھا مالک پر ہے نزدیک امام مالک کے اور غلام پر کچھ نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد آدھا مالک پر ہے اور آدھا غلام پر اگر ایک غلام دو شخص یا زائد کے ملک مین ہے تو کسی پر صدقہ واجب نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ہر شخص اپنے حصے کے موافق دیوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔

# کتاب الصیام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ج فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ یعنی مہینا رمضان کا جسمین نازل ہوا قرآن واسطے ہدایت لوگون کے اور کھلی نشانیان راہ کی فیصلہ پھر جو کوئی پاوے تم مین سے یہ مہینا تو وہ روزہ رکھے اور جو کوئی ہو بیمار یا سفر مین اور افطار[۲] کرے تو اُسپر ہے قضا اُسکے شمار کے موافق روزے رکھنا دوسرے دنون مین اللہ چاہتا ہے تمھاری آسانی اور نہین چاہتا ہے تمپر مشکل یعنی تمکو بیماری اور سفر مین روزہ نہ رکھنا جو مباح کیا وہ تمھاری آسانی کے لیے ہے اور بیہقی شعب الایمان مین روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ جنت آراستہ کیجاتی ہے رمضان کے لیے شروع سال سے سال آئندہ تک اور بھی فرمایا پھر جب پہلا دن ہوتا ہے رمضان کے مہینے کا تو چلتی ہے ایک ہوا عرش کے نیچے جنت کے پتون سے حورعین پر پھر کہتی ہین وہ حورین اے رب ہمارے کر ہمارے لیے اپنے بندون سے جوڑا کہ ٹھنڈی ہون اُنسے ہماری آنکھین اور ٹھنڈی ہون اُنکی آنکھیں ہم سے۔ اور بخاری اور مسلم روایت کرتے ہین

[۱] کتب شافعیہ مین مذکور ہے کہ جنکا نفقہ اُسپر واجب ہی اُنکا فطرہ دینا بھی واجب ہی جیسے عورت اور بچے اور غلام اور باپ دادا والے جنکا نفقہ اُسپر واجب ہے لیکن قرابت والا کافر ہی تو اُسکا نفقہ دینا واجب ہے فطرہ واجب نہین مزید رواں کہ نفقہ واجب نہ قرابت والے مسلمانکو نفقہ دیتا ہے تو اُسکا فطرہ بھی دینا لازم ہی ۱۲ منہ [۲] افطار کرنے سے مراد روزہ نہ رکھنا ہو

Marfat.com

سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اُنھون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
جنت مین آٹھ دروازے ہین انمین سے ایک دروازہ ہے کہ اُسکو باب الریان کہتے ہین داخل ہوگا اُس مین
کوئی سوائے روزہ دارون کے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ
روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو فرشتے مجھکو پہاڑ پر لیگئے سو وہان یکایک سخت
آوازین آرہی تھین کہا مین نے یہ کیا آوازین ہین تو کہا اُن دونون نے یہ آوازین دوزخیون کی ہین پھر
لے چلے مجھکو سو دیکھا مین نے یکایک ایک قوم کو جو لٹکائی گئی ہے پاؤن پر چیرے گئے ہین کنارے مُنھ کے
اور اُس سے لہو جاری ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پوچھا مین نے یہ لوگ کون ہین تو کہا ان
دونون نے یہ وہ لوگ ہین جو افطار کرتے ہین آگے اپنے روزہ سے حلال ہونے کے یعنی وقت افطار کے آگے جو کھاتے
ہین اور روزہ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور فرض ہی ہر مسلمان عاقل و بالغ پر اور منکر اُسکی فرضیت کا کافر ہی
نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر فرضیت کا قائل ہو کر روزہ نہ رکھے بغیر عذر شرعی کے تو جبر کرے روزہ رکھنے پر اگر روزہ کہا
تو بہتر نہین تو قتل کرے حداً نزدیک امام مالک کے اور قید مین رکھے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی
کے اور اُس شخص کا حکم نزدیک امام احمد کے کیا ہے سو بندہ عاصی کی نظر مین نہین آیا اور لڑکے کو سات
برس کی عمر مین روزے کا حکم کرے اور دس برس کی عمر مین روزہ نہ رکھے تو مارے نزدیک ائمہ اربعہ کے[۱]
اور نیت روزے کی فرض ہی دل سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نیت کرنا رمضان
کے ادا روزونکی اور نفل اور نذر معین کی رات سے شرعی آدھے دن تک اور شرعی دن صبح صادق سے
غروب آفتاب تک ہے اور نذر غیر معین اور کفارہ کے روزے اور قضا روزے فرض کے ہون یا نفل کے تو رات
صبح طلوع ہونے کے آگے نیت کرنا فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے تمام روزون کی نیت صبح صادق طلوع
ہونے کے آگے کرنا فرض ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نفل کے سوائے سب روزونکی نیت صبح
صادق طلوع ہونے کے آگے کرنا فرض ہی اور نفل کی نیت جائز ہے نزدیک امام شافعی کے زوال تک اور
نزدیک امام احمد کے زوال کے بعد بھی جائز ہے اور نیت ہر روزہ کی ہر روز کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور کافی ہی نزدیک امام مالک کے رمضان کے تمام مہینے کی نیت کرنا پہلی رات کو اور مستحب ہی نزدیک ائمہ
اربعہ کے تعجیل افطار کی بعد متحقق ہونے غروب آفتاب کے اور مستحب ہی تاخیر سحر کی مگر اتنی تاخیر نکرے کہ گمان

[۱] ایک روایت سے مالکیہ کی لڑکے پر روزہ نہ فرض ہی نہ مستحب بالغ ہونے تک۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

طلوع فجر کا ہو کیونکہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک وقت روزہ کا ہی اور بعد طلوع فجر کے غروب آفتاب تک کوئی مفسد صوم واقع ہو تو روزہ باطل ہوتا ہے اور تفصیل اسکی مفسدات صوم مین آوے گی- انشاء اللہ تعالےٰ

# باب رویۃ الہلال

روزہ رمضان کا فرض ہوتا ہی تیس دن گزرنے سے شعبان کے یا دیکھنے سے ہلال کے او تیسویں کو- اور ثابت ہوتا ہے ہلال رمضان کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے گواہی سے ایک عدل کے مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام بشرطیکہ مطلع صاف نہ رہے تو جماعت کثیر کی گواہی ضرور ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے کافی ہی گواہی ایک عدل کی مطلع صاف رہے یا نہ رہے مگر مرد آزاد ضرور ہے نزدیک امام شافعی کے اور کافی ہی نزدیک امام احمد کے غلام یا عورت ہو تو بھی اور نزدیک امام مالک کے دو مرد آزاد کی گواہی ضرور ہے مطلع صاف رہے یا نہ رہے اور واسطے ہلال شوال اور ذیحجہ وغیرہ کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو مرد آزاد ضرور ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین بشرطیکہ مطلع صاف نہ رہے اگر صاف رہے تو جماعت کثیر ضرور ہے اگر ایک شخص کی گواہی سے ہلال رمضان کا ثابت ہووے اور بعد تیس روزے کے چاند نظر نہ آوے مطلع صاف رہکر تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے گواہی ایک مرد کی باطل ہوگی چاہیئے پھر ایک روزہ رکھے اگر مطلع صاف نہ رہے تو روزہ نہ رکھے اگر دو آدمیونکی گواہی سے ثابت ہوا ہے تو روزہ نہ رکھے خواہ مطلع صاف رہے یا نہ رہے اور نزدیک امام شافعی کے روزہ نہ رکھے تیس دن کے بعد خواہ ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا ہو یا دو کی خواہ مطلع صاف رہے یا نہ رہے اور نزدیک امام احمد کے دو شخصون کی گواہی سے ثابت ہوا ہی تو روزہ نہ رکھے اور اگر ایک شخص کی گواہی سے یا ابر کے سبب سے احتیاطاً روزے رکھے ہین تو پھر ایک روزہ رکھے اور نزدیک امام مالک کے مطلع صاف رہکر چاند نظر آوے تو گواہی دو مردونکی اور زیادہ اس سے باطل ہوگی مگر جماعت کثیر سے ثابت ہوا ہے کہ جھوٹ بولنا انکا ممکن نہین ہے تو گواہی باطل نہوگی اگر مطلع صاف نہین ہی تو دو مردونکی گواہی بھی باطل نہ ہوگی- اگر ایک شخص نے چاند رمضان کا دیکھا اور گواہی اسکی مقبول نہوئی تو اس شخص کو روزہ رکھنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے- اگر شوال کا چاند ایک شخص دیکھے تو روزہ نہ رکھے نزدیک امام شافعی کے لیکن اول شہادت نزدیک قاضی کے ادا کرے اگرچہ شہادت ایک شخص کی مقبول نہین ہی اگر بغیر شہادت کے افطار کیا تو مستحق تعزیر کا ہوتا ہے اور مستحب ہی اس شخص کو افطار مخفی کرنا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے وہ شخص روزہ رکھے لیکن نیت افطار کی کرنا واجب ہے نزدیک امام مالک کے اور ایک شہر مین چاند دیکھنے سے تمام اہل دنیا پر روزہ فرض ہوتا ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور

Marfat.com

لازم نہین نزدیک امام شافعی کے ایک شہرمین دیکھنے سے دوسرے شہر کے لوگونپر جہان اختلاف مطالع ہواور
اختلاف مطلع چوبیس فرسخ سے کم نہین ہوتا اور یہ مسافت قصر کی سولہ فرسخ کی مسافت سے کچھ کم ہے اگر حاکم
شافعی مذہب مطالع کو اعتبار نکرکے روزہ رکھنے کا حکم کرے تو شافعیہ کو لازم ہے اُسکے موافق عمل کرنا اور ایسا ہی ایک شہرمین
عید کا چاند دیکھکر دوسرے شہر کو جاوے جہان چاند نہین نظر آیا تھا بسبب اختلاف مطالع کے تو اُنکے موافق روزہ
رکھنا یا چاند دیکھے دوسرے شہر کا شخص چاند دیکھے اور شہر کو جاوے تو اُنکے موافق عید کرنا اگر اُسکے حساب سے اٹھائیس روزے
ہوئے ہیں تو بعد عید کے ایک روزہ قضا کرے۔ اگر چاند دن کو نظر آوے تو شب آیندہ کا چاند ہے خواہ
زوال سے پہلے نظر آوے یا بعد نزدیک ائمہ اربعہ کے پس تیسوین کو شعبان کے دن کو دیکھے تو امساک نکرے اگر
تیسوین کو رمضان کے دیکھے تو افطار نکرے اور یوم الشک کو روزہ رکھنا رمضان کا نزدیک امام ابوحنیفہ کے مکروہ
تحریمی ہے اگر دوسرے واجب کا روزہ رکھے جیسے قضا اور کفارہ اور نذر تو مکروہ تنزیہی ہے اور نفل افضل ہے اگر وہ دن
اسکی عادت کے روزے کا ہو مثلاً تیسوین شعبان کی دوشنبہ یا پنجشنبہ ہو اور اُسکی عادت یہ ہو دو دن روزہ رکھنے کی
ہو اگر عادت نہین ہے تو خواص لوگونکو نفل روزہ رکھنا مستحب ہے اور عوام لوگ زوال تک انتظار کرکے افطار کرین
تاکہ تہمت رمضان کے روزہ رکھنے کی جو جاتا ہے وہ خواص سے ہے نہین تو عوام سے اور نزدیک امام مالک کے اُس دن
رمضان کا روزہ رکھنا اور دوسرے روزے رکھنا جائز ہے اور نزدیک امام شافعی کے رمضان کا روزہ رکھنا جائز نہین
اور قضا اور کفارہ اور نذر جائز ہے اور نفل جائز نہین مگر عادتی روزہ کا دن ہو تو جائز ہے اور نزدیک امام احمد کے
انتیسوین کو ابر ہے تو تیسوین کو روزہ رمضان کا رکھنا واجب ہے اگر ابر نہین تو روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر عادتی روزہ کا
دن ہو تو مکروہ نہین جیساکہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ اور یہ دونون روزے رکھنا مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور
مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے چھ روزے شوال مین بعد عید کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے روزہ رکھنا ایام
بیض کے یعنی تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین کو ہر مہینے کی اور نزدیک امام مالک کے مستحب ہے پہلی اور گیارھوین
اور اکیسوین کو اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے روزہ رکھنا دسوین اور نوین کو محرم کی اور عرفہ کا روزہ مگر حج
کرنے والے کو عرفہ کا روزہ مستحب نہین ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے
بشرطیکہ روزہ رکھکر عرفات مین کھڑے رہنے سے ضعف نہ ہو اور دعاؤن مین خلل نہ ہو اگر ضعف اور خلل
ہو تو مستحب نہین۔ اور حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے روزہ رکھنا عیدین اور ایام تشریق مین مگر جائز ہے
نزدیک امام مالک اور امام احمد کے روزہ رکھنا ایام تشریق مین وہ سے تمتع اور قران کی ہدی نہین پاوے تو۔

Marfat.com

# باب مفسدات الصوم

روزہ باطل ہوتا ہے جماع کرنے سے عمداً اور کفارہ بھی واجب ہوتا ہے نزدیک ائمۂ اربعہ کے اور جماع کے سوائے اور کسی سبب سے روزہ باطل ہو تو کفارہ نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمداً کھانے پینے سے غذا یا دوا کے بھی کفارہ واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اگر پتھر وغیرہ کھاوے جو دوا اور غذا نہین ہے تو کفارہ نہین اور نزدیک امام مالک کے ایسی چیزین کھانے سے بھی کفارہ لازم آتا ہی اگر میت یا جانورون سے جماع کرے تو روزہ باطل ہوتا نزدیک ائمۂ ثلٰثہ کے اور کفارہ بھی واجب ہی انزال ہو یا نہو اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے انزال ہو تو روزہ باطل ہی ورنہ باطل نہین اگر کوئی کھاوے یا پیوے یا جماع کرے گمان سے غروب آفتاب یا صبح صادق طلوع نہ ہونیکے اور پھر معلوم ہو کہ آفتاب غروب نہین ہوا تھا یا صبح صادق طلوع ہو گئی تھی تو روزہ باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ بھی واجب ہی نزدیک امام احمد کے جماع مین فقط اور کفارہ نہین نزدیک ائمۂ ثلٰثہ کے اگر کوئی شخص سوتی ہوئی عورت سے جماع کرے یا ہوشیار رہے اور جبر سے جماع کرے تو نزدیک ائمۂ ثلٰثہ کے عورت کا روزہ بھی باطل ہی اور نزدیک امام شافعی کے باطل نہین اگر عورت اور مرد دونون کی رضامندی سے وطی ہووے اور روزہ دونون کو یاد رہے تو نزدیک ائمۂ ثلٰثہ کے دونون پر قضا اور کفارہ واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مرد پر قضا اور کفارہ ہی اور عورت پر قضا ہی کفارہ نہین اگر روزہ بھولکر وطی کرے تو روزہ صحیح ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور باطل ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے مگر نزدیک امام مالک کے کفارہ نہین اور نزدیک امام احمد کے مرد بھول گیا ہو تو کفارہ دیوے عورت بھول گئی ہو تو کفارہ نہین اگر کسی شخص نے کسیکو جبراً کچھ کھلایا یا پلایا یا وطی کروائی تو روزہ باطل ہوتا ہے مجبور کا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے مگر کفارہ نہین اور نزدیک امام شافعی کے روزہ صحیح ہے اور نزدیک امام احمد کے فقط جماع سے باطل ہوتا ہی اور کفارہ بھی واجب ہے اگر کوئی بھولکر کھاوے یا پیوے تو روزہ صحیح ہے نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اور باطل ہی نزدیک امام مالک کے لیکن کفارہ نہین اگر انزال ہووے مباشرت کرنے سے بغیر وطی کے تو روزہ باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ واجب ہے نزدیک امام مالک کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اگر عورت کو چھووے یا بوسہ لیوے اور منی یا مذی نکلے تو نزدیک امام مالک اور امام احمد کے روزہ باطل ہوتا ہی اور کفارہ بھی ہے نزدیک امام مالک کے منی نکلنے اور مذی ... اور نزدیک امام احمد کے کفارہ نہین اور نزدیک امام شافعی کے بوسہ سے اور چھونے سے بغیر حائل ... تو روزہ باطل ہی اور کفارہ نہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے بھی روزہ باطل ہی منی نکلنے سے بوسہ لیے اور چھونے سے اگرچہ حائل رہے بشرطیکہ وہ حائل شہوت متحرک ہونے کو منع نکرے اور کفارہ واجب نہین اگر فکر یا نظر سے منی یا مذی

نکلے تو نزدیک امام مالک کے روزہ باطل ہوتا ہے اور کفارہ نہیں مگر دوام فکر اور نظر سے منی نکلے تو کفارہ بھی ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فکر اور نظر سے منی یا مذی نکلے تو روزہ باطل نہیں مگر نزدیک امام احمد کے مکرر نظر کرنے سے منی نکلے تو روزہ باطل ہوتا ہے اور کفارہ نہیں۔ اگر کسی شخص کو کھاتے یا پیتے وقت صبح صادق طلوع ہووے تو معاً تھوک دینے سے روزہ باطل نہیں اگر معاً نہ تھوکے تو باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کسیکو وطی کرتے وقت صبح صادق طلوع ہو جاوے تو نزدیک امام احمد کے روزہ باطل ہے اور کفارہ بھی واجب ہے عورت سے معاً جدا ہو یا نہو اور نزدیک امام مالک کے اگر معاً جدا نہووے تو روزہ باطل ہے اگر معاً جدا ہو تو روزہ صحیح ہے اگرچہ جدا ہونے کے بعد منی یا مذی نکلے اگر جدا ہونیکے بعد بھی اُسیکا خیال ہے اور مذی نکلے تو قضا کرے اگر منی نکلے تو کفارہ بھی دیوے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے معاً جدا ہووے تو روزہ صحیح ہے اگرچہ منی نکلے بعد جدا ہونے کے اگر توقف کرے تو روزہ باطل ہے اور کفارہ نہیں اگرچہ منی نکلے مگر نفس کو حرکت دی ہے تو کفارہ بھی دیوے اور نزدیک امام شافعی کے معاً جدا ہووے تو روزہ صحیح ہے اگرچہ منی نکلے بعد جدا ہونیکے اگر معاً جدا نہووے تو قضا اور کفارہ ہے اور کفارہ فقط رمضان کے ادا روزون مین ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے روزہ کی نیت رات کو کی ہو تو واجب ہوتا ہے اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہین تھا اور دن کو نیت کی اور روزہ توڑا تو کفارہ نہین اور کفارہ یہ کہ ایک غلام کو آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے پے در پے رکھے یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اختیار ہے نزدیک امام مالک کے ان تینون مین سے کوئی ایک ادا کرے مگر کھانا دینا اولیٰ ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تینون چیزون مین ترتیب فرض ہے یعنی طاقت غلام آزاد کرنے کی ہو تو غلام ہی آزاد کرے نہین تو روزے رکھے طاقت ہو تو نہین تو کھانا کھلاوے اور کھانا نزدیک امام ابوحنیفہ کے صدقہ فطر کی مانند ہے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ایک مُد دیوے جو مد اس کی آدھی پڑی ہے اور نزدیک امام احمد کے گیہون دیوے تو آدھا صاع اور دوسری چیز مین ایک مد دیوے اگر رمضان مین دو دن روزہ توڑے جس سے کفارہ لازم آتا ہے تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو کفارے واجب ہوتے ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے پہلا کفارہ نہین دیا ہے تو دوسرا ضرور نہین اگر پہلا دے چکا ہے تو دوسرا بھی واجب ہے اگر ایک دن مین دو بار جماع کرے تو دوسرا کفارہ واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے دوسرا کفارہ بھی پہلا کفارہ دے چکا ہو تو نہین تو واجب نہین اور روزہ باطل ہوتا ہے قے کرنے سے منھ بھر کے اپنی خواہش سے روزہ یاد رکھکر نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے عمداً تھوڑی قے کرے تو بھی باطل ہے اور پچھنے مارنے سے روزہ باطل نہین ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہے نزدیک امام احمد کے پچھنے مارنے والے اور پچھنے

Marfat.com

مار بیٹھنے کا بشرطیکہ خون نکلے اور عمداً ہو بغیر جبر کسی کے اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سرمہ لگانے سے بشرطیکہ مزہ اُسکا حلق میں آوے اور نزدیک امام ابو حنیفہ و امام شافعی کے باطل نہین اگر کسی کے حلق مین پانی جاوے کلی کرنے سے یا ناک مین پانی لینے سے اور روزہ یاد ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے روزہ باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام شافعی کے مشروع وضو مین پانی جاوے بغیر مبالغہ کے تو باطل نہین اگر مبالغہ کیا کلی یا ناک مین پانی لینے مین یا مشروع وضو مین چوتھی بار پانی لیا یا وضو واسطے تبرید کے کیا یا بغرض منھ اور ناک مین پانی لیا اور باطن مین گیا تو روزہ باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام احمد کے باطل نہین اگرچہ مبالغہ سے پانی جاوے مگر اُسکے اختیار سے جاوے تو باطل ہی اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام شافعی کے ذکر کے سوراخ مین کوئی چیز ڈالنے سے اور باطل نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر قبل مین عورت کے پانی یا تیل ڈالے تو روزہ باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ناک اور کان مین دوا ڈالنے اور حقنہ کرنے سے روزہ باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر رمضان کا روزہ کسیکا فوت ہوا اور بعذر دوسرے رمضان تک قضا نہین کی تو واجب ہے ساتھ قضا کے ہر ایک روزہ کے عوض ایک مسکین کو فدیہ دیوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فدیہ واجب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فدیہ واجب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اُس بڈھے پر جو طاقت روزہ کی نہین رکھتا ہی اور اُس بیمار پر جسکی صحت کی امید نہین ہے اور نزدیک امام مالک ان دونون پر فدیہ مستحب ہی اور فدیہ یہہ کہ ایک شخص کو کھانا دیوے جیسا کہ کفارہ مین دیتے ہین اور مباح ہی افطار کرنا حاملہ اور مرضعہ یعنی دایہ کو جسوقت کہ خوف کرین وہ دونون اپنے نفسون پر یا اپنے بچون پر لازم ہی اُنکو قضا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور فدیہ بھی دیوے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جسوقت کہ خوف کرین اپنے بچون پر اگر اپنے نفسون پر خوف کرین تو فدیہ نہین اور نزدیک امام مالک کے مرضعہ پر فدیہ ہی حاملہ پر نہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے کسی پر فدیہ نہین اگر دن کو مسافر مقیم ہووے یا بیمار صحیح ہووے یا لڑکا بالغ ہووے جس حال مین کہ ان سبھون نے روزہ نہین رکھکر افطار کیا تھا یا حائض اور نفسا پاک ہوئے یا کافر اسلام لایا تو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ان تمام کو امساک کرنا یعنی مفسدات صوم سے باز رہنا واجب ہے اور نزدیک امام شافعی مستحب ہی اور نزدیک امام مالک کے نو مسلم کو مستحب ہے دوسرونکو مستحب نہین اگر دن کو رمضان کا چاند ثابت ہووے تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے امساک کرنا اور پھر قضا کرنا واجب ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے نیت کا وقت رہے اور مفسدات صوم سے باز رہا ہی تو روزہ رکھے ورنہ امساک اور [illegible]

# باب الاعتکاف

مستحب ہے اعتکاف یعنی مسجد مین بیٹھنا ہر وقت اور عشرۂ اخیر مین رمضان کے سنت ہی اگر نذر کرے تو واجب ہے اور اعتکاف صحیح نہین ہی بغیر نیت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور روزہ شرط ہی واسطے اعتکاف کے نزدیک امام مالک کے اور شرط نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور شرط ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے واسطے اعتکاف نذر اور مسنون کے اور جماع سے [illegible]

Marfat.com

باطل ہوتا ہی اور کفارہ نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر اعتکاف نذر کا ہو تو کفارہ بھی ہی نزدیک امام احمد کے مانند کفارہ قسم کے اگر مباشرت کرے شہوت سے بغیر وطی کے مانند بوسہ وغیرہ کے تو باطل ہی انزال ہو تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور انزال نہ ہو تو بھی باطل ہی نزدیک امام مالک کے اگر بھولکر وطی کرے تو اعتکاف باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل نہین نزدیک امام شافعی کے اور جائز ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کھانا پینا مسجد مین اور واسطے حوائج انسانی کے مسجد کے باہر جانا۔

# کتاب الحج

اللہ تعالی فرماتا ہی وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنی اور اللہ کا حق ہی لوگون پر حج کرنا بیت اللہ کا جو کوئی استطاعت رکھے اُس تک راہ کی۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی احیاء العلوم مین مرقوم ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مقرر اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی اس گھر سے کہ حج کرین اسکا ہر سال چھ لاکھ آدمی پھر اگر کم ہووین تو کامل کرتا ہی اللہ تعالے اس عدد کو ملائکہ سے اور تحقیق کہ کعبہ حشر کیا جاویگا مانند اس عروس کے جسکا زفاف ہوتا ہی اور جس نے اسکا حج کیا ہی اُسکے پردون سے متعلق رہتا ہی اسکے اطراف پھرتا ہی یہانتک کہ کعبہ جنت مین جالے پھر اُسکے ساتھ وہ لوگ بھی جنت مین جاوینگے۔ اور شفا مین قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی مذکور ہے کہ ایک قوم والے آئے نزدیک سعدون خولانی کے منستیر مین جو کھیرا ہی قیروان مین پھر معلوم کرایا سعدون کو تحقیق کہ کتامہ سو قبیلہ بربر کا قتل کیا ایک شخص کو اور اُسمین آگ لگا دی تمام رات پس کچھ اثر نہ کیا آگ نے اُسمین اور رہا باقی۔ رہا وہ شخص سفید رنگ ہو کر پس کہا سعدون نے شاید کہ اُسنے تین حج کیے ہونگے کہا اُن لوگون نے ہان سعدون نے کہا مجھ کو حدیث پہنچی ہی جس شخص نے ایک حج کیا تو ادا کیا فرض کو اپنے اور جسنے دوسرا حج کیا تو قرض دیا رب کو اپنے اور جسنے تیسرا حج کیا تو حرام کرتا ہی اللہ تعالی بال کو اُسکے اور بدن کو اُسکے آگ پر دنیا اور آخرت مین اور ترمذی روایت کرتے ہین امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مالک ہوگا توشہ اور سواری کا جو اُسکو بیت اللہ کو پہنچاوے پھر اُسنے حج نہین کیا یہودی ہو کے یا نصرانی ہو کے مرنا اسکو برابر ہی اور بیہقی اپنی سنن مین روایت کرتے ہین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ایک بندہ کے جسم کو مین نے صحت دی اور اُسکی معاش مین کشایش کی اُسپر پانچ سال گذرے وہ میری طرف وفد ہو کے نہین آیا یعنی بیت اللہ کی زیارت کے لیے نہین آیا تو وہ بندہ البتہ محروم ہی اور حج ایک رکن ہی ارکان اسلام سے اور فرض ہی ہر مسلمان پر جو آزاد و عاقل و بالغ اور صحیح رہے اور استطاعت رکھتا ہووے اور منکر اُسکی فرضیت کا کافر ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے حج فی الفور کرنا یعنی جس سال قدرت پیدا ہو حج کرنے کی اُسی سال کرنا اگر تاخیر کرے تو گنہگار ہوگا اور نزدیک امام شافعی کے فی الفور فرض نہین مگر ہو سکا

Marfat.com

یا مال تلف ہونیکا اندیشہ ہو یا بیماری یا زائد عمر ہونے کے سبب سے آیندہ جانے مین مشقت زائد ہونیکا اندیشہ ہو تو فی الفور کرنا فرض ہی اگر تاخیر کریگا تو گنہگار رہوگا اور حج کا احرام باندھنا اور ٹھیرا رہنا عرفات مین اور طواف زیارت حج کے فرائض سے ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے حلق یا تقصیر یعنی بال مونڈنا یا کترنا اور واجب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور طواف وداع واجب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت نزدیک امام مالک کے اور مزدلفہ مین توقف کرنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور رمی واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے طواف قدوم اور بوسہ دینا حجر اسود کو اور احرام میقات سے باندھنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور میقات مدینہ والونکا ذوالحلیفہ ہی اور عراق اور خراسان والونکا ذات عرق اور شام اور مغرب اور مصر والونکا جحفہ اور نجد والونکا قرن اور یمن اور ہند والون کا یلملم۔ اور احرام کے واسطے غسل کرنا اور ایک دوگانہ نفل پڑھنا مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تلبیہ کہنا واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تلبیہ یہ ہے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اور حرام ہی محرم کو خوشبو لگانا اور شکار کرنا اور ناخن اور بال نکالنا اور عورت کو منھ ڈھانپنا اور مرد کو سر ڈھانپنا اور وہ لباس پہننا جو بدن کے یا کسی عضو کے انداز کے برابر بناتے ہین جیسے جبہ اور پاجامہ اور قبا وغیرہ نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مرد کو منھ ڈھانپنا حرام ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عورت کو دستانے نہین پہننا مستحب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور پہننا حرام ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حرام ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جماع کرنا اور اُس سے حج فاسد ہوتا ہی مگر فاسد ہونے کے بعد بھی اُسی کو تمام کرنا اور قضا کرنا واجب ہے اور عمرہ سنت موکدہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمرہ مین احرام اور طواف فرض ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے حلق یا تقصیر اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے واجب ہے۔

## باب الاضحیۃ

قربانی واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اُس مقیم پر جسپر فطرہ واجب ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سنت ہی اُس شخص پر جو قادر ہو قربانی پر اور اول وقت قربانی کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے بعد نماز پڑھنے امام کے ہی اُن شہرون مین جہان عید کی نماز ہوتی ہی اور جہان عید کی نماز نہین ہوتی ہی وہان طلوع فجر سے عید کے جائز ہے اور نزدیک امام مالک کے بعد نماز اور خطبہ اور ذبح کرنے امام کے اور جہان نماز نہین ہوتی ہی اور امام ذبح نہین کرتا ہی وہان بعد اتنے وقت کے کہ جسمین امام نماز

Marfat.com

پچھ کر ذبح کرسکتا ہے اور نزدیک امام شافعی کے بعد اتنے وقت کے جسمین عید کی نماز اور دو خطبے پڑھ سکتے ہین خواہ
اُس شہر مین عید کی نماز ہو یا نہو اور نزدیک امام احمد کے عید کی نماز کے بعد جو وہان عید کی نماز پڑھتے ہین اور عید کی نماز نہین
پڑھتے اُس جگہہ مین بعد اُتنے وقت کے جسمین نماز پڑھ سکتے ہین اور انتہای وقت نزدیک امام شافعی کے تیرھوین کی
مغرب تک ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بارہوین کی مغرب تک اور اونٹ اور گائے سے سات آدمی کی قربان ہوتی ہی
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک ہی آدمی کی نزدیک امام مالک کے اور بکرے سے ایک آدمی کی قربانی ہوتی ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور نزدیک امام احمد کے ایک بکرا اپنے اہل وعیال کیطرف سے کافی ہی اور جائز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اونٹ پانچ سال سے کم
اور گائے دو سال سے کم اور نزدیک امام مالک کے ضروری اونٹ پر چھٹا سال شروع ہونا اور گائے پر چوتھا سال اور بکرا مینڈھے کی قسم
سے ہو تو چھ مہینوں کا اگر چھیلی کی قسم سے ہو تو ایک سال کا رہنا ضرور ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور دونون قسم مین نزدیک
امام مالک کے کامل ایک سال کا رہنا ضرور ہی اور نزدیک امام شافعی کے مینڈھی ہو تو ایک سال چھیلی ہو تو دو سال کامل ہونا ضرور ہے
اور ذبح کے وقت بسم اللہ بولکر چار رگین کاٹین یعنی حلقوم اور مری اور دو جین اگر تین کٹین تو بھی کافی ہی لیکن حلقوم اور مری
ضرور کٹے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور چارونکا کٹنا ضرور ہی نزدیک امام مالک کے اور کافی ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے
حلقوم اور مری کٹین تو اور حلقوم اسکو کہتے ہین جو راستہ دم آنے جانیکا ہی اور مری حلقوم کے نیچے ہی کھانا پانی جانیکا راستہ
اور دو جین وہ رگین ہین گردن کے دونون جانب مین جنکو شاہ رگ کہتے ہین اگر بسم اللہ عمداً نہ بولکر ذبح کرے تو ذبیحہ حلال
نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حلال ہی نزدیک امام شافعی کے اگر سہواً ترک کرے تو حلال ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جانور
قربانی کا بیمار نہو اور عیب سے سالم رہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر حاملہ جانور کو ذبح کرے اور ذبح کے سبب پیٹ کے
اندر بچہ مرجاوے تو بچہ بھی حلال ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حرام ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے۔

## الخاتمۃ فی زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

بزار اور دار قطنی اور بیہقی نے اپنے اُستاد سے روایت کی ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی
آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کی زیارت کرے تو واجب ہوئی واسطے اُسکے شفاعت میری اور دار قطنی اور طبرانی
اور بیہقی روایت کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرکے
میری قبر کی زیارت کریگا بعد وفات میرے تو گویا اُس نے زندگی مین میری زیارت کی اور ابن النجار نے روایت
کی ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری امت سے مالدار ہو اور میری
زیارت نہ کرے تو اُس تقصیر کا عذر ہرگز نہین سنا جاویگا اور دار قطنی اور ابن عدی روایت کرتے ہین ابن عمر رض

لہ بشرطیکہ برس بھر کے مینڈھون مین ملا دیا جاوے تو ... تمیز نہ ہوسکے اگر ... ہو تو ایک سال کا رہنا ضرور ہے ۱۲ منہ

ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہین کی تو تحقیق اُسنے
مجھ پر ظلم کیا اور مستحسن ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے زیارت کے وقت ہاتھ باندھنا جیساکہ نماز مین باندھتے ہین اور
بسوقت آنکھین نیچے کرکے ہیبت و اجلال کے مقام مین دُنیا کے علائق سے دلکو فارغ کرے اور جنکے حضور مین کھڑا
ہو انکی جلالت اور منزلت کو اپنے دل مین مستحضر رکھے اور یقین جانے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اپنی قبر مکرم
مین زندہ ہین اور زائرون کو دیکھتے ہین اور اُنکے کلام کو سنتے ہین اور جانتے ہین اختلاف اُنکے دلون کا اور درجونکا
اور اعمال اور احوال کا اور ہر ایک کی اُسکے حال کے موافق مدد کرتے ہین اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی
آلہ وسلم پر ساتھ کمال ادب کے متوسط آواز سے کہے اور نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہین
مگر جسکا حوصلہ سننے کا نہین ہے اُسکی سماعت مین نہین آتا اور حضرت پر سلام کرنے کے بعد سیدھی جانب
ایک ہاتھ کے مقدار ہٹ کر سلام کہے اوپر خلیفہ رسول اللہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سر نبی صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے کاندھے کے پاس ہی پشت کی طرف پھر ایک ہاتھ
کی مقدار سیدھی طرف ہٹکر سلام کہے اوپر امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ
کا سر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پشت کی طرف کاندھے کے پاس ہے اور روضہ مبارک مین حضرت صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم کے پھر ایک مزار کی جگہہ باقی ہے حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جگہہ حضرت عیسے علیہ السلام کے
لیے ہے اور شیخین کے سلام سے فارغ ہونے کے بعد پھر پہلے موقف کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
کے مواجہہ مین آوے اور اپنے واسطے حضرت سے توسل کرے اور اللہ تعالی کے پاس اپنے
لیے شفاعت کی طلب کرے اور منقول ہے عتبے سے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مزار شریف کے
نزدیک بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور بولا السلام علیک یارسول اللہ سَمِعْتُ اللّٰہَ یَقُوْلُ وَلَوْ اَنَّھُمْ
اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا
رَّحِیْمًا ۔ وَقَدْ جِئْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِّنْ ذَنْبِیْ مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلٰی رَبِّیْ یعنی السلام علیک یارسول اللہ
مین نے سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اور اگر وہ لوگ جسوقت کہ ظلم کیا تھا اُنھون نے جانون پر اپنی آتے تمہارے
پاس پھر بخشش مانگتے اللہ تعالے سے اور بخشش مانگتے واسطے انکے رسول تو البتہ پاتے اللہ کو توبہ
قبول کرنے والا مہربان اور تحقیق کہ مین آیا ہون نزدیک آپ کے اپنے گناہون کو بخشوانے اور سفارش
چاہتا ہون مین آپ کی نزدیک میرے رب کے اُسکے بعد یہ کہنے لگے یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ

Marfat.com

فَطَابَ مِنْ طِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ اے بہتران ہین کے جو دفن کیے گئے ہین زمین مین ان کے استوان جنکی پاکیزگی سے زمین اور ٹیلے پاکیزہ ہوئے ہین نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ یعنی میری جان فدا ہے قبر پر سے جسمین کہ آپ رہتے ہین اسمین ہے پارسائی اور اُسمین ہے بخشش اور کرم اور عتبی کہتے ہین کہ اعرابی یہہ کہکر چلا گیا اور مین وہان سو گیا سو خواب مین نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہین کہ اُس شخص سے ملکر خوشخبری دے کہ اللہ تعالےٰ نے تیری مغفرت کی۔ اور حکایت اعرابی کی بہت مشہور ہے اور علمائے مذاہب اربعہ اپنی مناسک کی کتابون مین اسکو ذکر کرتے ہین اور یہ کہنے کو مستحسن جانتے ہین اور سلف سے منقول ہے جو شخص کہ نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی قبر شریف کے نزدیک یہ آیت پڑھے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا بعد اسکے ستر بار یہ کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ تو فرشتہ آسمان سے ندا کرتا ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ۔ اے فلان آجکے دن تیری کوئی حاجت ساقط نہ ہوگی یعنی تیری سب مرادین بر آئین گی اور علما کہتے ہین یا محمد کہنے سے یارسول اللہ کہنا یا یا نبی اللہ کہنا اولی ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے جملہ خصائصون سے یہ بھی ہے کہ آپ کا نام لیکر ندا نہ کرنا۔ اور بقیع کی قبرون کی زیارت مستحب ہے اور وہان چند قبے ہین قبہ اہلبیت کا اُس مین حضرت عباس اور حضرت امام حسن اور حضرت امام زین العابدین اور حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے مزار ہین اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا مزار حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بازو مین ہے بعض کہتے ہین کہ آپ کا مدفن آپ ہی کے مکان مین ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے روضہ مبارک کے بازو مین ہے اور زبیر بن بکار سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے جسد شریف کو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے بقیع مین لاکر دفن کیا اور محمد بن سعد نے ذکر کیا ہے کہ یزید شقی نے سر مبارک کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مدینے کے عامل عمرو بن سعید بن العاص کے نزدیک روانہ کیا تو اُنھون نے کفن مین لپیٹ کر بقیع مین آپ کی والدہ کی قبر کے نزدیک دفن کیا اور قبہ حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا اور قبہ بنات النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا اور قبہ امہات المومنین کا اور قبہ حضرت عقیل بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کا اور قبہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اور قبہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کا اور قبہ حضرت امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا اور قبہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہ کا جو والدہ حضرت

Marfat.com

علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی ہین اور قبہ حضرت صفیہ یعنی اللہ عنہا کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی پھوپی ہین اور قبہ حضرت اسماعیل بن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کا اور قبہ حضرت مالک بن سنان الخدری رضی اللہ عنہ کا اور قبہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا جو والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ہین اور قبہ نفس ذکیہ یعنی حضرت سید المہدی محمد بن عبد اللہ بن حسن مثنی بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کا اور شہدای احد کی زیارت مستحب ہی ابتدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت سے کرے اور حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ اور آپکے سجادہ حضرت سلطان سید محمد قدس سرہا کے مزار بھی بقیع مین ہین اور کعب الاحبار سے روایت ہے کہ توریت مین آیا ہی کہ مقبرے پر بقیع کے ملائک موکل ہین جسوقت مقبرہ بھر جاتا ہے تو اطراف کو اُسکے پکڑتے ہین اور بہشت مین جھٹک دیتے ہین اور حدیث شریف مین ہے کہ روشنی بقیع کے مقبرہ کی آسمان مین ایسی ہے کہ جیسی آفتاب و ماہتاب کی روشنی ہی زمین مین اور ابن شیبہ اور امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینے مین مرنے کی سکت رکھتا ہی تو وہان مرے کسواسطے کہ وہان جو مریگا اُسکے لیے مین شفاعت کرونگا اور رزین کی روایت مین آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہ زمین شق ہوکے اول مین اُٹھونگا اُسکے بعد ابو بکر اُسکے بعد عمر پھر مین اور ابو بکر اور عمر ملکر بقیع کو آوینگے وہان کے لوگ جی اُٹھینگے اُسکے بعد مکے والونکا مین انتظار کرونگا سو حرمین کے لوگونکے درمیان میرا حشر ہوگا۔ بندہ عاصی کہتا ہی ہمارے مسلمان بھائیون مین جنکو یہ سعادت عظمی حاصل کرنے کی آرزو ہے چاہیے کہ بقیع مین دفن ہونے کی دعا ہمیشہ کرتے رہین اور بقیع مین دفن ہونے کی ایک عمدہ دعا کسی بزرگ سے منقول ہے اسکا وظیفہ رکھین تاکہ منزل مقصود کو پہونچین اور وہ دعا یہ ہے

اِلٰھِی نَجِّنِی مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ + بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْجَمِیْعِ + وَھَبْ لِی فِی مَدِیْنَتِہٖ قَرَارًا + وَاِیْمَانٍ وَدَفْنٍ فِی الْبَقِیْعِ + یعنی نجات دے مجھ کو ہر تنگی سے طفیل سے محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مرتبے کے جو صاحب ہین تمام کے اور دے مجکو مدینے مین آپکے قرار ساتھ ایمان کے اور دفن کے بقیع مین اور دعا کے اول و آخر درود شریف ضرور پڑھین کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ قبول نہین ہوتی ہی وہ دعا جسکے ساتھ درود شریف نہین ہے اور درود کے افضل صیغون سے یہ بھی ایک صیغہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ بَاقِیَۃً بِبَقَائِکَ

Marfat.com

صلوٰۃً تکون لک رضاً ولحقہٖ اداءً صلوٰۃً مقبولۃً لدیک معروضۃً علیہ وعلی آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلّم اور فائدے اور نتیجے درود شریف کے حد حصر اور بیان سے زیادہ ہین اور ضبط اسکا زبان قلم سے دشوار ہے اور کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت تو شروع کر ساتھ درود کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پھر دعا کر جو کچھ چاہے تو پھر تمام کر دعا کو ساتھ درود اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیونکہ تحقیق اللہ سبحانہ ساتھ اپنے کرم کے قبول فرماتا ہے دونون درود اور وہ بزرگتر ہے اس سے کہ چھوڑے اس چیز کو جو درمیان اُن دونون کے ہے یعنی بطفیل درود کے دعا بھی قبول ہوتی ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰبَائِنَا وَلِاُمَّھَاتِنَا وَلِمَنْ اَحْسَنَ اِلَیْنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۝ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

# بالخیر تمام

**خاتمۃ الطبع** الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر ہے کہ کتاب مستطاب نافع ہر شیخ و شاب انہار اربعہ یعنی حادی مسائل مذاہب اربعہ موسوم بہ **شرائط المذاہب** مصنفہ مولانا **قدرت حلیم** سلمہ الکریم بعد تصحیح و ترمیم و درستی اغلاط حسب ایمائے جناب مولوی حافظ **محمد عبد الاحد** صاحب باہ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ ہجری

**مطبع مجتبائی دہلی مین طبع ہوئی**



Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ذخیرہ
صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی • لاہور پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

ف
65

263

Marfat.com

ف
65

263

Marfat.com

ف
٦٥

263

Marfat.com